

وَلَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ تِلْكَ الْأَشْجَارَ الَّتِي لَا تَبْرُقُ إِلَّا فِي شَرْحٍ مَعِينٍ

تاریخ ابن خلدون

حصہ چہارم

خلافت بنو عباس

خلافت عباسیہ کے بانی و مسمور السطاری، مناسکی، امری سلطنت کے نئے اور خاندان عربوں
الہیاء بغدادی قیام، جو سم فرسان کی مہنگی، نبوت کے دھویہ اراہن مفتح و فروج و شرقی
دنیا کے نامور خاندان سے البر آمدن، ہاشمی، ہارون کے بیٹوں امین اور اسان کی مٹھلے سے
لیکر امجدہ ملتی بالذکر سلسلوں کے تہن، آفرین اور کے حالات و واقعات۔

تصنیف، رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن ابن خلدون
(۶۳۲ھ - ۸۰۸ھ)

شہید حسین قریشی نے ترجمہ کیا، حکیم احمد حسین الہ آبادی

نفس اکبر بازار کراچی

کتاب العبد و دیوان المبتدء والخیر
من احوال العرب والصبر والبربر ومن عاصرهم من
سلوک التتر یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانون اشاعت و فیاست لای
تصحیح و ترتیب و ترمیم

چوہدری طارق اقبال گاندھری
ملک نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ

تمام کتابہ: تاریخ ابن خلدون
مصنف: رئیس المورخین علامہ عبدالرحمن بن خلدون
ناشر: نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: جدو میوٹر ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
پڈیشن: آفت

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

فصل في

[illegible]

صفحہ	عنوان	تاریخ
۳۵۳	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۳
۳۵۴	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۴
۳۵۵	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۵
۳۵۶	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۶
۳۵۷	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۷
۳۵۸	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۸
۳۵۹	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۵۹
۳۶۰	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۰
۳۶۱	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۱
۳۶۲	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۲
۳۶۳	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۳
۳۶۴	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۴
۳۶۵	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۵
۳۶۶	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۶
۳۶۷	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۷
۳۶۸	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۸
۳۶۹	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۶۹
۳۷۰	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۰
۳۷۱	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۱
۳۷۲	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۲
۳۷۳	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۳
۳۷۴	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۴
۳۷۵	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۵
۳۷۶	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۶
۳۷۷	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۷
۳۷۸	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۸
۳۷۹	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۷۹
۳۸۰	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۰
۳۸۱	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۱
۳۸۲	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۲
۳۸۳	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۳
۳۸۴	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۴
۳۸۵	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۵
۳۸۶	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۶
۳۸۷	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۷
۳۸۸	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۸
۳۸۹	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۸۹
۳۹۰	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۰
۳۹۱	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۱
۳۹۲	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۲
۳۹۳	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۳
۳۹۴	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۴
۳۹۵	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۵
۳۹۶	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۶
۳۹۷	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۷
۳۹۸	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۸
۳۹۹	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۳۹۹
۴۰۰	تاریخ ہنگری کی سرحدیں	۴۰۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۳	۱۰ بات	۳۶۵	ابن ابی اسد بن کاظمی اور الخاتم کی وصارت پر اہل مہمات مختلفہ کی روایات
۳۶۴	جیلوب ۳۶۳ مفتقرین مفتقرانہ باندہ ۱۲۹۵ تا ۱۳۰۰ مفتقر کی حالت عمومین مفتقرین و بندگان مفتقر مفتقرین مفتقرانہ نظریہ مفتقرانہ کے بعد تفسیر مبارک بن حسن مفتقر محمد بن عبد اللہ بن مفتقر کی بیعت محمد بن عبد اللہ بن مفتقر	۳۶۶	جیلوب ۳۶۴ عمومین مفتقرین و بندگان مفتقر مفتقرین مفتقرانہ نظریہ مفتقرانہ کے بعد تفسیر مبارک بن حسن مفتقر محمد بن عبد اللہ بن مفتقر کی بیعت محمد بن عبد اللہ بن مفتقر
۳۶۵	۱۱	۳۶۷	۱۱
۳۶۶	۱۲	۳۶۸	۱۲
۳۶۷	۱۳	۳۶۹	۱۳
۳۶۸	۱۴	۳۷۰	۱۴
۳۶۹	۱۵	۳۷۱	۱۵
۳۷۰	۱۶	۳۷۲	۱۶

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۸	طرہوش کا ٹکڑو		ابو عبد اللہ کا مکتبہ
	طرہوش کا طبرستان پر قبضہ		عبد اللہ بن حبیب کی شاعری
	طرہوش کا قتل		عبد اللہ کی گرفتاری
۳۸۹	طرہوش کی بی بی سے نکاح	۳۸۱	عبد اللہ کی رہائی اور فرار
	سیدی کا اسلحہ پر قبضہ		ایہا عباس نصیحت کی گرفتاری
	طہسین بن محمد ان کی سرکشی اور محمد بن قاری		عبید اللہ کی رہائی اور گرفتاری
	ان کی فرار کی وہ بار بار آرت		ابو عبد اللہ نصیحت کی فتوحات
۳۹۰	یوسف بن ابی اسحاق کی گرفتاری	۳۸۲	طہسین اور زید پر قبضہ
	عبد سے کے واقعات		باب بن عقیق کی شجاعت
۳۹۱	ان کا انصاف کی گرفتاری		باب بن عقیق کا قہر اور قہرین پر قبضہ
	حکیم کا قہر اور باغیان پر قبضہ	۳۸۳	تسلیم کا کا صبر
۳۹۲	محمد بن علی کا صبر پر قبضہ		محمد بن علی
	عابی جہان کی سرکشی اور اطاعت		عابی مطلب کا زوال
	ان کی فرار کی سرکشی		ابو عبد اللہ نصیحت کا اثر پر قبضہ
۳۹۳	خاندان عباس کی وزارت	۳۸۴	سید عباس کا صبر
۳۹۴	ان کی فرار کی جواب علی		عبد اللہ کی رہائی
	علی بن یسین کا اقتدار		عبد اللہ مہدی کی بیعت
	محمد بن عبد اللہ مہدی کی فوج علی	۳۸۵	شعیبہ بن ہب کی جبر پر شاعری
۳۹۵	ان کی انصاف کی رعایت		ان کی بیعت اور سکر کی
	یوسف کی واسطہ کشی		ان کی بیعت کی گرفتاری
۳۹۶	رے کے واقعات	۳۸۶	سکر کی سرکشی
	علی بن عقیق کے زور اور محمد بن عباس		سکر کی گرفتاری
	علی بن عقیق		تہسین اور زید
	علی بن عقیق	۳۸۷	ابو عبد اللہ کی گرفتاری اور فرار
۳۹۷	خاندان عباس کا انجام		ان کی فرار کی رہائی
	ان کی فرار کی رہائی اور انصاف		ان کی فرار کی رہائی اور انصاف
	ان کی فرار کی رہائی اور انصاف		ان کی فرار کی رہائی اور انصاف

[illegible]

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	بیعت خلافت		تجلیہ خدام کا شیخ مسکون کے خلاف جہاد
	مقتدر کے خاندان کی سرکاری	۳۱۱	روایوں کی برآمدگی
	امدادیہ میں فریب کی تقریر		روایوں کے مطابق: سرور علی کا کلام
۳۳۵	عبدالواحد بن محمد سے حسن سلوک		مردانہ نوعیت کا نقل
	موسیٰ بن علی بن ابی طالب کی مرقومہ		دانش روئی کا نظام جہاد
	نیلے کا برقی خزانہ	۳۱۷	مسلم اور سرحدی ۱۱ کے واقعات
۳۳۶	فلین کا برقی خزانہ		عمور کا برقی خزانہ
	فلین کا برقی خزانہ		مظاہر کی فتوحات
	فلین کا برقی خزانہ	۳۱۸	جہاد کے بارے میں امر مسلمہ
	فلین کا برقی خزانہ		مردانہ کی سرحدی
۳۳۷	موسوں کی مرقومہ اور سرحدی		برادری کا حکم پر جہاد
	امیر خزانہ کا وزارت پر تقریر		مسلمین کی سرحدی کا جہاد
۳۳۸	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد	۳۱۹	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد	۳۲۰	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
۳۳۹	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
۳۴۰	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد	۳۴۱	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
۳۴۱	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد	۳۴۲	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد
۳۴۲	امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد		امیر خزانہ کی سرحدی کا جہاد

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۵۷	ابن رائق کی ابن برید سے مصالحت کی خوشی	۳۵۶	آذربائیجان پر بکری کا قبضہ
۳۵۸	خلیفہ عقیقہ کا مصلحت کی جانب قرار	۳۵۵	یہودیوں کا آذربائیجان پر آمد قبضہ
۳۵۹	بغداد کی پالی	۳۵۴	ابن رائق کا بغداد پر قبضہ
۳۶۰	ابن رائق کا نانا	۳۵۳	ابن رائق کی شاہ محمود کی
۳۶۱	نصرانہوں کی امارت	۳۵۲	البحران ترک کی سرکوبی
۳۶۲	خلیفہ عقیقہ کا	۳۵۱	ابو عبد اللہ بن برید کی وزارت
۳۶۳	ابن برید کی کافر	۳۵۰	ابن اندود کا اصلہاں پر قبضہ
۳۶۴	دوسم رانی آذربائیجان	۳۴۹	سکھام و راسد پر قبضہ
۳۶۵	کرہوں کی وزارت کا نانا	۳۴۸	ابن رائق کا شام پر قبضہ
۳۶۶	آذربائیجان پر عربیوں کا قبضہ	۳۴۷	یہودی سیاست
۳۶۷	مرزبان اور علی بن جعفر میں کھیل	۳۴۶	اصطیقا علیہ کا خاسرہ
۳۶۸	مرزبان اور دوسم میں مصالحت	۳۴۵	ابن رائق شیبانی کا خزو اور آمد
۳۶۹	حیث لہ واد کا واپس	۳۴۴	کاچر اور ابن رائق کے قتل
۳۷۰	توزن اور شیبانی کے مابین کشمکش	۳۴۳	خلیفہ عقیقہ کا نانا
۳۷۱	سید اندود کا قبضہ اسے قرار	۳۴۲	پہلی جنگ
۳۷۲	توزن کی امارت	۳۴۱	ابن رائق کا خزانہ کا ختم
۳۷۳	ابن برید کی دوسم پر قبضہ	۳۴۰	یہودی خلافت
۳۷۴	توزن کے خلاف سازش	۳۳۹	سکھام کا نانا
۳۷۵	ابو جعفر بن شیبانی کی پندرہویں	۳۳۸	ابن رائق کی کارروائی
۳۷۶	توزن کو مصلحت کی جانب روای	۳۳۷	برید کی وزارت
۳۷۷	توزن کو مصلحت پر قبضہ	۳۳۶	وزیر اور جیسین کی عزت
۳۷۸	ابو جعفر کا خلافت پر قبضہ	۳۳۵	ابن برید کا کفر
۳۷۹	ابو جعفر کا شیبانی کی کارروائی	۳۳۴	کوفہ میں وزارت
۳۸۰	ابو جعفر کی وزارت	۳۳۳	ابن رائق کی وزارت
۳۸۱	ابو جعفر کی وزارت	۳۳۲	کوفہ میں وزارت
۳۸۲	ابو جعفر کی وزارت	۳۳۱	کوفہ میں وزارت
۳۸۳	ابو جعفر کی وزارت	۳۳۰	کوفہ میں وزارت
۳۸۴	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۹	کوفہ میں وزارت
۳۸۵	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۸	کوفہ میں وزارت
۳۸۶	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۷	کوفہ میں وزارت
۳۸۷	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۶	کوفہ میں وزارت
۳۸۸	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۵	کوفہ میں وزارت
۳۸۹	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۴	کوفہ میں وزارت
۳۹۰	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۳	کوفہ میں وزارت
۳۹۱	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۲	کوفہ میں وزارت
۳۹۲	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۱	کوفہ میں وزارت
۳۹۳	ابو جعفر کی وزارت	۳۲۰	کوفہ میں وزارت
۳۹۴	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۹	کوفہ میں وزارت
۳۹۵	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۸	کوفہ میں وزارت
۳۹۶	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۷	کوفہ میں وزارت
۳۹۷	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۶	کوفہ میں وزارت
۳۹۸	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۵	کوفہ میں وزارت
۳۹۹	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۴	کوفہ میں وزارت
۴۰۰	ابو جعفر کی وزارت	۳۱۳	کوفہ میں وزارت

[illegible]

[illegible]

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۵۲۸	مغلکی کا خان	۵۲۸	مغلکی کا خان
۵۲۹	سلطان مغلیہ کا سیدہ بنت طیبہ کا سرے کا رخ	۵۲۹	مغلکی کا خان
۵۳۰	سلطان مغلیہ کی ولادت	۵۳۰	مغلکی کا خان
۵۳۱	سلطان مغلیہ اور سلطان	۵۳۱	مغلکی کا خان
۵۳۲	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۲	مغلکی کا خان
۵۳۳	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۳	مغلکی کا خان
۵۳۴	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۴	مغلکی کا خان
۵۳۵	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۵	مغلکی کا خان
۵۳۶	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۶	مغلکی کا خان
۵۳۷	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۷	مغلکی کا خان
۵۳۸	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۸	مغلکی کا خان
۵۳۹	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۳۹	مغلکی کا خان
۵۴۰	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۰	مغلکی کا خان
۵۴۱	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۱	مغلکی کا خان
۵۴۲	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۲	مغلکی کا خان
۵۴۳	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۳	مغلکی کا خان
۵۴۴	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۴	مغلکی کا خان
۵۴۵	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۵	مغلکی کا خان
۵۴۶	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۶	مغلکی کا خان
۵۴۷	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۷	مغلکی کا خان
۵۴۸	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۸	مغلکی کا خان
۵۴۹	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۴۹	مغلکی کا خان
۵۵۰	محمد انکلیف کی زندگی کی سرگرمی	۵۵۰	مغلکی کا خان

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۵۶	مطالعان محمودی تحت لکھنؤ بریل روٹی کی خوردگاری اور باقی ہوائی اوق کی پرکھ	۵۳۵	دلی کا دور عبداللہ بن محمد شہید کی ہارسن
۵۵۵	وزیر کا جیٹھ کا کھن عزراٹک اہل عہدہ کا عہدہ وزارت پر تقرر	۵۳۴	۱۷۳۵ء سے ۱۷۳۹ء خلیفہ احمد کی وصیت کی کھن
	بریلیا روٹی کی ہندو اور عیسائی خلیفہ شہید کی مراد اللہ کی ہفت	۵۳۰	وزیر کا جیٹھ کی کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
۵۵۶	چلیپ ۱۷۳۹ء احمد بن محمد کی جلیپ پانہ	۵۳۷	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن یہیہ کا کھن
۵۵۷	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۳۸	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۳۹	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
۵۵۸	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۴۰	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
۵۵۹	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۴۱	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
۵۶۰	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۴۲	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
۵۶۱	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۴۳	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن
۵۶۲	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن	۵۴۴	۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن ۱۷۳۹ء کی کھن کا کھن

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۵۷۲	ایرماقا سمیں جھیر و کاغذہ روز رت پر غرر ایرماقا سمیں سحرولی اور بھائی برائی دوق نامہ سمیں مصرعہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شراعت	۵۶۲	نیرموا کی پہاڑی روز پر محمد تقی سحرولی محمد علی علیہ السلام کی شجرت اور غرر نیرموا کی شجرت سے دوسرا حصہ
۵۷۳	محمد علی مصطفیان سے دست برداری ایلیز زنی اور محمد بنیاد اور سیف الدولہ	۵۶۳	محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ نیرموا کی بقا میں آج
۵۷۴	برکینا دینی کی دولت	۵۶۴	ایک محمدیہ
۵۷۵	مک شہ کی بقا اور دینی سختی محمد اور دینی سوسل پکڑش سختی محمد کی بقا اور دینی	۵۶۵	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ
۵۷۶	محمد بن علی علیہ السلام کی بقا اور دینی	۵۶۶	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ
۵۷۷	محمد بن علی علیہ السلام کی بقا اور دینی	۵۶۷	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ
۵۷۸	محمد بن علی علیہ السلام کی بقا اور دینی	۵۶۸	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ
۵۷۹	محمد بن علی علیہ السلام کی بقا اور دینی	۵۶۹	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ
۵۸۰	محمد بن علی علیہ السلام کی بقا اور دینی	۵۷۰	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ
۵۸۱	محمد بن علی علیہ السلام کی بقا اور دینی	۵۷۱	محمد بن علی علیہ السلام کی دست برداری محمد بن علی علیہ السلام کی رعایت محمد بن علی علیہ السلام کا ہندو اور غرضیہ پر قبضہ

[illegible]

صفحہ	تحوّل	صفحہ	تحوّل
	بجس کا قتل		زینور کا معرکہ
۶۰۵	خلیفہ راشد اور امیر تبخس کی جنگ خلیفہ راشد اور سلطان مسعود میں کشیدگی جلال الدین و بنو کرغان کا مجدد و زادت پر فتح سلطان مسعود کا بغداد پر قبضہ	۵۹۸	فک خجرات اور سلطان محمد میں مصالحت بجس کی شکست اور قتل بجس باور و تنہا کی جنگ ملک اذد کی پستی
۶۰۶	سلطان مسعود کا بغداد پر قبضہ خلیفہ راشد کی معزوری مستقیم امراء کی مخالفت بیعت خلافت	۵۹۹	سلطان مسعود و سلطان واکو کا آذربائیجان اور ۵۰ سالہ قبضہ معرکہ سنہ اور ملک مغرب کی شکست خلیفہ مسعود شہنشاہ مصر و مصری اور مراعات بغداد
۶۰۷	ملک مسعود اور ملک افغان کی جنگ سلطان مسعود کا بغداد میں قیام بجس سلاوی کا عہد و عہد پر فتح امراء کا خلیفہ راشد کی اطاعت کا عہد	۶۰۰	سلطان مسعود اور مغرب کی جنگ سلطان مسعود کی بغداد کو روانگی خلیفہ کی اجازت ملک مغرب کی وفات
۶۰۸	امراء کی مرکوبی جائیں سے امراء کا قتل سلطان شہنشاہ کا بغداد پر کام عہد	۶۰۱	خلیفہ مسعود شہنشاہ اور سلطان مسعود میں کشیدگی خلیفہ مسعود کی بجس جنگ بغداد سے روانگی معرکہ زینور خلیفہ مسعود کی گرفتاری
۶۰۹	خلیفہ راشد کا قتل خلافت خاندان بجس شہنشاہ کا قتل زینور خلافت کی جدیلائی	۶۰۲	خلیفہ کی گرفتاری پر امراء بغداد و قتل اور غوریزی سلطان مسعود اور خلیفہ مسعود میں مصالحت بجس کا قتل مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں
۶۱۰	بجس شہنشاہ کا قتل سلطان مسعود کے خلاف امراء کی بغاوت امیر عرب و حسن کا قتل امیر عباسی کا خاتمہ	۶۰۳	۶۰۳ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں ۶۰۴ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں ۶۰۵ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں ۶۰۶ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں
۶۱۱	معرکہ عربی و عجمین اور امیر بڑا پ کا خاتمہ امیر عباسی کا قتل امراء میں سے قتل	۶۰۷	۶۰۷ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں ۶۰۸ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں ۶۰۹ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں ۶۱۰ء مصورین مصر شہنشاہ راشد بائیں

[illegible]

صفحہ	تلاوت	صفحہ	تلاوت
۱۶۲	عبداللہ بن علی کا مدح ملکوتی حکومت کا خاتمہ	۱۶۷	یزید بن ابی مرثدہ الدین کا قتل فاطمی خلافت کا خاتمہ
۱۶۳	معرکہ مدائن ظفری کا قتل	۱۶۸	یزید شاہ کی بھل اور بدمعاشی شاہ کی بیسیوں سے سازش
۱۶۳	ظلیفہ صحر کا ختم ہونا اور غارت پر قبضہ یسرہ (۱۵ مارچ ۱۰۰۰ء)	۱۶۹	ظلیفہ حاضہ کا خاتمہ صلوات اللہ بین کربلا کا مجدد ہونا اور اس پر تقریر
۱۶۴	سورہ الدین اور ابن العباب کا مجدد ہونا اور اس پر تقریر وزیر مولیٰ الدین کا فوجستان پر قبضہ	۱۷۰	مصر میں عربی غلبہ کا خاتمہ قوراندین محمودی سلطانیت
۱۶۵	یزید ابن عبد اللہ کا فوجستان پر قبضہ قطنی کی سرکشی و کلمت	۱۷۱	بوتہ کی قیامت کی سنگین احمد کا قتل
۱۶۶	خوارزم شاہ کا ہمدان پر قبضہ سیف الدین ظہری کا ہمدان پر قبضہ	۱۷۲	ہمدان میں بنی معز کی قصبہ میں بنی معز کی ہلاکت
۱۶۷	کوفہ کو سند امانت امیر ابو اسحق و اہل بیت المقدس کی معزولیت	۱۷۳	کافران کا خاتمہ علاء الدین یاشین کا انجام
۱۶۸	زنجی کا خاتمہ خجندیہ کی ترکستان پر قبضہ	۱۷۴	زکی خوارزمستان کی سرکشی ابن معزہ الدین کا قتل
۱۶۹	ابن یحییٰ الدین کی معزولیت فرالدین ابو الدین کی معزولیت	۱۷۵	تکبیر الدین بن علی کا مجدد ہونا اور اس پر تقریر ظلیفہ مستحکم کی ہلاکت
۱۷۰	خجندیہ کی ہلاکت دہلی اور ایدہ غوث	۱۷۶	باب: بیانیہ امیر بن مستمل الزام الدین ہند
۱۷۱	ایدہ غوث کا قتل دہلی کا انجام	۱۷۷	۱۰۰۰ء محمد بن ناصر بن ناصر
۱۷۲	دلی میں ہلاکت خوارزم شاہ کا بھلائی پر قبضہ	۱۷۸	۱۰۰۰ء تکبیر الدین بن علی کا انجام
۱۷۳	خوارزم شاہ کی بھلائی پر قبضہ فی معروف کا ختم ہونا	۱۷۹	بیت خلافت

اس جلد میں علامہ ابن خلدون نے ذوالفقار اولیٰ اللہ سے اس وقت تک کے واقعات جواریں اور طبرکہ کو اپنی خود روایت
تائید اور حقیقت شناسی سے بیان کیا ہے۔ جب کہ ذوالفقار اولیٰ اللہ اپنی اپنی کوئی کرپا کوئی کرپا کی صورت میں بعد از آپ کا بیٹا اور خواجہ نصیر
اندلسی طبری کی آغوشِ اتحاد و محبت کو سراپا بنے سو سال کے پرانے تھیں، تہذیب و خاک پیدا کر گئی۔
نہیں اکیڈمی، مگر انہیں خلدون کے ترجمہ کو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہی ہے یہ کتاب، وہ بے حد یہ
ترتیب کے بموجب تاج ابن خلدون کی تاریخی جلد فرمائی ہے۔

۱ رسول و خلق نے دسویں

۲ خلافت - عادیہ و آئینہ مرآت

۳ خلافت فی ہماہ (خضر و اول)

۴ خلافت فی ہماہ (خضر دوم)

۵ میرین اندلس اور خلفائے مصر

۶ قرطوبہ و مغربی خلافت

۷ طنجہ اور مغربی خلافت

۸ قتل و اسام (خضر اول)

۹ قتل و اسام (خضر دوم)

خدا و زمین مقدمہ ابن خلدون کے دسویں جلد۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ جلد بھی اپنی اپنی طرح و صورت اس کتاب سے بہتر از پیشینہ انتخاب کے ذریعہ

دیکھیں گے

و۔ ترجمہ و تالیف

خلافت بنو عباس کے دور میں

اس کے خاندان اور زمانہ حکومت

۱۱۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۱۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۲۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۲۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۳۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۳۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۴۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۴۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۵۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۵۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۶۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۶۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۷۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۷۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۸۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۸۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۱۹۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۱۹۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۰۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۰۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۱۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۱۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۲۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۲۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۳۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۳۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۴۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۴۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۵۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۵۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۶۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۶۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۷۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۷۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۸۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۸۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۲۹۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۲۹۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی
۳۰۔ ابو جعفر منصف بن ہاشم بن علی	۳۰۔ محمد بن علی بن ہاشم بن علی

۲۳) طیبان بن عامر کنگی باغ

۱۰۷۵ھ تا ۱۱۲۵ھ

۲۴) ابراهیم بن محمد وفاق باغ

۱۱۲۵ھ تا ۱۱۷۵ھ

۲۵) احمد بن کنگی عامر باغ

۱۱۷۵ھ تا ۱۲۰۵ھ

۲۶) محمد بن مقصد سرکالی باغ

۱۲۰۵ھ تا ۱۲۵۵ھ

۲۷) مرین ابراهیم و اشن باغ

۱۲۵۵ھ تا ۱۳۰۵ھ

۲۸) زکریا بن ابراهیم

۱۳۰۵ھ تا ۱۳۵۵ھ

۲۹) محمد بن مقصد سرکالی باغ

۱۳۵۵ھ تا ۱۴۰۵ھ

اطاعت قیام کر لے اور ہم نے تم کو اپنی سرکھوت دے دی ہے لہذا (تم دونوں طرف بھی اٹھاؤ کہ اگر ہم دھوکا دے دوں تو آہی منسوب کامات کے لئے وہ بار غلطت میں جو کے حاضر ہو چکا ہے یہی کہ اس کو اپنی طرف بھاگ گیا اور محمد بن عبد العزیز کی جانب سے اس معنیان پر بھی خوشی مامور ہوا۔ وزیر سلطنت نے ایک اعلیٰ عرضداشت اس واقعہ کی دوبارہ خلافت میں روانہ کی اور غلطی متعلقہ کے بیٹے سے تکی فرما کر اسے رستہ نکالا۔

محمد بن عبد العزیز کی پسائی بلذہ متعقد نے بعض مہر نگاروں کو بھیج کر اس طرف انہ کو روانہ کیا تا جب وہ دوسری میں پہنچے وہ چار ہوا آخر امت کے وقت چوبیس برس کا ہو گیا اور وہاں ہو گیا اور وہاں نے بھلا کر بھلائی جو بے مروتی کر دی جب بلذہ متعقد نے نہ لو کہہ کر عبد العزیز کی وفات دی اور جس کا حکم دیا۔ ہر دسے اپنی طرف سے تکی فرمائی اور اس حکم کی تعمیل پر تھیں کیا۔ اطراف و مہنات میں بکرا، بھینس، ڈھیری سے نہ بھینس ہوئی۔ بکر نے بھی کو کھٹتے نہ تھے۔ دے دی۔ بکر ہر دسے میں بھینس۔ بکر سے سب سے زیادہ اطراف مہنات، بھینس، بھینس، بھینس سے بہت بڑی لڑائی ہوئی اس سرکار میں بھینس کو فتح نصیب ہوئی۔ بکر کی لشکر کا لوٹ لی گئی۔ وہ ہر ک کو محمد بن زید غازی کے پاس بلرستان پہنچا اور وہاں علی علیہ السلام سے مل گیا۔

حرب ابوہلیلی کی سرکشی عربین و ہاشمیہ نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اپنے بھائی حرب کو جس کو کین ابوہلیلی حربی گرفتار نہ کھڑا کر میں اپنے ایک خادم شعیب نامی کے زیر نگرانی قید کر دیا تھا چنانچہ جس وقت خالد متعقد ان اطراف میں آیا نبیاد و حروے انہ حاصل ہوئی اور بکر بھاگ گیا تا کہ روز جمعہ مان و اسباب کے شعیب کے قبضہ میں رہ گیا۔ ابوہلیلی سے شعیب سے اپنی رہائی کی نسبت کہہ کر کہتا ہے شعیب نے یہ منظور کیا۔ ابوہلیلی کا موش ہو گیا شعیب کو روزانہ شب کو ابوہلیلی کے پاس جیسے و داستان سننے کو آتا اور نصف شب کے قریب وہیں داتا تھا آپ روز شعیب مسجد ہستوار علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور نصرت و رہا تھا کہ اتفاق سے اتفاقا جنت کی خبر دست پیش آئی اور وہ اللہ کے چلا گیا۔ ابوہلیلی کو موقع مل گیا اس نے جنت سے اپنے بھائی کی ایک انسان کا جسے فرشتہ پر لے کر رہا ہے۔ خواب دیا اور انہ کو لے کر چلا ہے کہ شعیب نے جنت سے دانہ لیا آئے تو کہہ زید ابوہلیلی کو کہہ "گوشت مکان میں چاہم چاہا اپنے پاؤں اور ہاتھ کی لکڑی کے کاٹے اور شعیب کے مکان کے قریب چا کر رہ چلا ہو گیا۔

ابوہلیلی کا خاتمہ جب نصف شب کے زیادہ ہو گئی اور چاروں طرف حالت کا عالم طاری ہو گیا تو وہ آہستہ آہستہ درہلوں کی خبروں سے بچتا ہو شعیب کی خواب کا کہ میں پہنچا اور میں کی تلوار نہانی طور پر گاہ میں اس کے سر پرانے رہ گیا آئی ابوہلیلی اور اس کا کہہ کہ باہک شہر و قلع کا مکان کی برست سے نہ ہم دوڑنے سے ابوہلیلی نے دانہ کر کہا "آؤ سمجھنا بلکہ نہ ہوا۔ میرے شعیب کو قتل کیا ہے جس کو اپنی جان بچاؤ نہ ہو میرے ساتھ چلائے۔ اگر تم لوگ سہل و درمیان سے رہو تو میں تم کو انہ اپنے کہتا ہوں۔ نہ تو وہ ہے اور تمہاری گردنیں چلیں۔ خدام یہ سن کر سمجھے۔ ابوہلیلی نے جنگی اسیرانہ سے انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اس عرصہ میں اگر کسی آئے کچھ ہو گئے۔ ابوہلیلی نے سب سے وفات کا وعدہ دیا۔ جان لو اور ختم صاحب کی مخالفت چکر رہے ہو کر کھٹ سے بھی خوشی کی جانب رخ نہ کر دیا۔ جس نے نہ الفت کی فرما۔ یہ مقابلہ کیا۔ اتفاق یہ کہ انہ جنگ میں ابوہلیلی کے گلے میں ایک تیرہ بڑا ہتھیار لگا دیا اور وہ تیرہ رہ گیا اس کے سب عروسی و ماگ کتر۔

یہ جیسی کے اس ہر اہلکار کا منصب ان کی ذمہ داری اور مسلمان سے تھا اور وہ ان کو یا کیا

آجہ کا محاصرہ ۱۸۵۷ء میں ان میں سے ایک کا نام آجہ وغیرہ کہا جاتا تھا۔ انتخاب ہوا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد
باکش بن ہوا۔ ظیفہ متعلقہ نے ایک خط برسرِ مرتب کر کے چڑھائی کر دی۔ اس نام میں ظیفہ متعلقہ کا بیٹا ابو محمد علی نامی بھی
شریک تھا۔ وہ اصل میں ہوتا تھا کہ بیٹا ابو محمد کا سربراہ اور بیٹا ابو محمد کے بیٹے تھے۔ انھیں نسب کر دی اور جنگاری کا سلسلہ قائم کیا۔ وہ
مجمع اٹھائی ۱۸۵۷ء تک ۱۰۰ کا معیار رکھ رہا۔ ۱۸۵۷ء تک ان کے خول بھر گئے۔ ایک آکر اپنے بیٹے کو آئے گئے لئے وہ ان کی
دستی سے کی اور ہندوئی کو اور بدخلافت میں حاضر ہوا ظیفہ متعلقہ نے طلعت کا نعرہ سرخراڑ اور پادریوں کو بھی یاد کیا۔ قادیان
رہنے کی طرف سے گامی کیسیلور اور شہر کو محمد آباد یا ان کے بعد پھر کوٹلی گڑھ بنی گئی اور محمد بن احمد کی نسبت یہ لگائی گئی اور وہ
جہان کی طرف سے ہے اور مجمع بن کے اہل دیوانہ کے کوٹہ کر رہا تھا۔

امین الی السانج کی اطاعت۔ یہ اور پٹنگو آئے ہیں کہ محمد بن علی السانج کو قادیان میں احمد گزنی مرست ہوئی تھی
اور وہ نہ اپنے کی وجہ سے تیار ہو رہا تھا۔ اس نے کھت فاش دے کر مراد کوٹہ کر لیا تھا اور اس کے بعد علی صاحب
آبادیہ ان پر تصرف و قلی ہو گیا تھا۔ ۱۸۵۷ء میں ظیفہ متعلقہ نے اس کے بھائی پر ہندو بن دیا۔ اسانج کوٹہ کر دے کی جانب سے
(سوفی) کے خلاف کی ایک پروا نہ تھی۔ یہ صرف جواب اس کے لئے تھا کہ وہ محمد کوٹہ کر دے اپنے امراؤں کے ساتھ اپنے
بھائی محمد بن علی اسانج کے پاس چلا گیا۔ ظیفہ متعلقہ نے سید کا فرمان لکھا۔ اس پر محمد نے بطور غصہ منی اور آکھہ و اطاعت
نے فروع کے ثبوت کے لئے چند آدھیں گورہ و خلافت میں روانہ کیا اور انھیں اپنے ساتھ لے گیا۔

محمد بن علی قمر اعظم کا خانہ ۱۸۵۷ء میں ایک شخص نے محمد بن علی قمر اعظم (مفتی محمد بن علی) میں وارد ہو کر علی بن
علی (یہ زید بھی آواز دلا تھا) کے مکان میں فرما کر کہ وہ یہ لڑ گیا کہ مجھے سیدی امام زمانہ نے اپنا چکی مقرر کر کے
دو گز لڑا۔ جب وہ مقرر ہو گیا تو فریاد کیا کہ جیسے ہیں۔ علی شہد تھا کہ ان نے شیطان کا طیف کوٹھک کر کے سیدی کو جو چاہیئے
چاہی کیا تو پھر کہنا کہ وہاں تک معاملات محمد بن علی قمر کی شہرت ہو جائے۔ شیطان کا طیف نے نہایت غلامی ادا سے شہر دی
سے نہ کوٹہ اور وقت ظہر سیدی قمر کو آواز دلا۔ وہ دیکھ کر انھیں شیطان کا طیف میں ابو سعید بنی بھی تھا اہل تلعیت میں یہ ایک
سربراہ اور دوسرے شخص تھا۔

محمد بن علی سیدی اس واقعہ کے بعد بھی کھڑے رہے دونوں کے لئے غائب ہو گیا اور وہاں آیا تو ایک دور انھیں سیدی کا قریبی
میں میں علی قمر کی اطاعت و اطراف و قاف کا شرع لکھا ہو تھا۔ یہ بھی لکھا ہو تھا کہ یہ شخص چھپ چھپیں دیار خجائی قادیان
کرے۔ شیطان کا طیف نے طریقہ طر اس خط کی بھی کھلی تھی یہ بھرتاب ہو گیا چھپ چھپ جہاد یہ اور ایک تیسرا شخص بھی
جس کا مضمون یہ تھا کہ تم کوٹہ اپنے دل کا پانچواں سید امام زمانہ کے لئے بھیجے کے جواب نہ کرو۔ جو وہ قادیان کے لئے بھیجے
اور قادیان کی طرف سے ان کے قادیان میں آجہ کا جہاد اور یہ ایک قادیان ہے کہ یہ سیدی امام زمانہ کی جانب سے ہے
چشمہ نہ رہا۔

ابو سعید جہانی اس کے بعد ۱۸۵۷ء میں ابو سعید جہانی نے خجائی میں قادیان کی وجہ کا اظہار و اعلان کیا۔ کہ وہ دونوں میں

جس قدر فرما رہے تھے آئے جس کو ملے اور وہ قرب و جوار قصبات و دیہات کو ذات و ذات کر کے گھسنے بھرے قطیف کی طرف روانہ ہوا (اس زمانہ میں محمد بن کئی کو بھی کوٹائی بھرے نے وہاں غلات میں اس کی اطلاع کی۔ قطیف متحفظہ نے بھرہ کی حفاظت کے خیال سے شہر کے نواح سے کاٹھن صادر فرمایا جس کی تحیر میں چودہ ہزار دو ہزار صرف ہوئے جس وقت ابوسعید بھرہ کے قریب پہنچا۔ دارالحکات سے بھی سہاگن جن عمر فروغی جو کلاس کا وال تھا) اور بھرہ رات جنگ قراصلہ یہاں وہ نثرین کا گورنر مقرر کیا گیا تھا) وہ ہزار ہزاروں کوٹے ہوئے بھرہ کی حفاظت کے لئے بچھپا لیا وہاں کے دو ہزار افواج کے دسہا کاروں و یادوں اور غلاموں کا ایک جم غفیر بھی نمودار

عجس بن عمر کی شکست و گرفتاری بصرہ کے باہر جو سید سے مل بھڑی ہوئی صبح سے شام تک بڑے زور و شور سے لڑائی ہوئی رہی۔ جب پادوں طرف رات کی تاریکی چھا گئی تو فریقین نے لڑائی موخہ کر دی۔ ام سید سے لڑائی ختم اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ بصرہ کی جانب کو زور دیا۔ اپنے لشکر کا دھمکا دیا اور دوسرے دن صبح ہونے ہی پر لڑائی چھوڑ دی۔ اس صبح کے بعد ام سید کو فتح نصیب ہوئی اور وہاں گرفتار ہو گیا۔ لشکر کا زور دھمکا دینے پادوں طرف سے گھبر کے ٹوٹ گیا۔ اگلے دن قبیلہ کو آگ میں ڈال دیا۔ سب کے سب جل گئے۔ رواۃ زور و شور سے اصرار کرتے تھے۔

عیاں: بن عمر کی رہائی: اس جگہ سے فارغ ہو کر ابو سید نے ہجر کا قصد کیا اور اس پر قصد حاصل کر کے اہل ہجر کو انان دے دی۔ بعد ازاں پھر بصرہ کی جانب روانہ ہوا۔ اہل بصرہ نے حضور مہول کے لئے کچھ کھانا اور سونہ یا سونہ کی قمیص بھروسہ نے سواروں کو کھانا اور سونہ کا کام تمام کر دیا اس سے بصرہ میں بہت بڑی خوشحالی پھیلی۔ اہل بصرہ چٹا وطن پر جانے پر آمادہ ہو گئے تھیں (امیر بصرہ) نے روکا۔ کچھ عرصہ بعد اہل مسجد نے عیاں کو روک دیا۔ درودہ سوار ہو کر راجی پہنچا اور وہاں سے بصرہ آیا۔ خلافت بنی نے خلاصہ فرستودی حاجت کیا۔

شام میں قراچی کا نظارہ: ایک شام میں قراچی کا نظارہ ہوا تو اس کا ادنیٰ ذکر کیا یہ بنی جہر ویہ بنی عراق کے پاس یہ ظاہر کرنے کا خاکہ مہدی نے مجھے اپنا قصہ بنا کے بچھا ہوا ان کا خط بھی میں لایا ہوں۔ اس امر کا احساس کر کے قراچی کے نیست و نابود کر دینے کی غرض سے عظیم فوجیں روانہ کر دی ہیں۔ یاد رہے خلیفہ بنی مسعود نے کے ہاں چلا گیا اور اپنے خدیب کو پھیلانے کی کوشش کی۔ ان لوگوں نے قویٰ نہ کیا تب ذکر ویہ نے اپنے لاکھوں کو گلاب بنایا اور وہ بھی بچھا نہیں لے گئی را کر وہاں ان میں سے ایک گروہ علی بن مسلم بنی جہر ویہ بنی جہر اس مذہب کی جانب مائل ہو گیا اور اس نے ذکر ویہ کے خاتمہ پر بیعت کر لی۔

ذکر و یہ بن مہر و یہ : ذکر و یہ نام یعنی قاضی امام احمد سم کہت تھے اس نے قسمن شیع کے قہ سے اس کو پایا کرتے تھے اس کا
 دینی تھ کہ میں امام علی بن خضرہ دینی قی و لاہوں اور میں علی بن عبد اللہ بن علی بن امام جوں اس کا یہ دینی
 بھی تھ کہ ایک لادہ آدمی میرے تابع ہیں اور میرا تھ جس پر میں سوار ہوں مامور ہے جو شخص اس کے مجرم ہو گا وہ بھی پاپ
 ہو گا۔ شیع (چونکہ معتقد کا غلام تھا) معاملہ کی جانب سے ذکر و یہ پر حملہ اور ہوا اتفاق وقت سے ذکر و یہ نے باب ہوا اور

[illegible]

۳۲۱

میں نے اسے یہ بتا دیا کہ (یہ احمد بن محمد خانی کا کلام تھا) نے فوج کی لڑائی ہوئی۔ اس معرکہ میں پہلی کو فتح نصیب ہوئی اور ایک سردار گرفتار ہو گیا۔ خلیل نے اے۔ جے۔ وایر خلافت میں پیش کیا۔

خلیفہ مقتصد اور قمر اعظمی سرور کی گفتگو۔ خلیفہ مقتصد نے اس سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اکرمؐ کی زوجین تمہارے دشمنوں میں وصول کر گئی ہیں جس کی وجہ سے تم لوگ لغزشوں اور غلطیوں میں مبتلا ہو رہے ہو اور اعمال صالح کی تم میں تولد نہیں ہو رہی ہے۔“ اس نے جواب دیا: ”اگر ہم عبادت اللہ طلب کیا کرتے ہیں تو آپ کا کیا نقصان؟ اور اگر وہ انہیں ملوث کر گئی ہے تو کیا فائدہ؟ ان لغزشوں کو نظر انداز کیجئے۔ جو مفید امر ہو اس کا ذکر نہ کیجئے۔“ خلیفہ مقتصد نے ارشاد کیا: ”تمہیں ان باتوں کو چھوڑ جس سے فائدہ و نفع کی امید ہو۔“ وہ بولا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اور وفائی سے انکسار فرمایا، اس وقت تمہارے مروت، انصاف، عبادت اللہ اور عبادت اللہ کے خلاف کلمہ کی بیعت کی۔ بعد ازاں ابونکیر نے خلافت مانی اور فخر و ہمت کا جھنڈا اٹھائے اس وقت بھی جس نے نہ دیکھا اور نہ کر کے پیش نظر تھے غم کرنے لگے تو عباس نے بڑا بڑا اور بڑا بڑا مال و مندرجہ مال کیا۔ اور باب محل و مہند میں چڑھائی تیرہ تیرہ میں اور بیحد سے بھی آ رہی تھی۔ یہ امر بلا حجاب و باطنی ثابت ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارا مروت اس کا تقاضا تھا تاہم ابونکیر نے تمہارے مروت کو اس سے بہتم یا باطنی کام کا تقاضا نہ تصور کیا۔ پھر اس کا حقیقی ہے تم لوگ دوسرے دار خلافت اور خلیفہ بنے ہوئے۔“ خلیفہ مقتصد نے کہا جواب میں: ”جہاں اٹھائیں وہاں اس کی کمال سمجھنے کے جوڑ جوڑ میسر نہ آئے۔“ خدام خلافت نے جھپٹل شروع کر دی تو موزی دیر میں وہ مر گیا۔

قرامطیوں کی مشق میں غارت گری جس وقت حمل نے سوانہوں میں قرامطہ پہلے کیا تھا، اس وقت شہنشاہ قرامطہ بہرہ اختتام جنگ شام کی جانب روانہ ہو گئے۔ وقت رفتہ دشمن پہنچے ان دنوں دمشق کی گورتوں پر چڑھ گئے (سورہ اعراف) ہاروں میں غارتگری کی طرف سے مامور دستیں تھیں۔ قرامطہ نے اطراف دمشق میں قتل و غارت و بے رحمیوں کی کاروائی کر کے دیا۔ فتح نے کئی بار قرامطہ سے مصافحہ والی کئی بدفعاات حملات و ہوا بموں قرامطہ نے پہلے میں شکست دی۔

یہ واقعات قرآن مجید کے ابتدائی زمانہ کے ہیں مروجہ رسم میں اس سے عطا ہونے والی جگہ سے جھٹکا کرتے ہیں تا آنکہ ان کے حالات بیان کر کے اس وقت آئے ہیں وقت بہانہ کے کہ وہ کوجہا کہ ہم یہ اس کتاب میں لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ و تحقیق سے احادیث صحیحہ میں لکھی گئی ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اسماعیل سمانی کا خراسان پر قبضہ، عمرو بن لوط سفار نے خراسان پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر کے رافضیوں کو لٹا دیا۔ خراسان کو فتح کر کے قتل کیا اور اس کا سر ہاتھ کر کے خلیفہ مستحقہ کی خدمت میں بھیجا اور یہ درخواست کی کہ یہ حکومت خراسان کے خاندان اور انہیں کی کورٹری بھی سرجست کر جانی جائے۔ خلیفہ مستحقہ نے درخواست منظور کر لی۔ مگر کورٹری بھیج دی گئی۔ چنانچہ عمرو بن لوط نے اسماعیل بن احمد والی ماوراء النہر سے جنگ کرنے کے لئے ایک عظیم لشکر مرہب، یامحیی بن جبر (جو اس کے دشمنوں میں سے تھا) اس لشکر کی سر واری بھی اور شہرہ فرجہ کو اپنے مالداروں کو ساتھ کر کے والی، وراہ نامیہ پر

۴۱۴

اسی روز سے صوفی فرطان کو جو مکتبہ کی سامان کے قیام میں تھا۔ (۲) ان کی ایک جگہ علیحدت کا سہارا تھا کہ جس کو ان کی طرف کی ترہیب کے ساتھ ہی پیغمبر خدا کی طرف سے بھیجے گئے۔ ان سے نہ توئی۔

[illegible]

رائع کاروانی : کسی میں غایقہ مشغول نہ رہے (میں غایقہ کا آواز نہ اٹھاؤں گا) کو طرہی سے غایقہ کو نہ کہیں۔

واعقب نے طرسوں میں جی حکومت کا قلعہ بٹھا تھا تو بادشاہان میں نہ روئے کہ نہ غلبہ سے تکانا، اہل قلعہ جبر (غلبہ) مقتدر کا آزاد کام) نے اس کو غلبہ میں نہ مانے، رسوخ اور نرا تھا۔ احمد بن محمد بن کو یہ خبر کاٹا کر، اہل قلعہ سے اس کا جواب دیا کہ وہ ہے "نہی" موقوفہ تھا احمد خاموش نہ آیا۔ ۱۲۸۳ھ میں اہل قلعہ کی دقت میں نہ (یہ نازی کا نام تھا) اور مومس میں قلعہ ۱۲۸۳ھ اور اس کے بعد وہ قلعہ ہمالی واسطہ اور خجریہ کے اسمیں آئی سے یہ کہانچہ نہ رہا، وہاں نے قلعہ میں بوقت شورش آمدنی۔ قلعہ قرا بدوہ دار و نقل کیا۔ واعقب کو اس میں کامیابی حاصل ہوئی اس نے وہاں کو گرفتار کر کے بھارت بھیج دیا اور اس کے بعد قلعہ مقتدر نے اس کو قلعہ بنایا۔ طرسوں میں قلعہ نہ رہا، نہ وہ قلعہ قلعہ مقتدر نے اس کو طرسوں سے بلا بھیجا، ۱۲۸۵ھ میں اقربا اسی کے سر پر دار و قلعہ بھیجا، یہ اسمیں آئی، چنانچہ اس نے اس میں۔

وصیف کا انھی صبر و اہمیت سے بعد اس اناجیہ خوش موسیٰ کی خدمت میں وہ تیس سال بعد ۱۰۵۲ھ کو آیا جانشین
مقرر کر کے مرگیا۔ علی بن ابی طالب نے بعد چار طواریع کیا، ایک میں کھڑے اسے قتل کرنے سے پہلے عرب میں
نے نبی اس کے علی بن ابی طالب کو مقرر کیا، ابن عباس، صفیہ (محمد بن ابی طالب) باقی ۵ خاصہ ہزار سے بھاگ کر
مصر پہنچے، دور بار خلافت میں اس شخصوں کی عمری روایت کی کہ میں نے حضرت علیؓ کا جنازہ فرمایا برداروں اور دینے دوست پر
سے لیا ہے اور نظر ہمارے لئے آئے کہ ان اطلاع چکا رہی ہے۔ شہر کوئی دور نہیں مجھے حضرت خرافہ جانے تاکہ حیدر ندی کو نہ
روایت، قال میں صرف کہوینا: "خلفائے محمد نے عام سے عید لگائی کہ سب دریافت کیا معلوم ہو کہ وہ نہ جانے باہر سے اسی
کہلی ہے۔ ہمارے وصف طلبہ وہ جو ہے لیکن سب شہر کو نہ نکھست علی بن ابی طالب کے کہ وہ اس کے کہہ کر میں ابی طالب ان شخصوں
پر حیدر ندی کر کے مجاورہ کر لیا کہ وقت سے نکال لے گا۔

غایت مقدسہ نے اس مرض پر کوئی سنگھار نہ کیا۔ یہ غایب لفظ کو بھی جی کا سنگھار کیا۔ چنانچہ مقام میں زمرہ میں آج کے لکھیے کفر نے ہمیں کفر کر لیا۔ وہ وظیفہ مقدسہ کے رویہ پر پیش ہوا تو خلیفہ مقدسہ نے سوائے قیام کا سنگھار نہ کیا اور اس کے ظلم پر کوئی جواب نہ دیا۔ مگر مہربانی کی جانب کوئی دریا۔ صبر سے جس حلق کر دیا۔ مگر مہربانی کی جانب سے جواب نہ دیا۔ آج کے فاسقوں کے

دیا۔ وزیر اسلمت کو ان چالوں میں بھی چوری کامیاب حاصل ہوئی تو یہ چال کیلئے قاضی ابومرود باغی کو امان نامہ دے کر بدر کے پاس روانہ کیا۔ بعد ازاں امان نامہ کو کیجہ کر خفی ہو گیا۔ وہ یہ ہرادی قاضی ابومرود ہوا تھا فت کو روانہ ہوا۔ وزیر اسلمت نے یہ سچ کر ایسے چند لوگوں کو سمجھیں کر دیا جنہوں نے انکار ہوا میں بخشی رمضان کو بدر کا سفر اتار دیا۔ بدر کے متعلق اس کی بھی کوکے مستغنی نے کئے اور اس کی وصیت کے مطابق دفن کر دیا قاضی ابومرود کو وزیر اسلمت کے اس فعل سے بے حد ملال ہوا مگر اب بارہ کار بھی کیا تھا۔

جنگ محمد بن ہارون و اسامہ بن سامانی۔ ہم وہ دیکھ آئے ہیں کہ محمد بن ہارون پہلے رافضی بن ہریرہ کے سپہ سالاروں میں سے تھا۔ بعد ازاں اسامہ بن سامان بن احمد سامانی وہابی و امراء الخیر نے اپنے دو اہل خانہ و اہل ان و اہل کس سے داخل کر لیا تھا اور محمد بن زید ملوی کے مقابلہ پر روانہ کیا تھا۔ چنانچہ محمد بن زید ملوی کو شکست ہوئی اور محمد بن ہارون نے طبرستان پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ اسامہ بن سامانی نے اس کے سلسلے میں اہل جانب سے اسے طبرستان کی حکومت دی۔ کوفہ و دی۔ کچھ عرصہ بعد محمد بن ہارون نے اسامہ بن سامانی سے بیعت کی اور دولت ملوی کی حکومت دی۔ ابن اسحاق و ابنی نے اس سے اتفاق کیا۔ وہ اس میں کو اس کی خبر گیری اور یہ سننے ہی ایک لشکر ابن اسحاق سے جنگ کرنے کو روانہ کر دیا۔ ابن اسحاق مقابلہ پر آ کر یحییٰ شکست کھا کے بھاگا۔ ابن دونوں نے اس کی حکومت پر غلبہ ملنے کی جانب سے افراسیاب کی تحسین تھا۔ اس نے اہل رے کے ساتھ بدسلوکی کی اور غلام و ساقی کے بڑاؤ کئے اہل رے نے اس سے جنگ آ کر محمد بن ہارون کو لکھ بھجا کر افراسیاب کے عظیم و حرم سے ہم کو شک آ گئے ہیں۔ ہم چہرہ اوسوں کے ہمراہ آ جاؤ۔ ہم تم کو رے پر قبضہ دے دیں گے۔ محمد بن ہارون یہ خبر پا کر بوڑھا ہوا۔ افراسیاب نے بھی مقابلہ کیا اہل رے میرے ان جنگ میں اس کو تھا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ محمد بن ہارون نے اس کو اس کے دونوں بیٹوں اور کھنڈ کے بھائی کو جو اسے سپہ سالار دے تھا قتل کر دیا اور رے پر قبضہ ہو گیا۔

محمد بن ہارون کی گرفتاری: غلط فہمی نے اسے غلام خان کا ناپلکی کو رہے کی سند گورنری صلاحت کے سرگرمی ایک عظیم الشان لشکر کی جانب روانہ کیا مگر محمد بن ہارون کے خوف سے غلام خان نے اسے تک نہ پہنچ سکا۔ جب دارالحکومت سے اسے اسلحہ سامانی کے نام پر کی سند گورنری آئی اس کے ساتھ ایک محمد بن ہارون سے جنگ کرنے کا بھی حکم صادر ہوا۔ اسلحہ سامانی نے لشکر آراستہ کر کے دے پڑی تھی مگر دلی محمد بن ہارون غم شک کے ساتھ پہلے آجائیکس پہلے ہی شکست فاش کھائی اور اسے سے بھاگ گیا۔ خود دین بیچا۔ جب خود دین میں بھی پناہ کی صورت نہ دیکھی تو زہبان چلا گیا۔ زہبان میں بھی ایمان نہ ملی تو خراسان پہنچا اور دین میں پناہ گزین ہوا۔ اسلحہ سامانی نے دے پڑے پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد جو جان پہ اسے غلام خاندن کے کمر کو مقرر کیا اور یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو محمد بن ہارون کو حاضر کر دو۔ قاسم کبیر نے محمد بن ہارون سے حکایت کرتے ہوئے شروع کی اور باہم مصالحت کر دینے کا ذرا وار ہوا۔ محمد بن ہارون اس دم اپنی جڑا گئی اور دین سے حکایت کی طرف مراجعت کی اسلحہ اس کی خبر لگ گئی اس نے چھ آدھوں کو بھیج دیا جو اسے انجام دلا بھی گرفتار کر کے لے گئے۔ اسلحہ نے قتل نہیں کیج دیا اس کے ایک مہینہ بعد ۱۷۹۰ھ میں وہ مر گیا۔

قرطوبہ کی سرکوبی: محمد بن علی بن طہلوان کا ایک نامور سپہ سالار اور وہ ان کی افواج کا جتنی تھا۔ محمد بن حمزہ بنی طہلوان

نے کچھ خاطر ہو کر خادمانی عظمت میں آئے داخل ہو گیا تھا۔ اسی زمانہ میں قرامطہ بھی بلاد شام کو فتح و غارت کر کے زبردست ہو کر رہے تھے اور غزوں کے گورنر علی بن ہف کا عاصرہ سر رکھا تھا ظیفہ کشی، آواں واقعات کی خبر گلیا نظر آ رہی تھی و عرب کر کے کوئی کر دیا۔ وہ جس کھلی کر خرم بن سلیمان کو مصر افری ایک عظیم لشکر فرج کے جس میں بنی شیمان اور حسن بن محمد ان جیسے بانی، بنی سراد بھی تھے۔ روانہ کیا۔ حاکم کے قریب مذہب بھڑ بھڑی اور قرامطہ کو شکست ہوئی حاکم نے غنائی نے کوئی نہ تھا تو بے کیا۔ راستہ میں قرامطہ کا سردار صاحب اللہ بن ہاشم نے کہا۔ "میں نے کوئی نہ کر کے دور ہار خلافت میں پہنچ دیا۔ محمد بن سلیمان نے اس صحر میں نہایت جانشانی سے کام کیا۔ علم و سیر کی خبر خواہی میں کوئی دقیقہ فرو کر اشتہار ہونے دیا۔ قرامطہ کے ایک سردار کثیر کاٹا، جنگ امیر دوا میں بیست و نو دگر کے باقی ہاتھ کان میں سے اکثر کو قید کر لیا۔

امارت بنی طولون کا خاتمہ اس خداداد کامیابی کے بعد محمد بن سلیمان نے بعد ازاں کی جانب مراعیت کی۔ اٹا و سطر میں جو رہائی (یہ بارون بن خرمہ یہ کا مقام تھا) اور محمد بن قاسم کا خطا اس سے وارد ہوا جس میں لکھا ہوا تھا کہ بنی طولون کا غلبہ حکومت لب نام گیا ہے۔ بارون بن خرمہ یہ کے قرائے صحرائں مشکل ہو گئے ہیں۔ انتظامی قوت سلب ہو گئی ہے۔ آپ تھوڑی سی فوج لے کے آئے اور اسے شکست دے کر لے گئے۔ ہم بھی آپ کی مدد کریں گے محمد بن سلیمان نے دور ہار خلافت میں عاصرہ سردار یہ واقعات عرض کیے۔ خلافت عاصرہ نے اس وقت فوجیں آراستہ ہیں اور ممالک سطر جنگ درست کر کے روانگی کا اشارہ فرمایا اور ویسٹان (پانزار کے مقام) کو براہ رو یا نے میں جیزا جنگی جہازات کے ساتھ مصر کے عاصرہ کے لئے روانہ کیا اور دریائے برداد پر یاد احمد محمد بن سلیمان نے براہ کھلی مصر کے قریب پہنچ گئے۔ روضہ نے آہ و زاری کی قرامطہ واپس بند کر دیں۔ غلبہ اور روپیہ کی طرف سے عاصرہ کو لیا۔ مصر سپہ سالاروں کو طالع کی فوجی سے ناکام کیا۔ تہمید کی سب سے پہلے دور حامی نے مصر سے نکل کر امان حاکم کی بھڑ نال لوگوں کی آہ و زاری ہو گئی ایک بہت ہی جماعت نے یہ ضرر ہو کر علم خلافت کے آگے نہ بڑھنا اذیت جھکا دی۔ بارون بن خرمہ یہ نے اس امر کا احساس کر کے بعد مقابلہ میں اپنا منکب کا ہتھیار لیا۔ یہ تو بی زاری ہوئی رہی۔ ابھی جنگ کا خاتمہ نہ ہوا تھا کہ ایک روز بارون بن خرمہ یہ قی کے لشکر میں ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ نوادریں تمام۔ جسے نکل آئی بارون بن خرمہ یہ جو ضرور غلی کی آواز سن کر بہر آ یا اور بھانے بھانے لگا۔ اتفاق یہ کہ ایک حیدر اس کے گلے میں اس کے زانو ہو گیا عرب نر زخمی پر کر پڑا اور دم توڑ دیا۔ اس کے ہمراہیوں اور لشکر چوں نے پہنچ ہو کر اس کے چچا شیمان کو اپنا امیر بنایا۔ شیمان نے درود و دلی سے لشکر میں کو اپنا سلطان بنالیا اس کے بعد فرجی خائف سے باز آمد کا رازہ پر کر رہ گیا۔ وہ ایک ہمزوں کے بعد محمد بن شیمان نے شیمان کے لشکر میں۔ کے پاس امان دینے اور ان کی خضاعتی حاکم کرنے کا کارہ روزہ لیا۔ لشکر میں سے اس کو خوش ہو کر لیا شیمان لشکر میں سے علیحدہ ہو کر روپوش ہو گیا اور جس وقت محمد بن شیمان نے مصر میں داخل ہو کر قبضہ حاصل کر لیا۔ اسی وقت شیمان نے قلعہ طور سے امان حاصل کی اور محمد بن سلیمان کے پاس چلا گیا۔ اس کے بعد محمد بن

ظیفہ کشی آفر ۳۹۰ھ میں مدہ پہنچا۔ اس میں محمد بن سلیمان کو قرامطہ سے جنگ کرنے کو روانہ کیا اور کرائی جیسی عزم ۳۹۱ھ سے شروع ہوئی ۱۰ عزم ۳۹۱ھ میں کبہ صبا انتساب دینے کے بعد مدہ پہنچا ظیفہ کشی سے اس کے بعد اور وہ مدہ اور محمد بن شیمان کے قتل کے بعد صاحب خاصہ کو فتح کیا۔ کبہ صبا میں اس کے لڑنے کا حال بیان ہے (مجلد ۱ ص ۱۰۰۰)

عمر بن ابی لیلہ کی اطاعت :- عمرؓ نے اس کی مرضی، اذیت اور مخالفت میں رہا، لیکن وہ بالکل کی جانب حق کرنے کا کھمبہ بن چکے تھے۔ ان کے لئے یہ اور مخالفت سے ایسا بڑا موقع تھا کہ چڑھ کر نکلے اور اس نے بالکل جھک کر دست بردار ہو کر ملنے کا رخ کیا۔ لیکن وہ دل میں وقت تک یہی قسم ادا کرتا تھا کہ یہ مدت روزانہ عاصم و کعبہ اس شام میں مروی کا موسم ہے۔ یہ دور عارف کی شروع ہوئی۔ روح کے آئے کار سے توفیق ہی تھا۔ یہ زمانہ تجربہ و محنت کا یہ تھا کہ وہ اس نے بکھیر کر اپنے اہل و عیال کے تمام احساس پر ہی سے دیکھ دیا۔ لیکن یہ سب سے بڑا ثابت کیا۔ اور انہوں نے اپنے لئے کائنات کی اہمیت اور اس کی ضرورت کو پہچانی۔ یہ فہم کر لیا۔ اس لئے وہ کھڑے بنا رہا۔ اس نے امان کی درخواست کی۔ اس کو اور لکھو کہ یہ کیمت کا وہ دور ہے۔ اس لئے یہ ضرور کیا۔ چنانچہ یہ جو زمانہ مبعیہ، ان کے لئے کوئی اور کام نہیں تھا۔ اور انہوں نے اس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مع حق عمر بن ابی لیلہ کے وہاں پہنچ کر کام کیا۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ کسی اور زمانہ میں نہ جھکے۔ یہی تھا کہ ان کے حاضر ہونے کے بعد ان کے لئے یہ زمانہ کی اور اطاعت قبول کی گئی۔ انہوں نے ہی ان کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا۔

[illegible]

ایں لہجے کا نثر لکھ کر قبضہ نمودار بیان لڑا ہے میں کہ جاہ و نام و دنیا پر تو حریف مائیں نے ہی جو جس تک قدر میں
نہایت حد تک فرماؤ گی اور اس کی خلوت کو جو استیصال و انتقام کا بھی حاصل ہو گیا تھا قاصد سے یہ بات کہیں جہد و جدوجہد و لب
اور سیر و منظر میں ایسا مصروف و مہلک ہو گیا ایک ساعت کو اس پر یہ بات اور انتقام ملک کی طرف تو پہنچ کر مائیں اسی شان
میں۔۔۔ مغلطیہ تھریٹ و پیر جیٹھ آئے۔ چہ کیا اور یہ تھریٹ و پیر جیٹھ نور کھڑا (یہ عمر و عہد و عہد کا کام تھا) نے سوچا پانچ لاکھ پانچ
تھریٹ کے لیے کی و جیٹھ کی ابوالکلام (پہلے پانچ سو روپے کے ہزاروں کا ایک سو مالہ تھا) نے مائیں کی یہ تک لہجہ اور سلیقہ
قاصر ہو چکے تھے اس نے ابوالکلام کی کچھ پیش نہ کیا تجویز اس نے بھلا دیکھا دیا اور بار بار ملافت میں جس قدر ہو کر لہجہ مائیں
کی بات ہوئی کہ "وہاں اس کے عرض کے خلاف مائیں نے انہوں میں دیت رہا ہے وہ وہ یہ مائیں نے ابوالکلام کی بات لہجہ
اور فراست کی اور اب اس نے یہ لہجہ میں حساب لکھی کی انسانی نصیحت کے کو یہ نہ اس کے ہر مائیں نے یہ۔۔۔

بطریق اندرون نفس: بطریق اولیٰ، نفس دو سلطان قیدوں کو لئے ہوئے جو اس کے قدر میں مجبور تھے اسلامی لشکر کا ہر طرف روانہ ہوا۔ والی ہر دم کائنات کی خبر تک نفی اور اس نے ایک دستوں اندرون نفس کی ترغیب کی کہ بیچ سلطان قیدوں نے

ایک دست فوج کو جو احمدیہ دھرم کا گروہ بنی گئے تھے آپ تھا ملا کر کے قتل کر ڈالا اور جو کچھ مال و اسباب اندر آتے وہ چھپ گئے۔ جب تباہی ہوئی۔ رو میوں کو اس سے سخت اشتعال پیدا ہوا اور وہ ایک عظیم اسٹائن فوج تیار کر کے بطریق اندر دھرم سے لڑنے کو آئے مگر اس کا سامنے نے بھی بغیر قتل اندر دھرم سے اور مسلمان قیدیوں کے بچانے کو دیکھیں پر حملہ کر دیا۔ اور قتل و غارت کرتے ہوئے تو قیدیوں تک پہنچے اور اس کو قتل کر ڈالا۔ اور اس کے بعد بھی چلے گئے۔ مگر اس کا سامنے سے چند دہشت گرد بھی قتل ہوئے اور مسلمان قیدیوں کے بچانے کو قتل کی طرف چلے۔ بطریق احمدیہ دھرم سے اہل دہریاں کے قتل سے نفی آیا اور ان کے سرکار دار ملک کو قتل ہونے کو روک دیا گیا۔

عیالی اس سے بے خبر نہ ہو کر آئے ہیں کہ پہلے ناکامی کو دے کی حکومت عطا ہوئی۔ بعد ازاں اسامیل بن احمد مابانی کوئی تھی اور جیسے ناشر کی سرکاری گورنری پر احمدیہ انتظام بنی بطور مقرر کیا گیا اور ایہ وقت پر احمد بن نصر کو طرہ سے کی حکومت عطا ہوئی۔ ۱۹۰۶ء میں احمدیہ بن حجاز کو معزول کیا گیا اور ۱۹۰۷ء میں وزیر السلطنت ابو القاسم بن عبد اللہ نے وفات پائی اور محمد اسحاق اور احمد مابانی بن حسن نے یہ دھرم بھلا کر اس کو طرہ سے محمد بن حسن کے قتل سے نکال دیا اور عبد اللہ بن حسن نے قتل ہو کر سلطنت اور انتظام عطا کر کے۔ اسی سال میں ابو القاسم محمد بن حجاز کو معزول کی گورنری عطا ہوئی اسی سال میں قرامطہ کا بغیر بن و صندھ میں چٹا اور اس نے ابو القاسم کو طرہ سے احمدیہ بن حسن کے آخری شہرہ سال قتل کر لیا۔ اسی سال میں ابو القاسم نے قرامطہ بن حسن نے احمدیہ بن حجاز کو حکومت یمن کی سند عطا کر کے۔ قرامطہ بن احمدیہ نے یمن میں چٹ کر قیام کیا۔

وفات خلیفہ ملکی احمد بن محمد بن علی بن علیہ السلام باغ نے وہ جمادی الاول ۳۹۵ھ میں مدینہ سے چھ برس حکومت کرنے بعد مدینہ سے سفر آخرت اختیار کیا اور محمد بن طاہر کے مکان میں مدفون ہوا۔ وہ قرامطہ سے پہلے مرہم خلیفہ نہ تھا۔ چھ بعد احمدیہ کو احمدیہ بن محمد عطا ہوا۔

باب : ۲۲

جعفر بن معقذ المقنن بالله

222 + 225

مقتدر کی جہان غلٹ ازیر السنت میں میں نے اپنے صحابیوں سے غور و طلب کیا کہ نہ لانا خلافت میں سے کوئی شخص صند خلافت کا حق ہے۔ محمدی راوی میں چراغ نے عبداللہ بن عمر کو منتخب کیا اور اسی کی شکل و رسم کی بہت ہی قریبی۔ ابوالحسن میں محمد بن فرات بہت زیادہ اور داخلہ کے بعد ہوا ازیر السنت! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے شخص کو فیض ملایئے جسے حالات سے وہ چاہے گناہ نہوں اور نہ تحمل کو صبر و صحت پر محض پہنچے کہ ان فریوں کو منتخب ہوگی وصل میں دفعت چارہ ہو نہ لے لی شخص نے یہ تمہ پر بہت خلافت کچھ کرے میں آ کے نیرا وہ حکومت درام پر ہم دے۔ اگر اہل روایت اور راویان سلطنت کے غالی و اسباب کی تاک میں رہے ہوتے ایسے شخص کو ناجید و نہایت بدیر اسلام کی توین برآمد ہوتا ہوں سے بھڑکا وہ کہ کاروبار کا طالب نہ ہوا نہ میرے شخص کو تمام حکومت سپرد کیے جولوگوں کے حالات سے آگاہ و رنجے احوال کا ذریعہ نہ کہ دیکھو تو حاکم اپنا پیشوا درام و داروہ بنائے۔ میرے نزدیک خاندان خلافت میں بضر میں مصلحت سے زیادہ تو فی شخص نہیں ہے۔ یہ شخص سے خلافت پر حتمی ہونے کی گاہیت بھی رکھتا ہے۔ وزیر سلطنت نے کہا تمہیں انتخاب کرتے ہوئے شرم نہ کی تو اگر ابھی میرے کہ ابھی فرات نے جواب دیا: "اے ابھی یہ سچ ہے لیکن ایسے شخص کو غلطی نے کی کہ اگر ضرورت نہیں ہے تو اللہ مصلحت سے بے رغبتی نہ ہوا اگرچہ یہ وہ جواب دینا ہے۔

برصغور خلافت : وزیر اسطانت نے علی بن موسیٰ کی طرف مشورہ کی کہ غرض سے نونا نیا علی بن موسیٰ نے تمہی کو نہ صرف اپنا
صرف اس قدر کہ کہ خواہش ہو لیا کہ اپنے غم کو غلط جانے جو اللہ سے آتا ہو اور امام خلافت سنبھالنے کی صلاحیت اور
کاپیت رکھتا ہو۔ وزیر اسطانت کا دل بہتر کہنے لگے کہ ہر طرف دیکھ ہو لیا جیسا کہ میں فراموش نے مانے ہوئی تھی اور اس نے
بھائی غلطی کی تھی اور میں کو اپنے دل بعد بتایا تھا۔ غرض وزیر اسطانت نے صرف علی کو نہ غم کئے لائے کہ وہ ان
یہ بہتر۔ یہ وہی ہے جو کہ سماج و ملی کی طرف سے دار الخلافہ روانہ ہوا۔ یہ وقت وہی وزیر اسطانت کی سرکار

طرف ہار تھا وہ دفعہ حمل کر کے ماراؤں... یہ واقعہ ۲۹۹ھ کا ہے۔

عبد اللہ بن مسعود کی بیعت: اگلے دن صبح ہوئے ہی خلیفہ مقتدر کی محزونی کا اعلان کر کے عبداللہ بن مسعود کی خلافت کی بیعت کر لی گئی اس وقت خلیفہ مقتدر علیہ میں بوجہ کان کھیل رہا تھا۔ ورنہ برائسلطنت کے قتل ہوئے اور عبداللہ بن مسعود کی بیعت خلافت لینے کے حالات میں گر لگ کر امیں چلا گیا اور دو واڑے بند کرادیے۔ اس کے بعد ہی حسین بن محمد ان خلیفہ مقتدر کو قتل کرنے کی غرض سے علیہ میں آ کر رہے۔ ہا کر ایسی کئی وارداتوں پر پہنچی کہ عبداللہ بن خلیفہ مقتدر کو بلوایا۔ یہ سنا وہ بے شک حیران دولت اور اذیتیں طغلت نے حاضر ہو کر بیعت کی۔ مگر ابو الحسن بن خراٹ اور خلیفہ مقتدر کے خاص خاص مصاحبین حاضر رہا نہ ہوئے۔

محمد ولی کی تقسیم: عبداللہ بن علیہ مقتدر نے بیعت خلافت لینے کے بعد اہل رضائی باللہ کے لقب سے فتح و کھلب کیا اور محمد بن ابیہ بن جراح کو ہمدانہ و ذوات عتہ سے فرمایا۔ علی بن موسیٰ کو تلک وادی میں پرو کر دیا اور خلیفہ مقتدر کو لکھ بھیجا کہ تمہاری فریت اسی میں ہے کہ تم وادار اللہ چھوڑ کر باہر آ جاؤ و خلافت کی دعویٰ دل۔ ت کا پالو۔ غریب مقتدر نے لکھ "مجھے بسر و چشم اس عظم کی قسم منکرو ہے۔ مگر شام تک یہ مہلت طحا کی جائے رات کے وقت موسیٰ نے تمام سانس خانوں غریب المال اور کل خدام حاشیہ نے ضیق ہو کر یہ رائے قائم کی کہ چونکہ ہم لوگ ایک عام مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس سے خلاصی اگر ہو سکتی ہے تو اس ذریعہ سے ہو سکتی ہے کہ ہم لوگ کوئی فتنہ برپا کریں۔

حسین بن محمد ان کی پیدائی: صبح کو حسین بن محمد ان وادار اللہ خانہ کے دروازہ پر گیا۔ خلیفہ مقتدر کے خدام اور غلاموں نے فیصلوں پر سے حسین بن محمد ان پر تیرہ دی کا پندرہ سا شروع کیا۔ جگہ کارزار گرم ہو گیا۔ تمام دلیا جے سے زور و شور سے لڑائی ہوتی رہی۔ غروب آفتاب کے غریب حسین نے اپنے عزیز بیوں کو ابھی کا تھرا دیا۔ جو فی رات کی تار کی جگہ بھی سنا اپنے افس و حوال کے خوش کی طرف روانہ ہو گیا۔ خلیفہ مقتدر کے واداروں نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر عبداللہ بن مسعود پر سلا کی پادری کر دی کشتیوں پر سوار ہو کر عبداللہ بن مسعود کے مکان کی طرف بڑھے جو جلد کے کڑا پر تھا عبداللہ بن مسعود کے سرائی ان لوگوں کو دیکھ کر چونکہ اپنے خوف واداروں کو ابھی کے کہ بلا ہدال و قاتل قتل اس کے کہ وہ کشتیاں کنڑے پر آئیں اور لوگ آخر میں بھاگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حسین بن محمد ان کے سر پر اٹھاتھوپ دیا کہ اس نے خلیفہ مقتدر سے سازش کر رہی ہے۔

ابن مسعود کی روپوشی: عبداللہ بن مسعود اور اس کا وزیر محمد بن ابیہ بن جراح مکان سے نکلے اور ان میں قتل کا سوا کی بنا پر کہ جس فتنہ کیوں نے بیعت کر لی ہے ضرور ساتھ دیں گے اور غلبہ سرائی آئیں گے جس سے خلیفہ مقتدر کی وفات ہم کو ملے گی۔ حوالہ کر رہا کہ رات صحران کا لیا۔ حمزہ کی مسافت طے کر کے وہاں میدان میں پہنچے تو تھا تھے۔ مجبور شہر میں داخلے آئے اور لوگوں کے مکانات میں روپوش ہو گئے۔ محمد بن ابیہ و وزیر ابیہ ان مکان میں جو چھپا اور عبداللہ بن مسعود نے سنا اپنے خدام کے عبداللہ بن محمد اس کے مکان میں چنالی۔ بد مویشیوں و زاریوں وادارہ وادارہ کوئی کئی آئے لوٹ مار اور قتل کا بازار گرم کر دیا۔ اس عرصہ میں واداروں میں بھی عبداللہ بن مسعود کی بیعت کی تھی۔ افس شہر کا یہ رنگ دیکھ کر لوگوں کو ہوا کا دینے کی غرض

میں خلیفہ مقتدر کا بدلہ بیٹا چاہتا ہوں اور انہوں نے اپنی کرنے عوام الناس کی طرف جھکا۔ عوام الناس کچھ مجھے سے متادی گمراہی کہ میں خلیفہ مقتدر کا بدلہ بیٹا چاہتا ہوں اور انہوں نے اپنی کرنے عوام الناس کی طرف جھکا۔ عوام الناس کچھ مجھے اور کھراہیں پیام سے نکال کر بھڑکے۔ اہل غزوہ پہ جھاک کر ایک مکان میں چھپ گیا۔ خلیفہ مقتدر نے اسی وقت نذاری کو پولیس کی اسری حمایت فرمائی اور اسی خوفان کے فرو کرنے کا حکم دیا۔ پھر کچھ قادیان ختم غلامت شہر میں قتل کئے۔ انہوں کی گرفتاری ہوئے گی۔ وصیف بن مصراعین کو قتل ہو کر آ پادار مار ڈالا گیا۔ قاضی ابو عمرو علی بن عیسیٰ اور قاضی محمد بن کلف بھی گرفتار ہو کر آئے عمرو پاکر اپنے بچے بعد ازاں قاضی ابو شوشی احمد بن علقمہ پابند خیر حاضر کیا گیا حاضرین میں سے کسی نے خلیفہ مقتدر کی بیعت کرنے کو کہا جواب دیا: "وہ ابھی لڑکا ہے میں اس کی بیعت نہ کروں گا۔" خلیفہ مقتدر نے اشارہ کر دیا۔ اس کا سر اڑا دیا گیا اس نے بعد ازاں عیسیٰ بن فرات کو بلایا مہربان عبد اللہ بن مسعود کے خوف سے روپوش ہو گیا تھا۔ محمودی کی دیر سے بعد ہوا۔ خلیفہ مقتدر نے خلافت پر شوشی کی بیعت کی اور قلعہ ان و زلوت پر درگاہ۔

ابن عسکر کا انتقام: ابن عساکر کے نام حسن بن علی نے صانی قرنی (یہ خلیفہ مقتدر کا نام تھا) سے جا کر خبر گیری کر لی کہ ابن عسکر آیت اللہ کے ساتھ میرے آقا کے مکان میں چھپا ہوا ہے۔ صانی قرنی نے خلیفہ مقتدر کو اس کی اطلاع کر دی۔ خلیفہ مقتدر نے حکم دے دیا اور ابن عساکر کے مکان کا فوراً محاصرہ کر لیا گیا۔ دروازے کھلے گئے لیکن عسکر کا دروازہ حرم خیمہ تمام شب کھل گیا۔ ہر صبح کے وقت اس کے دروازے پر کھڑے کھڑے کئے دروازہ اس کی طرف اس کے اکلے و حوالہ کر دے دیا گیا اور ابن عساکر اس کا فوراً کر کے مار بیٹھے۔

باجیوں کو بھڑکانا: محمد بن داود (عبد اللہ بن حسن کا دوسرا بھائی) روپوش تھا۔ پتہ لگائے کہ گرفتار کر لیا گیا اور وہ باہر خلافت میں شیعہ کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ محمد بن عیسیٰ بن علی اس کا سبب بھلا دیا گیا مگر وہ پر السلطنت ابن قرات سے لکھ جائے کہ باجیوں نے طلبہ کر کے براہ عمرو خند چڑھ دیے وہیں قیام پزیر رہا۔ قاضی ابو عمرو علی نے ایک لاکھ دیار جرمانہ کیا گیا۔ حسین بن محمد ان کی گرفتاری کے لئے آجیل بیکھر مصلحتی طرف روڑہ جو ان کا میاں نہ ہوئے وزیر السلطنت ابن فرات کی سفارش سے ابن عمرو پر افسر پولیس اور امیرانہم بنی کثیف و غیر متانت جان بچی اور قتلہ افساد ہو گیا۔ عوام دولت اور بیواؤں خلائق مقتدر انعام اور سب سے لے کر باہر خلافت میں حاضر ہوئے اور وزیر السلطنت نے سبھیوں کو لایوں سب سالانہ لشکر اور ہوا۔ دولت کو دینی قدر و مراتب انعامات اور سب سے۔ ریت احوال میں جو کچھ تھا اس کا حصہ غیر تقسیم کر دیا۔

حسین بن محمد ان کی اطاعت: ابن عساکر کے فرو ہونے پر خلیفہ مقتدر نے قلم بن سیماکوہ مالداران بنکرانی ایک جماعت کے ساتھ حسین بن محمد ان کی گرفتاری و تعاقب پر حسین فرمایا۔ قاسم بن سیماکوہ قریب اور وہ تک حسین کی تلاشی میں یہ مناجا گیا مگر کامیاب نہ رہا۔ جب خلیفہ مقتدر نے اوجھیا میں محمد ان کے پیچھے حسین بن محمد ان کا بھائی اور خلیفہ مقتدر کی طرف سے امیر موصول تھا) کے نام لکھا گیا تھا۔ کافور وادہ کینا۔ بن نجیہ ابو کعبہ قاسم بن سیماکوہ مالداران لشکر کے ساتھ حسین کی تلاشی میں ہوا۔ انہوں نے شریعت کے قریب حسین سے ملاقات ہو گئی ایک امر سے سے خصام ہوا۔ حسین شکست کھا کر بھاگا اور اپنے بھائی ابراہیم کی محفلت و ملاقات میں ایمان کی درخواست دے کر آیا۔ حسین نے وہ درخواست خلافت میں حاضر ہو کر خلافت سب کی دست بوسی کی خلافت چاہنے نے صنعت مرحمت فرمائی اور عباس بن عمر فتویٰ کو مروتی کر کے قلم قاتلانہ کی مندرجہ سے دی۔ حسین نے درخواست پر کفر کا استلزام اس اثنا میں قاتل (اسلمی سامانی مالدار) اشتر کا

ملفوظات امیر المومنین علیؑ

[illegible]

ملفوظات مولانا غلام احمد دہلوی

١٠٠٠

میں نے اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا: "میں نے یہ سب سنا ہے۔"

زفر عسرفه في ... شريفه جبهه السجاني

جہاں آباد - ننکانہ

مستطاب و مستطاب کے شوق و غلبہ ہاں ہے، انھیں خواہ کر

۱۹۷۲ء میں باپا اسی طرح "میں نے" کی کتاب لکھی۔ اس کی خبر فیروز خان نے سنی تو اس نے اس کی تحقیر کی۔

وہاں پہنچ کر اس نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نیا مکان خریدا ہے۔

[illegible]

نہا رہی تھی کہ وہ اس کی کاپی اس کو بھیج دے۔ کتاب میں شیخ نے فرمایا: میں نے اسے نہیں

[illegible]

[illegible][illegible]

شیعی و اہل علی علیہ السلام نے وہی جہاد لڑی ہے جس کا جوہر اللہ تعالیٰ نے خود تعین کیا۔ ان لوگوں کے ہواغور اور ہم خیال سر
ازدین عرب میں یمن سے ہجاز و بحرین تک اور تمام حکم فرماں اور وفادار مملکتوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ محمد الحکیم سر
الہدیکم نے ترقیب، روحیہ میں بڑے کرتے خود راہنمائی، توفیق میں یمنیوں کے ہونے جانتے تھے۔

[illegible]

(P. 4)

ذیل وغیرہ لکھ ہوا تھا۔ جس خوشخبری نے پاسپوسٹ اور میرٹھ کو عید اللہ کی خبر میں جاہ و بے طرف لے لیا اور خوشخبری کے سنی صاحب نے عید اللہ کو اس سے مطلع کر دیا۔ عید اللہ اپنے وقت اور خدام کے ساتھ نکلی جاکر امر اٹاک کی پکڑ خوشخبری سے ملاقات ہو گئی۔ صورت دھل اور رفتار دیکھ کر خوشخبری تازگیات کہتے ہوئے عید اللہ سے فوراً گرفتار کر لیا ہے اسے جس درجہ پر ہو گئی۔ دستار و نون پہنا کر خوشخبری سے عید اللہ نے روز و کتا دیکھا۔ بعد ازاں انھوں نے انھوں میں خوشخبری نے عید اللہ سے ہیئت حال دریافت کرنے کی کوشش کی مگر صاحب تہ نہ ہو۔

عہد اللہ کی رہائی و خیر و عید اللہ نے اپنے فکر سے پہلے کر تو شرعی کے ساتھ ساتھ ہی ہم اور یہ خطا ہونے کا نہیں سمجھا۔ بنو ذر شرعی نے عہد اللہ کو رہنمائی کا کس کا پتہ اور احکام اپنے بھائی کے ساتھ لے کر آیا تو شرعی نے دریافت کیا "یہ کون ہے؟" "یہ عہد اللہ کا لڑکا ہے" تو شرعی نے اس سے یہ خیال نہ قائم کیا کہ اگر یہ شخص دعوے اور عقائد کا جو اس کا پٹا قیام رکھ کر لے کر گیا ہے تو اس کے ساتھ میں نہ چلا آتا۔ عہد اللہ کو رہنمائی کا پتہ عہد اللہ سے ہی ملے گا۔ اس کے بعد کوفہ شروع کر دیا اور نہایت تیزی سے مسافت طے کرنے لگا تاہم اس میں مقیم ہوا تو وہ یہ چہرہ دال سے مسافت پر گیا تو اس کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ اس میں وہ اپنے آپ کو کافر، طاغوت کی تصویر اور نور اللہ کی تصویر میں سمجھتا تھا۔ اس کے بعد وہ کوفہ صحت مند ہوا۔ جان کر جاتا ہے کہ عہد اللہ کے بیٹے ابو القاسم نے جب مصر پر ان کی قیادت کی تو وہ اس مقام سے نوے سال کی عمر کی تھی۔

ابو العباس شیعی کی گرفتاری عید الفطر کے روزہ کو منع کیے۔ ۱۰۰ اور لا کے کے غلامیں پہنچاتے تھے۔ پھر صاحب دوا کے مراد تھے وہ اس سے عید ۱۰۰ کے عید الفطر نے بھی مقام سے ابو العباس برادر ابو عبد اللہ کو کھانسی طرف روانہ کیا۔ لیکن پہنچا۔ زیادہ اللہ کو ان واقعات کی خبر ابو العباس سے پہلے سے پہنچ چکی تھی۔ اس نے سرانجام ساقی کر کے ابو العباس کو گرفتار کر لیا اور جیل اللہ کے حالات اور وقت کے ابو العباس نے انکار کیا۔ زیادہ اللہ نے جیل کے جنس میں اس کو ابوالطلحہ ابوالعباس کو عید الفطر گرفتار کر کے کو کھانسی بھی دور سے عید الفطر پہنچائی اور اس نے مراد کو نیز زیادہ کو قسطنطنیہ لے کر آتے ہوئے اور کھانسی کو ابو العباس برادر ابو عبد اللہ شیعی قبرستان میں گرفتار کر لیا ہے۔ قسطنطنیہ سے ملکر سرکاؤں کا۔

عبد اللہ کی دوبارہ گرفتاری سلطان حسن امنی مدراء کے کردہ اسے تھے ان لوگوں نے عبد اللہ کی بیوی و بچت کی۔ عزت و توقیر سے ٹھہرایا۔ اس اثنا میں زیادہ اللہ کا عطا ہو چکا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غلیظ مصلحتی کارہات تھا لہذا یہ اتفاق بھی محض مادی بہدہ بنت ہے اس کی مصلحت سے قطعاً کفار سے آ رہے ہیں فوراً گرفتار کر کے قتل میں ڈال دو۔ اہل سلطنت نے جو جواب اس حکم پر عبد اللہ کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

ابو عبد اللہ شمس کی خصوصیات: ابو عبد اللہ شمس کے حالات اور زندگی ان بار افریقہ کے دیکھے جانے کے واقعات سے آپ کو واقفیت حاصل ہو چکی ہے۔ زیادہ اہم اہل افریقہ نے پہلے تو کچھ خیال نہ کیا لیکن ابو عبد اللہ کی جمعیت پر مبنی ہوئے اور بار افریقہ کو اپنے ہندو تصوف سے متعلق ہوئے دیکھے تو غریب غفلت سے بیزار ہو اور باروں طرف سے لشکر فرجام کر کے اپنے ایک حجازی قبیلہ رشتہ دار ابو جہش کو امیر لشکر مقرر کر کے اس کی طرف روانہ کیا۔ اس لشکر کی تعداد چالیس چوبیس

ملکہ اور بڑے بڑے قیدیوں کو اس پر سے قتل ہو کر غیر ملکی پڑھائی کر لی اور ان کی جگہ کے حکمرانوں کے بعد
ملکہ اور بڑے بڑے قیدیوں کو اس پر سے قتل ہو کر غیر ملکی پڑھائی کر لی اور ان کی جگہ کے حکمرانوں کے بعد
ملکہ اور بڑے بڑے قیدیوں کو اس پر سے قتل ہو کر غیر ملکی پڑھائی کر لی اور ان کی جگہ کے حکمرانوں کے بعد

[illegible][illegible]

۱۔ یہ کہ وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، مگر ان کے دل میں کفر ہے، ان کو کافر کہنا چاہیے۔
 ۲۔ یہ کہ وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، مگر ان کے دل میں کفر ہے، ان کو کافر کہنا چاہیے۔

طرف سے امان کی درخواستیں آنے لگیں۔ بہت سے قبیلوں نے حاضر ہو کر گردن اطاعت جھکا دی۔ ابو عبد اللہ نے صبح کو امان دی اور چند لوگوں کو ان علاقوں کی حفاظت اور انتظام پر مقرر کر کے خود ایک دستہ فوج کے ساتھ مسلمانوں کی طرف روانہ ہوا پھر مسلمانوں سے جسہ اور فائدہ کی طرف کوچ کیا۔ بعد ازاں قنبر (سرزمین قنودہ) کا رخ کیا۔ پھر قنبر سے رقادہ کی طرف بڑھا۔ ان مقامات میں زوالی نہیں ہوئی اور یہ فتح ہو گئے۔

قسطیلہ کا محاصرہ۔ ان واقعات کی اطلاع ابوبکر بن ابی اخطب تک پہنچی۔ ۱۰۵ھ کے وقت انہوں نے قنبر میں تھا اور واپسی فرماتے تھے۔ فوج کا انسداد تھا۔ یہ خیال کر کے رقادہ میں زیادۃ اللہ الیٰہ فرمایا۔ ہے اور اس کے پاس کوئی بولشتر نہیں ہے اس نے ارمیہ سے رقادہ کی جانب کوچ کیا۔ ابو عبد اللہ نے رقادہ سے قسطیلہ پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ علی قسطیلہ نے فغان حاصل کر کے شہر ہار کے محلہ کر دیا۔ ابو عبد اللہ نے قسطیلہ پر قبضہ حاصل کر کے باغیہ کی جانب محاصرت کی۔ ابو بکر بن ابی اخطب نے میدان خالی کر دیا کہ باغیہ پر پہنچ کر ابو عبد اللہ کے لشکر کا محاصرہ کر لیا۔ ابو عبد اللہ نے یہ خبر پا کر باغیہ کی حمایت کے ساتھ پھر باغیہ کی جانب کوچ کیا اور امیر مقدمہ انہیں کو یہ ہدایت کر دی کہ اگر ابوبکر بن ابی اخطب نے باغیہ کا پناہ دیا تو اسے آگے نہ بڑھنا۔ انہوں نے یہ تقریر سن کر باغیہ کا ہر ایمان و اس سے علی دیا۔

معرکہ اور ہنس۔ اس کے بعد ۱۰۶ھ میں ابو عبد اللہ نے ایک لاکھ کی جمیعت کے ساتھ ابوبکر بن ابی اخطب کی فوج سے فوج کو پیچھے سے نظر انداز کر کے حملہ کرنے کا حکم دیا اور اس کے باوجود ایک میدان میں زوالی ہوئی۔ اگرچہ ابوبکر بن ابی اخطب نے نہایت مردانگی سے کام لیا مگر ہار ہوئی کی بہت جلدی اور بڑی سی شکست اٹھا کر بھاگا۔ ابو عبد اللہ نے کمال جتنی اور بے رحمی سے ابوبکر کے لشکر کو پھال کیا۔ مال و اسباب جو کچھ پایا تو لے لیا اور اس میں شمس کے اہل نہ ہنس کے شہانہ و جنگ عام کا باز اور گرم کر دیا۔ بعد ازاں قنودہ میں پہنچ کر قیام کر دیا۔

بنی اخطب کا زوال۔ ان واقعات کی اطلاع زیادۃ اللہ واپسی فرماتے ہوئے قنودہ میں ہوا جس وقت وہ صبح بھاگ گیا۔ فوج شہر رقادہ پہنچے جہاں اور مددگاروں کو بھانٹتے ہوئے دیکھ کر قنودہ میں اور دوسری طرف چلے گئے۔ عوام انہاس نے بنی اخطب کے ہمسرانوں کو کوٹ لیا۔ ابوبکر بن ابی اخطب نے قنودہ میں قیام کیا۔ وہ شہر اور امر اور ملک کو جمع کر کے ابو عبد اللہ کی حفاظت پر آمادہ کی کوشش کی۔ مال و اسباب کی مدد چاہی اور ضرورت اطاعت و اذان کے جان و مال کی حفاظت و حمایت کا وعدہ کیا۔ ان لوگوں نے معذرت کی کہ ہم لوگ تجھ پر چڑھا اور عوام انہاس ہیں۔ ہم لوگوں کے پاس اس قدر مال و اسباب کہاں ہے کہ آپ کی حمایت کر سکیں اور نہ ہم لوگ جنگ و جدال سے واقف ہیں۔ ابوبکر بن ابی اخطب نے یہ سن کر خاصوں کو گیا یہ لوگ و مال و اسباب سے اٹھ کر باہر گئے اور عوام انہاس کو اس منظر سے مطلع کر دیا۔ عوام انہاس یہ سننے لگا کہ انہاس بہت پر ہمت ہے۔ چاہے ابوبکر بن ابی اخطب کو فانی کر دیا۔

ابو عبد اللہ شیبی کا قریب ہونے پر قبضہ۔ ابو عبد اللہ شیبی کو جس وقت وہ سپہ میں قنودہ زیادۃ اللہ کے بھاگ جانے کی خبر لگا اس وقت رقادہ کی جانب کوچ کر دیا۔ انہاس عوام میں عربی بنی یوسف اور قنبر بن ابی خزیمہ نے حاضر ہو کر شرفِ ملاقات حاصل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اور جب ۱۰۷ھ میں رقادہ آئے وہاں اس نے امان کی عطا دی کر دی۔ ابو عبد اللہ کی آمد کی خبر پا کر

[illegible]

عقبتی مذہب کی جبریتہ اشاعت، مہدی نے جبراً استبداد کا علم دی اور پر جب اس کے مذہب کی شاعت سے اس کو
 شک ہو گیا اور کائنات کے اگلے کاظم کے بارے میں اس نے دل و وسباب اور غور و فکر میں تقیم کر لیا۔ اس کو بڑی ہلاکت گھیریں
 گئیں اور مال و زر سے ناخالص کر دیا۔ پھر، جان مرتب کر دی۔ شکر مان و خراج کا کام کیا اور انتظام کی غرض سے شمال کو بلاد
 افریقیہ کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ جزیرہ سقطیہ پر مبین امن الی خرم ماہور اور سوسین کی جتنی خوبیاں تھیں، سبچے اور پٹے
 جانی میں کو دے دی۔ بلایا اور اسحاق میں مہاس کو دے دیا۔ تھن و دیا تھن کے رے دونوں تیار کر کے شہن سے ۱۹۸ھ میں دیا گیا۔ کوسلہ قلعہ کی
 جانب ۸۸۰ھ تک پہنچا۔ قلعہ کی عمارت ترک کر کے اسے حد مال و وسباب لے کے واپس آیا۔ ۹۹۰ھ میں اہل سقطیہ نے عہدت کر دی اور
 جس کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ اسی کے بعد مہدی کی سلطنت کو خراب آیا۔ بہت ایک نامہ مندر ہے کہ مہدی کو روانہ کر دیا جس میں
 اس کی برائی اور بیخوشی کی شکایت ہے اور اس سے مرعوبی اور بے وفائی کی مذمت تھی۔ مہدی نے اہل سقطیہ کی عہدت قبول کر
 لی اور اہل مذہب عربی کو سقطیہ پر ہوا دور کی براہ خیر مذمت کو دیکھ کر اور سقطیہ پر

ابن سیرت اور سبکی جبراً و بظان کرتے ہیں کہ یہ سبکی بنی ہی بن لیٹ اور سبکی (پہنچو بن لیٹ کا غلام تھا) نے طاهر بن محمد - قہرہ سے فارسی سکھائی دیا تھا۔ یہ کہہ سہجہ سبکی نے ایک کوٹھانی کو اپنی شکست کا حکم چاڑھا، طاهر بن محمد بن عمرو بن لیٹ کو اس کی خبر ہوئی اور نظر محراب کے دروازہ پر سبکی اور عابد بن سبکی کی چھوٹی - اطفال کے کہہ عابد شکست کھاتے - سبکی نے اس کو بھیج دیا کہ عابدی مقرب سے کہو کہ آیا اور زید حراست شیر کو کھینچ میں نہ مفریہ تھی، باوجود شکست میں بھیج آیا۔ چونکہ سبکی بظان و اجازت خلافت مآب فارسی پر کاغذی مصحف لیا تھا اس وجہ سے عبدالرحمن بن جعفر نے حاضر و دہرہ کر دانے نرائج کا قراؤ کر لیا۔ چنانچہ ۱۹۶ھ کے

ابن سیث کی گرفتاری اس کے بعد عراق میں ایٹ بم جان لیوے نے آسمان سے نکل کر روقت بھیجی کی اور کھلم کھلا دین
میں اس کو قتل کر دیا۔ یہ واقعہ کریمینا، سکر کی جنگ کے بعد چھ ماہ بعد روقت اس کی خبر دو بار روقت تک جنگی خطبہ
مقرر نے عربوں کو اعلیٰ لشکر جو اسے ساتھ لے کر کی جنگ پر اور جان روقت کی رفاق اس کے سکر کی ورمو غلام کے کتب
میں کی خبر ایٹ بم بھیجی۔ اس کے بعد ہی پھر گئی کہ حسین بن حوا نے مومنی کی ملک کی غرض سے تم سے بیٹا کی جائیداد
کوٹ لیا ہے۔ اور اعلیٰ لشکر کو وہ حصوں پر تقسیم کر کے ایک حصہ دوسرے کی اپنے بھائی کے شہر بڑی روقت کو بھیج دیا اور
دوسرے حصے کے ساتھ فوج سے حرمت کرنے کے خیال سے فوج کو بار وادستہ خبر معروف اور شواہد اور تھا بھولی گیا ہے
مبار خدای اور قصداں کثیر اور مومنی کے لشکر کے قریب پہنچے۔ وادستہ فوج تھا۔ خیال کر کے یہ وہی لشکر ہے جو میں نے قریب
کی حالت کو اپنے بھائی کی، قتل کر دیا تھا۔ قریب وادستہ کیا ہے۔ قریب وادستہ سے بھگیر کر اعلیٰ لشکر میں نے بھگیر کر آوازمیں روقت وادستہ خبر

۱۰ جناب صاحب

اطروش کا ظہور یہاں عرض کر رہی ہیں کہ لادھی نے قیام س کا حسن قحطی میں جسٹس بن علی بن عربی بن علی زین العابدین بن حسین بن علی ابی طالب کا بیٹا تھا۔ عربین نے قتل کرنے کے بعد دہلیم چلا گیا اور انہی لوگوں میں حیرت میں تھکا۔ ہا۔ وہاں اسلام کی دعوت اور تعلیم دیا اور انھیں عزت لینے پر کھاتے کرتا تھا کہ چاہا کہ ان کا باپ شاہ امین احسان اس کی مدد کے ساتھ تھا کہ ایک گروہ کثیر عربوں کی ہدایت سے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اطروش نے ان لوگوں کے لئے مسجد بنوائی اور ان کو جمع و عرب کر کے ان پر سرحدی بلاد اسلام پر حملہ آور ہوا جو ان کی سرحد سے ملے تھے۔ شاہ قودین اور سالوس وغیرہ۔ ان لوگوں نے اطروش کی ہدایت قبول کر لی۔ اطروش نے سالوس کی شہر پناہ کو بندہ ام کر دیا۔ بعد ازاں دہلیم کو طبرستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ چونکہ اس وقت طبرستان احمد بن اسماعیل بن احمد بن سامان کا مطیع تھا اور احمد بن اسماعیل نے محمد بن ہارون کو بیہ سرحدی و جہات معزول کر کے ابو العباس عبد اللہ بن محمد بن نوخ کو طبرستان کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ اس نے اہل طبرستان کے ساتھ نہایت اچھے برائے کیے۔ عدل و احسان سے اپنے گروہ و اور ان طریقوں کو جو طبرستان میں تھے پناہ منوں اور ان کو لیا تھا۔ انہیں دجوہات سے دہلیم کو طبرستان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اس نے اطروش سے ساق لقموں میں انکار کر دیا۔

اطروش کا طبرستان پر قبضہ کچھ عرصہ بعد احمد بن اسماعیل نے ابو العباس کو معزول کر کے سامانی ایک شخص کو مامور کیا۔ یہ نہایت کج خلق اور ظالم تھا۔ اس نے یہاں اطروش سے کام نہ لیا۔ اہل دہلیم نے جو طبرستان میں تھے ہمدرد کر دی۔ سلام اور اہل دہلیم سے لڑائیاں ہوئیں قتل و غارت گری کا دائرہ پھیل گیا۔ سلام نے مجبور ہو کر حکومت طبرستان سے استعفاء دے دیا۔ احمد بن اسماعیل نے اہل نوخ کو طبرستان پر سرحدی و جہات معزول کر دیا۔ قتل و غارت گری ہو گیا۔ یہ انتقامی دہلیم ہوئی تا کہ بعد چند نوخ سے ابو العباس مر گیا۔ بجائے اس کے محمد بن اسماعیل بن معصوم مقرر کیا گیا۔ اس نے سامان کی چالی اختیار کی اور اہل طبرستان دہلیم کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا۔ اطروش کو قتل کیا۔ دہلیم کو خیریت نہ ملی اور طبرستان پر حملہ کرنے کی بھی ترغیب دی۔ اہل دہلیم محمد کی کج خلقی سے تنگ آئے تیار ہو گئے۔ محمد نے یہ خبر پانے کے لشکر عرب کرنے سالوس۔ سے ایک منزل کے فاصلے پر پہنچے کے دریا کے کنارے دور چھوڑا کیا۔ اطروش نے پہلی ہی حملہ میں ہزیمت دے دی اور اس کے ہمراہیوں میں سے چار ہزار کو کھارہ کے گھاٹ اتار دیا۔ باقی لشکر نے ہاتھ سالوس میں پناہ لی۔ اطروش نے پہنچ کے ہار دیا۔ تا کہ محمد بن احمد نے اہل طبرستان کی۔ اطروش نے ان لوگوں کو ملانے کے لئے کر دہلی طرف وٹ آیا۔ بعد اس کے حسن بن قاسم ملوی نے یہاں اطروش کا دار قضاوت قائم کیا جس کے پاس آ گیا اور اس جیل سے کہ اس نے ان کو پناہ بخشی وہی سمجھ کر مار ڈالا۔ اس طرح پانی کے بعد اطروش نے صوبہ طبرستان پر قبضہ کر لیا اور اہل معصوم بھاگ کر دے چلا گیا۔ یہ احمد بن احمد کا ہے۔

اطروش کا قتل : اطروش نے وہاں چڑی شیعہ تھا اور جو لوگ مفید روز سے آدھک کے بننے والے اس کے ہاتھ پر ایمان لائے وہ بھی اس کے پیرو ہو گئے۔ اطروش نے سالوس پر قبضہ حاصل کر کے آدھکی طرف کوچ کیا۔ اہل معصوم نے اہل سامان کی پشت گری سے ایک فوج اطروش سے حراست کرنے کو روانہ کیا۔ اطروش نے اس کو ہزیمت دے کر آدھکی جانب مراجعت کر دی۔ بعد ازاں محمد بن محمد بن علی فراسان نے اطروش پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا۔

اہل لیب میں اس مقام پر نہ تو کتبہ ہے نہ قبر

مسیحیت پھیل رہا تھا مگر اس کے باوجود غلطیہ عقیدہ اکثر اس سے اور سلطنت میں مشہور کرتا اور مسیحی کے واسطے سے مطالبہ عمل درآمد کرنا تھا بعض راہبوں نے غلطیہ عقیدہ سے وہ بد امن فرائض کو دوزخ قرار کرنے کی غرض کرتے تھے روز و رات اس کی خبر دیر سلطنت علی بن موسیٰ بن ہشام کی تھی۔ اس نے یہ فیصلہ لیا کہ دوزخ سے مستثنیٰ ہونے کا قصد کیا مگر غلطیہ عقیدہ نے منکر نہ فرمایا۔ پھر عمر بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ کل میراے خلافت کی فتح مانہ دوزخ سلطنت کے پاس حرم کی کسی ضرورت سے آئی اتفاق سے اس وقت وزیر اس خلافت موجود تھا۔ کسی نے اس کو نہ جگایا۔ قیام نہ دیا۔ آئی ضرورت مندر اور اس کی اس سے وزیر اس خلافت کی شکایت کی۔ غلطیہ نے اس وقت وزیر اس خلافت کو گرفتار کر کے قتل کیا۔ اہل دیار یہ واقعہ سنا۔ کسی نے قتل کا سبب یہ کہ اس نے فرائض کو دوزخ مانہ تھا۔ اور یہ قرار پایا کہ ایک جزا پر پانچ سو چار دوزخ بیت المال میں داخل کیا جائے۔ علی بن موسیٰ کے ساتھ قاضی ابوبکر و ابوالحسن کے ساتھ جنس اور عساکر کو بھی گرفتار کیا۔ ابوطی بن مسلمہ جو اس زمانہ میں مدینہ میں تھا۔ سب سے کہ اس فرائض کو قتل کیا گیا تھا۔ تہذیبی وزارت کے بعد بھی بڑھ گیا۔ اس فرائض سے اسے طلب کر کے اپنے صحابہ میں داخل کر لیا۔

یوسف بن ابی الساج کی گورنری نام پر تحریر کر چکے ہیں کہ محمد بن ابی الساج کے انتقال کے بعد یوسف بن ابی الساج مدینہ میں سب سے زیادہ اہم اور آذربائیجان کا گورنر مقرر ہوا۔ علی امامت اور مال کے حصے اس کے سپرد ہوئے۔ چنانچہ وہ فرائض مقررہ پر اپنا دوا کرتا تھا جس وقت حاجاتی اور کی بنی ہوئی تے یہ دوزخ پر قدم رکھا یوسف نے فرائض کے پیچھے میں پہنچی شریعت کی کسی سزا کو نہ دیا اور نہ کسی سال مطلق روانہ نہ کرتا اس سے دوزخ و یوسف کی قوت بڑھ گئی اور جس امر کا وہ خیال تھا اس کو اس نے فراہم نہ کیا۔ اس امر میں یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ وزیر اس خلافت علی بن موسیٰ بن ہشام کی طرف سے بھی گرفتار کر کے میں میں داخل دینا۔ خود یہ ظاہر کر دیا کہ وزیر اس خلافت علی بن موسیٰ بن ہشام سے وہ بار خلافت سے مجھے حکومت سے کی غلط ہوئی ہے۔ ان دنوں اسے کی حکومت حمید بن مسلمہ کے قبضہ میں تھی۔ حمید بن مسلمہ کو امیر نصر بن محمد بن اسماعیل مامانی کے سپرد ملا۔ اس سے تھا۔ اس کی طرف سے وہ کی حکومت مامور تھا۔ مگر بعد وزارت علی بن موسیٰ میں حمید نے رہے کہ باقی تھا وہ براہ راست و براہ غفلت سے خراج ادا کرنے کی شرط پر سب حکومت رہے حاصل کرنا تھی۔ اس میں جس وقت نے حمید پر فوج بھیجی کہ وہ یہ خبر پانچ فراسان بھاگ گیا۔ یوسف نے بلا حصال و قتال رہے خود میں اور زبان پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر لیا۔

صوبہ بڑے کے واقعات: یوسف نے اس کی کامیابی کے بعد وزیر اس خلافت ابی فرائض کی خدمت میں فتح کا اطلاع دیا۔ وہ اس کی خبر پانچ فراسان بھاگ گیا۔ یوسف نے بلا حصال و قتال رہے خود میں اور زبان پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر لیا۔

تاریخ ہندوستان

دھرمیان و اشکال سے قید کر لیا اور بار خلافت میں اس ضمنوں کی عرض روانہ کی۔ کہ میں علم حبیب کا مبلغ اور خیر خواہ ہوں مجھے صوبہ قزو، پنجاب کی سند حکومت مرحمت فرمائی گی و لاکھ جیسے بڑا دربار سالانہ خراج ادا کر رہا ہوں گا۔ خلیفہ مختار نے یہ درخواست منظور فرمائی۔ اس واقعہ کے بعد احمد بن مسافر نے اپنے برادر زادہ علی بن عثمان کو کسی وقت کہ یہ قزوین میں حکم تھا حسب کے وقت حاکم کے بارگاہ اور نظام کے خلاف سے بھاگ کر اپنے شہر چلا گیا۔ چنانچہ اس کے دو بار خلافت سے عیسائی بکری کو کامہ کر لیا گیا اور حاکم مال کو اپنے جہاں اور اوج احمد بن علیہ رہا ہوا۔

احمد بن علی کا رہنے پر قبضہ احمد بن علی بن عسکری والی اصفہان و قم نے اس جہد بنی سے مطلع ہو کر سے پرچہ حاکمی کر دیا اور بڑو بیج اسی پر قبضہ حاصل کر لیا پندرہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ قتل کر دیا۔ احمد بن علی نے چھوڑے شہر واپس جاتا۔ احمد اسنے پاؤں کوٹ گیا، کچھ عرصہ بعد غفر فرام کر کے پھر سے پرتو فتح کن کردی اور وہیں تکو بھی تیار ہو کر مقابلہ کر دیا ہوا۔ احمد اور بار خلافت سے عرصہ سیرگ و صوف کی ایک کا حکم صادر ہوا۔ ان دونوں کے مقابلہ پر قبضہ سے پہلے احمد نے رہے پر قبضہ کر لیا۔ احمد بن علی ان افسران علی حاکم مال کو لڑا اور احمد و صوف اپنا سامنے لے کے غامضی ہو گئے۔ اسی کے بعد احمد نے شہر حاجب سے علاء الدین شہر واپس کی کہ اس پر قبضہ کر لیا۔ احمد بن علی نے صوفی اور احمد بن علی کی سند حکومت جس طرح ممکن ہو دلا دیا۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار چار سالانہ خراج ادا کرتا رہا ہوا۔ چنانچہ احمد نے کہہ میں کہ احمد کو صوبہ زمرہ کی سند حکومت دلا دی اور قریب کی حکومت دوسرے فہم کو دے دی۔

دانی جہان کی سرکشی اور اطاعت ۵۹۹ھ سے۔ جہان الدین سامان نے قبضہ میں تھا۔ بعد ازاں کثیر بن احمد بن مسعود نے اسی سامان سے جہان الدین لیا۔ خلیفہ مختار و گورنر قزوین بدر بن عبد اللہ حاکمی کو لکھ بھیجا کہ ایک لشکر بصرہ لے کر اور کثیر بن احمد سے جنگ کرے کہ جہان روانہ کر اور وہاں کے حاکم مال کے عہد پر زید بن ابراہیم کو مہر کر دے۔ چنانچہ بدر نے اسی حکم سے ملنے بھی لشکر روانہ کیا۔ اسی جہان یہ خبر پا کے مقابلہ پر آئے۔ ایک خونریز جنگ کے بعد شاہی لشکر کو شکست ہوئی زید بن ابراہیم گرفتار ہو گیا۔ باقی خونریز بان چا کے بھاگ گئے۔ کثیر بن احمد بن مسعود نے دوبار خلافت میں عیسیٰ بھیجی اور قزوین سے کہ میں اس قتل سے بری ہوں۔ اہل شہر بی۔ مادی شہادت ہے۔ خلافت مآب نے اس پر کچھ توجہ نہ فرمائی بلکہ بدر گورنر فارس کو لکھ بھیجے کہ تم خود ایک فوج کثیر مرتب و فراہم کر کے کثیر بن علی کو روانہ کر جاؤ کثیر یہ سن کر خوف سے کاپ اخذ۔ دونوں دست کی بڑا دارا نے خزانہ پانچ لاکھ چار سالانہ مجھے جہان کی سند حکومت مرحمت فرمائی جائے۔ خلیفہ مختار نے اس درخواست کو منظور فرمایا۔ یہ واقعہ ۶۰۰ھ کا ہے۔

ابوزید کی سرکشی اسی سنہ میں ابو زید خالد بن محمد اور ابی الفریضہ بن صہبہ کرمان نے دولت حبیب کے خلاف طرہ کثرت پایہ کو اہل قزوین پر قبضہ کرنے کے لئے شیراز کی طرف قدم بڑھایا۔ یہ دونوں گورنر قزوین کے بیٹے تھے۔ ان کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ فریقین میں کھسار کی لڑائی ہوئی۔ آخر لاہور پہنچے کہ شکست ہوئی۔ ابوزید کہ قتل ہوا یا بے بدلتے قتل کر کے اس کا سر اتار لیا اور فتح سے اطلاع دے کے ساتھ بغداد روانہ کر دیا۔

ابن فرات کی معزول ۶۰۱ھ سے۔ عیسیٰ بن عسکری بنی نے محمد بن ابی ہریرہ سے نہ ملنے کی وجہ سے شہر غلبہ چلایا اور دوبار خلافت میں

[illegible]

مصر پر عہد ائمہ مہدی کی کوئی خوشحالی محض ۳۰۰ سالہ تھی۔ ان افریقہ نے اپنے بڑے اہل انکسار کو ایک غنیمت سمجھ کر ان تصویر کی بے تاب رائے لیا۔ ذرا ہی اٹھائی ہوئے کھلم کھلا وہ انکسار پہنچے اور انہیں پریشانہ عمل کر کے تصویر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہیں ایک اور افسوس ہو رہا تھا کہ وہ اہل کفر و کفر کی جڑیں کو ان کے لئے تو کھانے والے تھے مگر وہ نہ کھاتے۔ اس واقعہ کی بارگاہیت تک خبر پہنچی۔ خانہ مقبرہ نے مونس خاں کو یہ اطلاع دی کہ انھوں نے یہ مطالبہ پروردگار یا قرآن مجید میں نہ ملتا ہے اور یہ بھی کہ انھیں کہہ کر با آسانی دے دئے۔ چنانچہ حرم میں ان کی کامیابی ہوئی۔ اسی مقبرہ کے بعد سے مونس کو

رہے کے واقعات، جس وقت فلیور مختہ رہے یوسف کو رہے سے واسطی کی طرف بغرض جنگ ابوظہیر روانہ ہونے کو لکھا

تھا۔ اس زمانہ میں خلافت مآب نے سعید بن مسعود بن سامان کو رے کی سند حکومت پہنچا دی تھی اور یہ حکم دیا تھا کہ تو رے میں پہنچ کر رے کو فتح کرے گا تک (یعنی صف کے نظام) سے ہمیں ملے۔ اواسی سال ۳۳۱ھ میں سعید نصر رے کو روانہ ہوا جس وقت کہ وہ ملان کے قریب پہنچا۔ ابو نصر طبری نے راستہ روک دیا۔ سعید نصر نے خط و کتابت کر کے میں ہزار روپیہ پر سونے کے ٹکے لیا۔ ابو نصر نے اس رقم کو وصول کر کے راستہ دے دیا۔ سعید نصر کو بیچ و قیام کر کے ہزار روپیہ پہنچا اور اس کو ٹانگ کے قبضہ سے نکال لیا۔ دو ماہ تک وہاں قیام پذیر رہا۔ بعد ازاں اس کی مددائی کو مقرر کر کے نجاہ کی جانب لوٹ آیا۔ بکو عرضہ بعد پھر کو موزول کر کے کھتیا اپنی مملکت کو مامور کیا شعبان ۳۳۱ھ تک رے کی سند حکومت پر فائز رہا۔ اس کے بعد چار ہو گیا۔ حسن بن قاسم راہی اور مالکان بن کالی امیر و حکم کرے پر قبضہ کرنے کی غرض سے بلایا گیا۔ جب یہ دونوں دے میں آ گئے تو رے کو ان دونوں کے حوالے کر کے کو بیچ کر دیا۔ ایچ راہ میں واسطان پہنچی کہ سر گیا۔ فرخ حسن بن قاسم اور و حکم ابن مکرع سے دے پر قابض و تصرف ہو گئے۔

حظیہ سقندر کے وزیر نو: ہم اوپر بیان کرتے ہیں کہ حالہ بن عباس کو تھوڑے دن وزارت سپرد ہو گیا تھا۔ مگر اس کی پہلی اور عمدہ وزارت کی انہم زبرداریوں سے ناواقفیت کی وجہ سے مل بھی سنی پیش پیش اور تھا۔ نام کا وہ وزیر تھا اور وہ حقیقت ملی بنی عینی وزارت کر رہا تھا۔ یہاں صحت ملی بنی عینی وزیر السلطنت حالہ کے حکام کو روک دینا اور اس کے فرمانوں کی تعمیل ملال اور گھور مان بہ بہات کے نام پیچھے جاتے تھے۔ جہاں گھبراہٹ کا حالہ تھا۔ جب کوئی شکایت پہنچتی تو یہ کہہ کر غلطہ دھو جاتا کہ وزیر السلطنت اس کے فرمان پر کمر لپی ہے کہ حالہ کو ہاں پر علم کرنے سے روکنا چاہئے۔ وزیر السلطنت حالہ ان واقعات سے کچھ شکوکہ راہ اور دربار خلافت سے اجازت حاصل کر کے جانچ پڑتال اور دیکھ بھال کی غرض سے واسطہ کی جانب روانہ ہو گیا۔

علی بن ابی طالب: عہد کے چلے جانے کے بعد خدام و اہل اور حاشیہ نشان خلافت نے ٹھو اچیں اور وفاق وقت مقررہ پر نہ
 لٹنے کی راہ خلافت میں شک و شبہ کی۔ کیونکہ علی بن ابی طالب کو ان لوگوں کی کھوا اچیں اور وفاق وقت مقررہ کے بعد یا کر
 تھا اور کسی بھی ایسا بھی ہو جاتا تھا کہ جب کئی ماہ کی کھوا اچیں جنہ حال قصہ تو روایک مینے کی کھوا اچیں کہ ایسا تھا ملازمین شاعر
 اور محال نے اس معاملہ میں بہت شور و غل مچایا۔ اہل وفاق نے کتب جو کے یہ شک و شبہ کی کہ ہر سال وہ ماہ کا دفعہ ہمارا ایسا
 ضابطہ ہو چکا کرتا ہے۔ اس سے عہد کی شک و شبہ کا ایک طوطا ہو گیا۔ اتفاق سے انکی روایک وزیر مملکت عہد اور علی اسو کے
 ماتین باقوں باقوں میں برائی ہے ابھی اگر چہ علی اسو کا غلام تھا۔ لیکن ظنیہ خدیجہ کی ناک کا بال باقہ تھا اور سر و زل و زلہ
 مملکت اسو فرات سے اس کو ایک خاصہ اس تھا۔ عہد نے وزارت کے محنت میں علی اسو سے سخت شک و شبہ کی جس سے علی
 سخت برائی ہے ابھی۔

امین فرات: اس اثاء میں محسن امین فرات نے خلیفہ مقتدر کی خدمت میں اپنے باپ کے لئے دو ازارت کی درخواست کی اور حاجت بھی دے دی۔ خلیفہ مقتدر نے اس کے باپ امین فرات کو تید سے رانگی کے کورہ باور محمد و دو ازارت سے سرفراز

اعوان کا ایک گروہ ان کی مخالفت پر اٹھ کھڑا ہوا۔ ان فرات کو اس سے خطرہ پہنچا ہوا کہ مبادا وہ بار خلافت تک اس وقت تک اطلاع ہو جائے کہ جس سے جان کے لانے پر جانیں تو وہ خلافت مآب کے گوش مبارک تک پہنچا کر پہنچا دی کہ کچھ لوگ میرے پاس اپنے حقوق طلب کرنے آئے تھے اور ان کو مجھ سے کچھ عرض و معروض کرنا تھی۔ خلیفہ مقتدر پر من کرنا معروض رہا۔ ان فرات سے اپنے بیٹے محسن کے سوا ہر کوئی اور ان شاقی میں گیا۔ خلیفہ مقتدر نے ان لوگوں کو اپنے پاس بٹھایا۔ اجرا و اجر کے حالات سے متعلق استفسار کرنا۔ انہیں سے ان دونوں کے دلوں کو اطمینان ہو گیا کہ خلافت مآب ہم لوگوں سے ناراض نہیں ہیں۔ رخصت ہو کر اپنے کا قصہ کیا۔ نصر حاجب نے کچھ کر سب کر کے حسرت میں لے لیا۔ اسے بھی سزا دیا اور اس نے خلافت مآب کے کان میں جنگ کے عرض کی کہ امیر المومنین اس وزیر کی محضرت میں جگت سے کام نہ لیں ورنہ عہدہ ہاں دیکھ رہے۔ اس بار پر خلیفہ مقتدر نے اسی وقت ان دونوں کو چھوڑ دیے گا حکم دیا۔ محسن تو دن رو رہا ہوئے تھے اور پیش ہو گیا۔ باقی ہاتھ پر فرات آئے، اگلے دن رخصت کر دیا گیا۔ ناز و کبر اور حق ایک دستہ تو بن گئے ہوئے ان فرات کے مکان پر آئے۔ برہنہ پاؤں سرکشی کنکریں گھر سے نکالے گئے اور اس کو گٹھن پال بن برہنہ کے کونوں میں رکھ دیا۔ محسن نے شیخ کوٹوی کے حوالہ کر دیا۔ شیخ نے تیر کر دیا۔ آئیہ اکھڑا دیا اس سے مطالبہ کیا۔ وہ دفعہ ۱۳۷۳ کا ہے۔

ابو القاسم بن علی کی تقریر میں فرات کی محضرت کے بعد ابو القاسم بن علی بن محمد بن حبیب اللہ میں کئی ایسا طاقتور نے عہدہ وزارت حاصل کیا۔ ان کی کوشش کی اور ان فرات سے لاکھ دینار وصول کرنے کی حکمت دی۔ بارہ دن میں غریب المال اور نصر حاجب وغیرہ نے بھی۔ غدار کی۔ خلیفہ مقتدر نے مجبوراً قلعہ ان وزارت ابو القاسم کے سپرد کیا اور اسی کے عہدہ وزارت میں اس کے باپ علی نے وفات پائی اور اس کے بعد دوسرے خادم نے خلیفہ مقتدر سے علی بن حبیب کو صنادید سے واپس بلا لینے کی۔ غدار کی۔ خلافت مآب نے اب اس کا فرمان بھیج دیا اور صوبہ جات مصر و شام تک حکومت بھی حمایت فرمائی۔

محسن اور ابن فرات کا انجام ابن فرات وزیر بنیک مدت تک روپوش رہا۔ ایک روز ایک عورت محل میں داخل ہوئی اور یہ خبر ہوئی کہ محسن خلافت مآب سے کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ نصر حاجب نے خلیفہ مقتدر کے حضور میں پیش کر دیا۔ عورت نے دست بوی کے بعد محسن کا چہرہ دیکھا۔ خلیفہ مقتدر نے اسی وقت ازراک فرما دیا کہ پولیس کو کڑی کڑی کا اشارہ کیا۔ ناز و کبر کے محضرتی دیر کے بعد اس کے حاضر کر دیا۔ خلیفہ مقتدر نے وزیر اس سلطنت کے حوالہ کیا۔ وزیر اس سلطنت نے طرز طرح کیا۔ یہ انہیں ویرانہ کالیف رسائی کا کوئی وقت نہ تھا۔ محسن کو حاصل نہ ہوا۔ جب خلیفہ مقتدر نے اسے دارالخلافت میں اس کے باپ کے پاس بھیج دینے کا حکم دے دیا۔ وزیر اس سلطنت ابو القاسم کو اس سے خطرہ پہنچا ہوا۔ اس نے بارہ دن اور نصر کے پاس دوڑا کیا اور اس وقت کو ظاہر کر کے ابن فرات کی چالوں سے ان لوگوں کو ڈرایا اور خلافت مآب کی طرف سے بھی کسی تہذیب و ادب کو بوجھن کیا۔ وہ لوگ اس کی باتوں میں آ گئے۔ سب کے سب مجتہد ہو کر بار بار غفلت میں گئے اور ایک دن ان کو کرب و خواہش کی کہ ان فرات اور اس کے بیٹے محسن کے قتل کا حکم صادر کیا جائے۔ جب تک یہ دونوں زندہ حیات و چہرے ہم لوگوں کو خطرہ رہے گا۔ خلیفہ مقتدر نے سب مالا مالان و عظماء اور اہل دولت کی طرف سے دینے کا اشارہ کیا۔ یہ ناز و کبر نے ان وقت ان فرات اور محسن کا رونا روتا دیا۔ ان دونوں نے اہل ان وزارت میں حاضر ہو کر ابو القاسم کو ان کے ساتھ ملے ہوئے۔

قرات اور اس کے بیٹے محسن کے قتل کی خوش خبری سنائی۔ ابو القاسم نے مٹی سے جوش ہو گیا۔ تعویذ دیر کے بعد دعویٰ آیا تو ہارون نے اس محسن نہ مت کے صلے میں دو ہزار دینار دیا، قاسم سے وصول کر لئے۔ باقی رہے ابن فرات کے اور لوگوں کے تو محسن نے اس کے دونوں بھائیوں کے ساتھ اور انصاری کے ساتھ قید سے رہا کر دیا، مگر میں بڑا دردناک اور بطور قاسم رحمت ہوئے۔

ابو العباس خسی کی تقریری و معزوات ان واقعات کے بعد ۳۳۵ھ میں ابو القاسم بوجہ طویل علالت معزول کر دیے گئے۔ کیونکہ نظریوں کی تحریکوں میں اس کی علالت کی وجہ سے رک گئی تھیں۔ ولیدہ داروں کو دکھانے نہیں دیتے تھے۔ لشکریوں نے بچتے ہو کر شہر و محل چھایا۔ خلافت سے اب کو اطلاع ہوئی تو وہ لوگوں نے فوراً معزولی کو حکم دے دیا اور بجائے اس کے ابو العباس خسی کو مجدد و وزارت کا تخت کیا۔

ابو العباس خلیفہ متحرری کا سیکرٹری تھا۔ ضلع و وزارت پانے کے بعد اب ان وزارت میں مینہ چار بج گیا اور علی بن یسلیٰ کیسے بجات منبر و مقام پر دستور بجالا رکھا۔ چنانچہ علی بن یسلیٰ نے کفر اور کثرتِ اجتہاد میں سے لے کر ان کو کھرم بعد ابو العباس کے نظام میں گڑ بڑ پیدا ہوئی۔ آمدنی بھی کم ہوئی۔ وہ شب و روز شراب نوشی میں مشغول رہتا تھا۔ امور سلطنت کی طرف کسی اہمیت نہ دیتا تھا۔ حدود و حکم کی غرض سے گمان کی مورد پوچھیں یا دور و اطراف آتی تھیں۔ بیہوش چلی جاتی تھیں۔ اس نے ایک شخص اپنی طرف سے حکم صادر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہاں وہ طریقہ چاہتا تھا کہ اگر راجا قاسم سے صادر ہو تو اس کی طرف سے اس امر اور یہ ہو گئے۔ محسن نے عواقب امور پر نظر کر کے خلیفہ متحرری کو اس کی معزولی اور مجدد و وزارت پر علی بن یسلیٰ کے تقرری کی رائے دی۔ چنانچہ ولیدہ متحرری نے ابو العباس کو اس کی وزارت کے ایک برس دو مہینے بعد معزول کر دیا۔

علی بن یسلیٰ کا تقرری علی بن یسلیٰ مجدد و وزارت دینے کی غرض سے دمشق میں طلب کیا اور یہ علم حاصل فرمایا کہ جب تک علی بن یسلیٰ وزارت کا تخت میں حاضر نہ ہو اس وقت تک اس کا حکم تمام امور ابو القاسم عبد اللہ بن محمد کلوازی کی وزارت کا کام انجام دیتا رہے۔ اوائل ۳۳۵ھ میں علی بن یسلیٰ دار الخلافہ میں داخل ہوا اور اس نے مستقل طور سے وزارت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ انتظامی امور میں جو غلط واقع ہو گئے تھے۔ رت و زب سے سب درست ہو گئے۔ مال اور گورنرانہ صوبجات کی رچرٹوں اور دروغ، مستحق پر منہ سب حکم صادر ہونے لگے۔ سودا اور انڈسٹری اور مغرب کے عیال حاصل کیے ہوئے دیگرے وصول ہو کر خزانہ عامرہ میں داخل ہونے لگے۔ لشکر میں کی توجہیں اور دفعہ خواروں کے دفاع اے آئے گئے۔ کوچوں قصہ خوافوں اور وہ باری سحر اور خوشامدی مصاحبوں کی سوتلی کا حکم اے دیا گیا اور ان لوگوں کی توجہیں بند کر دیں۔ فوج نظام سے یوزمیں اور ہونے چھوٹے لڑکوں کو جو کلائے حرب نہیں جانتے تھے۔ چھانٹ دیا گیا۔ بذات خود ہر کادہ کو رکھنا اور اس پر منہ سب حکم صادر کرتا تھا۔ کثرتِ شجاعت اور ہوشیاری سے ہر کام پر تھرتھرتا۔ غرض تھوڑے ہی روز میں انتظامی امور اچھے درست ہو گئے کہ گویا ان میں گڑ بڑ پیدا ہی نہیں ہوئی تھی۔

ابو العباس خسی سے جواب طلبی اس کے بعد علی بن یسلیٰ نے ابو العباس خسی کو خلافت مآب کے حکم سے واپس

۱۔ چاند ۳۳۵ھ میں ابو العباس کے لئے ایک مدت میں رہی کی جو اس شخص کی تھیں ہر کی (تاریخ کلائے جلد ۵ ص ۵۷)

۲۔ ابو العباس کے لئے ایک مدت سے۔ (تاریخ کلائے جلد ۵ ص ۵۷)

تاریخ بنی ہند میں خلافت میں طلب کیا۔ فقہانہ اور اکیں سلطنت اور ان کی تاریخ کے لئے۔ مقدمہ پیش ہوا۔ اختصار کی کیا؟ ممالک محدودہ اور موجودات مقبوضہ سے کسی قدر خزانہ وصول ہو کر داخل خزانہ عاشرہ میں ہو؟ جرمانہ سے کسی قدر مل وصول کی گیا؟ اب کسی قدر باقی ہے؟“ فاتح العباس نے سرخسچا کے جواب دیا۔ ”میں کچھ نہیں جانتا۔“ پھر سوال کیا گیا۔ ”تم نے اپنی اہل ساج کو بلا ضرورت اس قدر ملی کیا دے دیا؟ اور کیا کچھ کرتے تھے اس کو موجودات شرعیہ کی حکومت دی؟ کیا تمہارا یہ بیان تھا کہ اپنی اہل ساج اور اس کے امراء جو بھلے جنگلی اور غیر تربیت یافتہ ہیں۔ ایسے موجودات کا انتظام کر لیں گے؟“۔ جواب دیا۔ ”ہاں میرا ملک تمام تھا۔“ اس قدر عرض کر کے خاموش ہو گیا۔ اپنی اپنی اہل ساج کو حاضر و نہاد مل بکیرے دینے کا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر یہ اعتراض کیا گیا کہ یہ اگر کچھ کرنا تو تو دیکھ مسلمانوں کی موجودگی بلا اجازت شروع دوسرے کے قبضہ میں اسے زلیا بائیں۔ اس اعتراض کا بھی جواب کچھ بن نہ پڑا۔ سکوت کے عالم میں کھڑا رہا۔ پھر اس سے حاصل ہوا کہ ساج کو اس کا مال کیا کیا۔ صاف صاف کچھ جواب نہ دے سکا۔ جب کہ گیا۔ تم سے امیر المومنین کو بھول بھلیوں میں چھنسا رکھا تھا اور آج یہ خبر کرتے ہو کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اب اس نے اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا۔ جسے خلیفہ مقتدر نے بھل کی طرف واپس کر دیا اور علی بن یحییٰ المہلبانی کا استعمال کے ساتھ وزارت کرنے لگا۔

علی بن یحییٰ کی معزولی۔ یہ مدت کے بعد علی بن یحییٰ وزیرِ مملکت کے انتظامی امور میں مڑا پڑا اور فی الحال کچھ عمال نے انتظامات پھیلانے شروع کر دیے۔ خزانہ کے وصول سے میں بھی کمی آئی۔ کچھ مصارف کی زیادتی ہوئی۔ خلیفہ مقتدر نے ہندو اور حرم سرسے دولت کا خرچ بے حد بڑھا دیا۔ اس اثنا میں انبار سے شکر آگیا اور آدھ کا پانی لیں، بزار وینہ کا خرچ چڑھ گیا اور سب کا زنی نتیجہ یہ تھا کہ انتظامی امور میں خلل پیدا ہوا۔ علی بن یحییٰ نے اس امر کا احساس کر کے اور اس سے واپس ہو کر کہ یہ مصارف زیادہ کم ہوں گے اور نہ اس بار کا پورا خرچہ فائزہ مارا۔ برداشت کر سکتا ہے۔ طاوہ بری مجھ میں اور ضرع حاجب میں بوجہ مہرام نفوس تمام شکر رنجی ہے۔ اس نے مجدد وزارت سے استعفا دار علی کیا اور مجدد سے زیادہ منظور کی کو خوش کن۔ مگر سوس خادیم نے کچھ جھگڑے کیلئے ہوتے ہوئے وزیرِ مملکت نے کہا بھائی تم تو چلے جاؤ گے۔ مجھے یہاں تمہارے بعد جان کے نالے پڑ جائیں گے۔ چنانچہ ایسے ہی وقار میں آیا۔ سوس کے چپے جانے کے بعد خلیفہ مقتدر نے ہندو سے وزیر مقرر کرنے کی بات دوائے طلب کی۔ مگر نے ابھی بنی ہند کی طرف اشارہ کیا۔

ابوعلی کی تقرری و معزولی۔ خلیفہ مقتدر نے اس وقت اپنے عہد میں علی بن یحییٰ اور اس کے بھائی عبد الرحمن کو گرفتار کر کے قلعہ ابن وزارت ابوعلی کے سپرد کیا۔ چونکہ ابوعلی اور عبداللہ برہانی کے باہمی دوستا تعلقات تھے اس لئے عبداللہ نے اس معاملہ میں خوب کوشش کی۔ ابوعلی اور برہانی چار مہینے تک وزارت کرنے لگا۔ کسی قسم کا شعر و سخن نہ آیا۔ اس کے بعد خلیفہ مقتدر نے جب کہ سوس خادیم سے نفرت اور شکایت پیدا ہو چکی تھی۔ اس بار وہ میں کو وزیرِ مملکت کا مونس سے مقرر کر دیا۔ علی بن یحییٰ نے معزولی کر دیا۔ جیسا کہ آئندہ ہم بیان کریں گے۔ انتقال وقت سوس کی ضرورت سے باہر چلا گیا۔ خلیفہ مقتدر نے سوس کے ابوعلی کو گرفتار کر لیا۔ جب سوس واپس آیا تو ابوعلی کو مجدد وزارت پر مقرر کرنے کی تحریک کی۔ خلیفہ مقتدر نے منظور نہ

فرمایا۔ لیکن اس کے قتل پر مامور ہوا گیا مگر سوس کے سرخ کرنے پر نہ آیا۔ البتہ دولاکھ روپے کا کوٹلی سے مطالبہ کیا۔

حمیدیان بن حسن کی تقریر کی۔ ابوبلی کے بعد قلعہ ان وزارت سلیمان بن حسن کے سپرد کیا گیا اور علی بن یمنی کو حکم دیا گیا کہ اس کے ساتھ ساتھ عنان نظامی امور کو دیکھا جائے۔ یہ سلیمان ایک برس دو ماہ تک عہدہ وزارت پر ملا اور علی بن یمنی کے ساتھ ہر کام کو دیکھا اور رائے دینا تھا۔ اس کے بعد آتی تمبر اور مصارف زیادہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کی کثرت ہوئی۔ ہر کام میں وقت ہونے لگی۔ سلطانی وظائف بھی وقف ہو گئے۔ طرہ اس پر یہ ہوا کہ علی بن یمنی نے سواد کے حکمہ کی کو تنہا اپنے قبضہ میں کر لیا۔ جس سے وزیرالسلطنت کے ہاتھ پاؤں پھل گئے اور اس کی طرف سے ایسے ایسے آدمی وصول و تحصیل پر مامور کیے جاتے تھے جن کو وصول و تحصیل کا مطلق علم نہ تھا۔ مجبور ہو کر نصف حاصل پر اس حق کو فروخت کر ڈالا۔ لیکن مولیٰ نے انہما اور حق و عدل کے تقویٰ اور ان کے وظائف دینے میں کوتاہی کر نے۔

سلیمان کی معزولی۔ ان میں سے کسی ایک کو شیعہ خادم سے نیاز مندی ہو گئی تھی۔ اس نے شیعہ کے ذریعہ سے غلیظہ کے کان تک ان واقعات کی خبر پہنچا دی۔ سلطان نے اشارہ کر دیا کہ تم لوگ اپنے حقوق حاصل کرنے میں شیعہ سے کام لو۔ غلیظہ سے اب کا پرختا ہے کہ حق اقتدار کو کھینچ جائے۔ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ مہم الامن کا یہ منہا تھا کہ بھڑک اٹھے اور ان نظامی امور میں سخت بد نظمی واقع ہوئی۔ چاروں طرف سے ایک بھگدڑ مابین ہو گیا۔ خواص اور حکام اپنے حقوق طلب کرنے لگے اور اہل وزارت یہ عہدہ بطریق حاصل کرنے میں ریشہ رانی کرنے لگے۔ کوئی وظائف اور حقوق اور عہدہ صرف کی نہ دیا اور ان کی تادیب نہ کرے اور کوئی حاشیہ نصیبان خلافت کو سرحد پر دھکیل دیا اور ان کے خلاف کے وزارت حاصل کرنے کا قہر بھی مٹا دیا۔

ابوالقاسم کوزلی کی تقریر کی۔ عرض امیدواران وزارت کی بھر دو تھی اور دونوں دست پر درخواست پہلی آتی تھی۔ سوس نے ابوالقاسم کوزلی کو وزیر مقرر کرنے کی رائے دی۔ اسی رائے کے مطابق غلیظہ مقتدر نے باور جب ۱۰۳۷ھ میں ابوالقاسم کو خلافت وزارت سے سرفراز فرمایا۔ مگر صرف وہی اس کی وزارت رہی۔

دانیالی اور سلطان۔ وزارت خلافت بغداد میں ایک شخص دانیالی نام کا رہتا تھا جو بچہ اچلا لاکھ کاغذ ساز اور خطیہ بن تھا۔ کاغذ کو وہ ایسی کے ذریعہ سے پرانا کر دیتا تھا اور اس پر خط قدیم لکھتا اور دست اور مندر اپنے ہاتھ سے تحریر کرتا۔ جس میں ارباب دولت و وزراء کی حکومت کے ناموں کے حلقی اشارے دیکھتے ہوئے۔ انہیں غلط فہمی کے اشارے سے ان لوگوں کی حکومت رعب اور تعلقات کا حال نکالتا اور یہ ظاہر کرتا کہ یہ علم غیب کا ایک حصہ ہے۔ زبان قدیم کی اختراعات میں سے ہے۔ دانیالی بھیکر کے ناموں میں سے ہے اور مجھے کواچہ آباد احمد اسے وزارت میں ملائے۔ ایک مرتبہ کاغذ کے کاغذ پر ہم ملکہ کہ یہ حکم لکھا گیا ہے، ہوا اور اس کاغذ کو شیعہ کے حوالہ کیا۔ سلطان نے روئے خست کیا یہ کیا ہے! جواب دیا۔ اس سے ہم مضبوط ہو۔ کیا تجھ کو اب علم ہے۔ سلطان مقتدر کے مرنے پر اس قدر سحرانور اور علامات کو چراں کاغذ پر لکھی ہوئی تھیں کہ اس کے ساتھ سمجھا دیا۔ لیکن ان کوئی کفر و غش ہو گیا اور مقتدر ہو گیا۔

حمین بن قاسم نے عبد اللہ بن وہب کی لگن آہ و رشت دانیالی کے پاس تھی۔ اس کے نام کو بھی کتاغ ایک روٹی کاغذ پر تحریر کیا اور بعض علامات کا جو اس کے حسب حالت تھیں۔ ذکر کر کے یہ حکم لکھا کہ کاغذ میں عیا۔ یہ کاغذ ہر اہل تاجدار

کے حوالہ کر دیا مگر نئے وزیر نے جسٹس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ بنایا اور اس زمانہ سے برابری کی عہدہ وزارت پر رہا۔

ابو طاہر قمر امطی : قراصلہ کا ایک گروہ، بکریں میں جاتے تھے مہذبہ پر جو یہ تھا۔ ابو طاہر سلطان بن ابی سعید بن ابی الیاس کا سردار تھا۔ ابو طاہر کو ان کی سرداری پر دید و شب اس کے باپ سے ملتی تھی اور اس صوبہ کو ان کو اس نے دولت عمارت سے پاگل بنادیا اور شہداء کر لیا تھا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات متحدہ مستقل طور سے بیان کر رہے تھے۔

بصرہ میں قمر امطیوں کی غارتگری : ابو طاہر نے ۱۳۵ھ میں بصرہ کا قصد کیا ان دنوں بصرہ میں ملک منگی ادارت کے عہدہ پر تھا۔ ابو طاہر نے ایک چار سات سو فوج کے ساتھ رات کے وقت بصرہ پر حملہ کیا اور شہر بنادیا کہ وہاں پر سیزہ پیاں لگا کر چڑھ گیا اور عمارتیں کو بچ کر کے شہر میں تھیں کیا اور وہاڑے کو بلی دینے لگا۔ وہاں پر کاردار گم ہوتا تھا سب اس سے بھاگتے تھے کہ مقابلہ نہ آیا۔ قراصلہ نے اس کو بھی قتل کر ڈالا اور غار لاس پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ شہر کے باشندے بے جانہ کے خوف سے بھاگے جیتھو وہاں پانی میں ڈوب کر مر گئے وہ بڑا دوسرا قراصلہ کی بیچا ہوا رکھ کر رہ گئے۔ ستر و چودہ ابو طاہر بصرہ میں مقیم رہا۔ انھارہویں روز جس قدر مال و اسباب اور عورتیں لائے اس کے بعد بکری کی بے گنج کیا۔ اسی زمانہ میں مطلقہ متعہ دے تھے بن عہدہ دار وقت کو بصرہ پر مقرر کیا۔ چنانچہ عہدہ انکی ابو طاہر بصرہ میں داخل ہوا۔

ابو طاہر قمر امطی کا حجاج پر حملہ : ۱۳۵ھ میں ابو طاہر قمر امطی نے حجاج سے بوقت انہی پہنچا کر ان کے غرض سے ایک ایسے ایسے لشکر کے ساتھ بکری کا چاہ کوچ کیا۔ ایک قافلہ سے جس کے آگے تھا مقابلہ ہوا۔ اہل قافلہ کو اس کی اطلاع نہ تھی۔ رات بوقت میں ستر گروہ کے کوہ قند ابو طاہر نے پہنچ کر حملہ کر دیا۔ اہل قافلہ مدافعت نہ کر سکے چنانچہ قتل و کشتار کیا۔ باقی اس وقت اس واقعہ کی خبر پہنچ گئی۔ جس وقت کہ وہ قیدی تھے چنانچہ قتل و کشتار کے خوف سے قیام کر دیا۔ تا آنکہ زلازل تمام ہو گیا۔ ابوالحجاج بن محمد اہل طبرستان کو بھی اپنی قافلہ میں تھا اس نے اہل قافلہ کو وادی القریٰ کی جانب مراجعت کر پنے کی رائے دی تھی۔ مگر اہل قافلہ نے دیکھ کر آنے کی جگہ سے ٹھکڑ نہ کیا۔ بلکہ خریج زور و قہم ہو گئے کہ وادی کو روک دیا۔ ابو طاہر نے یہ خبر پا کر اس پر بھی حملہ کر دیا اور ابوالحجاج اور احمد بن برد (یہ قیدی مقتدر کا مونس تھا) گرفتار کر لیا اور سب مایانہ واسطہ کو کشت کیا۔ عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے بکری کی جانب مراجعت کر دی اور حجاج کو اسی کتبہ دست عیدان میں بیک و دو گوش چھوڑ دیا۔ بنی ہاشم سے اکثر شدت ملتی مگر تھی اور غارت آفتاب سے مر گئے اور باقی بکرو کا اکثر حصہ چار سے چار و خرابی ہو وقت بعد واپس آیا۔

ان لوگوں کی جو حکومتی کوئی کو قراصلہ نے گرفتار کر لیا تھا اور وہ عورتیں جن کے سرداروں کو ان بنات نے اپنے عہدہ وزارت میں قید کیا تھا۔ تھیں اور انہوں نے ضرور دخل پایا یہ بھی ایک سبب بنی غارت کے بارہ اور ستر کا قافلہ۔

ابو طاہر کا حجاج پر دوسرا حملہ : جبکہ عہدہ ابو طاہر نے برائیاں اور بدھ کو جس ان کے تمام قیدیوں کے جہان کے پاس تھا ہا کر دیا اور عہدہ مقتدر سے بھر دیا اور اس کو طلب کیا۔ مخالفت مآب سے منظور نہ فرمایا۔ اس بناء پر ابو طاہر نے ہجرت سے ہم قصد قرض قافلہ بنانے کو چاہا۔ ہجرتی دور کا بخانی، مالی، کفر و طریق کہ اس خطرہ کے پیش نظر ایک بڑا و فوج کے ساتھ حجاجی قوم سے عرب اور یمن کی بھی قافلہ بنانے سے بے خبر روانہ ہو کر تھا اور محال دینی بکری بن صولانی اور طریق ہند کی دوسرے چہ بڑ

تکلیت خوردہ گروہ بخند و ہنچا۔ خلیفہ مقررے مہتمم کو کونڑی کی جانب خروج کرنے کا اشارہ فرمایا۔ چنانچہ بخند و ہنچا۔

ابو طاہر قرطبیؒ کا کوفہ پر قبضہ ۱۳۱ھ میں غلیظ مقتدر نے یوسف بن ایہا البراق کو کوفہ : ایہا بنان سے روکا تھا۔ فتنہ میں طلب فرما کے باوجود شریعہ کی حکومت حمایت نہ کی اور ابو طاہر سے جنگ کرنے کو دراصل اس کی جانب روائی کا تنظیم دی۔ چنانچہ جس وقت یوسف : اصل کے قریب پہنچا : یونس نے بعد ازاں مارا سترایا : اکو باشا دیکر اس کا دوسرا گیا۔ ابو طاہر نے فکرمیں رہ کر : یزید کو کوفہ کی جانب فرار دیکھا۔ یوسف کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ : آخری زمانہ میں کوفہ کو واسطہ سے کوفہ کو پہانے کو روانہ ہوا۔ وفاق کیا کہ یوسف سے ابو طاہر ایک : روز چشمہ کو پہنچ گیا۔ شاعی حال : جان کے خوف سے کوفہ بھڑ کے بھاگ گئے : ابو طاہر نے کوفہ روک رکھا تھا : اس وقت : اس سے پہلے سے فرار ہم کی گئی تھی۔ اس کے خصوصی شوال کو ابو طاہر کے پہنچنے کے ایک دن بعد یوسف پہنچا : اس وقت : پیام شروع ہوا : یوسف نے ابو طاہر کو علم عباسیہ کی اطاعت کا حکم دیا۔ ابو طاہر نے جواب دیا : اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی اطاعت ہم پر فرض نہیں ہے۔ یوسف نے سلطان جنگ کر دیا۔ اگلے دن صبح سے رات تک فیر بیترا میں : عثمان کی لڑائی ہوئی۔ آخر : آخر نامہ یوسف کے : دیکھ کی فوج شکست کا کر بھاگی۔ یوسف صبح اپنے چند عہدہ داروں کے ساتھ گھر آیا : لا لڑنے دیکھی ہو گیا تھا۔ قرطابہ پہنچ کر : شہر اٹھانے لے۔ ابو طاہر نے یوسف کا علاج کرنے پر ایک طبیب کو مامور کر دیا۔

[illegible]

یوسف بن ابی الساج کا قتل۔ ائمہ حاشب انید عظیم الشان فوج لے کر قراصلہ کی سرکوبہ پورانہ جوا۔ کوٹہ اور قیہ م کرتا ہوا اسٹس مظہر تک پہنچا۔ پانچس ہزار فوج سے قراصلہ پہ یوسف کی رہائی کی غرض سے حملہ کیا۔ قراصلہ بھی غم غم ہو گیا۔

تاریخ احمد رضا
مذہب سے کمال کر رہے مکان میں سے لیا۔ اس پر ٹھہر کر دیکھا۔ رشتہ رزق اس کی غیر احقر یہ بارون تک شہر علی میں بیٹھ چکا تھا۔
لوہن پلا ہوا۔ اس میں آواز اور پتی ہو گیا۔ خلیفہ مقتدر کی گرفتاری کے بعد ابو الجحان تھان میں طاهر کے مکان پر گیا۔ محمد بن
مصدق کو طلب کر کے اس کی طاقت کی بیعت کیا اور "القائم باہ" کے لقب سے مقلب کیا۔

خلیفہ مقتدر کی معزولی
انجمن اہل سنت سے کاروبار ہو کر خلیفہ مقتدر کو اور بدخلافت میں معزولی کی غرض سے پیش کیا گیا۔
قاضی احمد پر۔ علی کو شہادت کے لیے طلب کر لیا۔ ابو الجحان نے کھڑے ہو کر خلیفہ مقتدر کی طاقت پر سامنے طے کر لیا۔ انھوں
نے آواز جاری کی اور یہ کہنا چاہا تھا "مجھے بے سراہا رکھتے ہو۔ مگر یہ دیکھو کہ تمہارے آپ نے میری شخصیت نہ کی اور نہ میرے
قول پر آپ نے غلطی کی۔ مگر انھوں نے اس پر غور توں کے مشورہ سے مدقت سے اہم امور کو انجام دے چکے ہیں۔ آخر کار
امروز جس کا غور ہو چلا۔ میرے پیش نظر تھا۔ سامنے آئی کیا نظر بار جو اس کے ہم لوگ آپ کے مطیع اور فرمانبردار
ہیں۔ تمہاری پالیسی کی طرف متوجہ ہو کر "ابو الجحان" کے نام میں پیش کیا۔ "خوشی سے خلیفہ مقتدر سے طلب ہو کر کہا۔
"آپ کو معزولی کیجئے اور میری طرف سے یہ کہنا کہ خلیفہ مقتدر نے میرے بیٹے کے گھر پر دستہ کر دیا اور قاضی احمد پر
میں اپنا نام لکھا۔ قاضی احمد کے حاضر ہیں۔ یہ مجھے قاضی ابو جحان کے پاس بطور امانت ہے۔ کہہ کر میں کسی کو اس کی یا توں کوں خبر نہ
دولی۔ تاہم جب خلیفہ مقتدر دوبارہ مسند خلافت پر بیٹھا اور وہ خود تو یہ معزول کو بلا دیا۔ خلیفہ مقتدر نے اسے اس
خدمت کے صلہ میں قاضی القضاۃ کا عہدہ عطا فرمایا۔

محمد بن علی کی تقسیم
الغرض خلیفہ مقتدر کی معزولی کے بعد سوسائیا اور اظلال کی طرف آیا۔ جو کچھ چاہا تو لیا۔ میں قیام ماہر
مقتدر نے قبرستان چلا گیا اور بعض قوم سے یہ کہہ دیا کہ اے خداوند! تم نے خلیفہ ہر کے پاس بے پایاں عطا فرمایا۔ میں قیام ماہر
میں معزول اور کوئی نہیں رہا۔ تاہم ایا اور قلعہ ان وزارت ابو علی بن محمد کے سپرد کیا۔ ناز وک و انگریزوں کے ساتھ جو
قبائلیت بھی دیکھی اور ان سے ان کو طوطا و صوفیہ قرار دینے کے ہاں اس کے زیر حکومت تھا۔ صوفیہ و زید و احمد بن کرمان و
نہاوند شیراز در۔ مہدال کی مذکورہ سے بھی مدد ہوئی۔ یہ واقعات نصف ماہ کریم سن ۳۷۰ کے ہیں۔

دستہ فریق حوالہ شادراہین
ناز وک نے عہدہ قیامت کا درجہ لینے کے بعد دستہ فریق حوالہ شادراہین کو حکم دیا کہ وہ اپنے محلوں
کو بے دخل کر کے خلافت میں منسوب ہیں۔ پھر کے علی چاہی اور جوئے ان کے انھیں میں اپنے چاہیوں کو ضم کرنے کی
اجازت دی۔ اس سے دستہ فریق حوالہ شادراہین کو طوطا و صوفیہ قرار دینے کے ہاں اس کے زیر حکومت تھا۔ صوفیہ و زید و احمد بن کرمان و
نہاوند شیراز در۔ مہدال کی مذکورہ سے بھی مدد ہوئی۔ یہ واقعات نصف ماہ کریم سن ۳۷۰ کے ہیں۔
اس طرح میں یہ ہوئے۔ تاہم فریق حوالہ شادراہین نے اپنے دربار خلافت میں حاضر ہونے کو کل
میرے خلاف کے دروازہ پر آئے۔ اسے فتح کرنے کے لیے کئی کئی سالوں اور دینے کے بعد کے کتارے پر اس قدر بھیڑ تھا کہ
تمہارے کئے ہوئے مقتدر تھیں۔ دستہ فریق حوالہ شادراہین نے اس کو کل میرے خلاف کے دروازہ پر آئے۔ اسے فتح کرنے کے لیے کئی کئی سالوں اور دینے کے بعد کے کتارے پر اس قدر بھیڑ تھا کہ
ناز وک طلب کیا۔ چونکہ ناز وک سے ان لوگوں کو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اس لیے طلب تھا۔ مسافرتی اور قلعہ سے کام لیا۔

ناز وک کا تعلق
میں اتفاق سے اس دن وہ بدخلافت میں حاضر تھا۔ وہاں دستہ فریق حوالہ شادراہین اور ناز وک کے سپاہیوں

ابو علی بن مقفع کا سفر۔ دستِ فوق جاں نثار ہیں تے نازک لہو، این جہان کے سرول نو، نیز ویر کہ کر قاصدِ شہر میں تشریف لی
فرخ سے خیرا۔ اکین پس ان واقعات سے غافل ہو کر رات کے وقت مکان سے چھپ کر موصول ہنگام پر اور موصول

جہیز میں ملے۔ اور جب اسے سید میں بھی اس کو طہران حاصل نہ ہوا تو قلعہ جاپنیا اور لھرانی ہو گیا۔ اور اسے بار بار اس لیے
 لہجہ مومل جاک گیا تو غلیظ مشورہ نے پہلی میں مسئلہ کھلب کر کے عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا۔ انگریزیوں کو دیکھیں اور
 ان کا تعظیم کے خزانہ کی جتنی اسباب و وجوہات کی فروخت کا حکم دیا۔ جو غلیظ اور خجہ اچھو دینے کی غرض
 سے نہایت املاں فروخت کے کے سونے بدستور اپنے جہیز پر بحال کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سونے اور پردہ غلیظ مشورہ کا
 خیر اور جیسا کہ اسی نے دست فروغ جاپان نادان اور خادان کل مراے خلافت کو ہم کیا دے دی تھی اور اسی وجہ سے کابری کی سخت
 نشانی کے بعد بار میں حاضر ہوئے۔

ان واقعات کے بعد غلیظ مشورہ نے اپنے بھائی قاہر کو اپنی ماں کی عمرانی میں قید کر دیا۔ تاکہ ہر کے ساتھ بہت
 اچھا سلوک کیا۔ خدمت کے لئے لکھنؤ یا فرید کیا۔

سید سالار خان دہلوی و خرم کے حالات ہم اس کتاب میں محدود مقامات پر بیان کر آئے ہیں طہران ہر جان مارا یہ نہ
 اور اسے تازہ روح کرنے اور اطروش کے ساتھ پران کے اسلام لانے کے واقعات سے بھی آپ کو واقفیت حاصل ہو چکی ہے
 اور یہ بھی آپ پر چڑھ آئے ہیں کہ اطروش نے ان کو کھنک کر کے بنا طہران پران سے پھر قبضہ کر لیا تھا۔ اطروش کے بعد اس کی
 اولاد اور حسن بن قاسم الی اس کا گھانا جو بعض مشورہ دہلوی کے سپہ سالار خان جاد مشورہ و مقبول کی مدد پر متعین
 ہوئے۔ انہیں جملہ ملکی نعمتوں کا حصہ بن کر سم دینی نے اس کو دیا۔ جس پر جان کی حکومت دی تھی۔ نئی سامان اور نئی
 اطروش دہلی میں قاسم دانی و سپہ سالار خان دہلوی سے متحد لڑائیاں ہوئیں چنانچہ ان کو انہوں میں ملحق بنایا گیا اور
 بلاک ہو گیا جو ملک عباسیہ کی حکومت خراسان سے ملے تھی اور نئی سامان اس کی طرف سے اس صوبہ کے والی تھے عیاد
 سے نئی سامان اور نئی اطروش کے ساتھ طہران پر قابض ہوئے۔ اور یہ تھے لڑائیاں ہوئیں جن کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔

ماکان کا کابرجوان پر قبضہ لکھنؤ میں خراسان کے ملک کے ہونے کے بعد نئی سامان اور نئی اطروش میں لڑائیاں شروع
 ہوئیں۔ نئی اطروش کی طرف سے شریاب بن بہادر اور زادہ ماکان بن کالی سپہ سالار خان فواج دہلوی کو کرا لے آئے۔ پھر
 امیر لشکر نئی سامان کے مقابلہ پر آئے۔ اس نے ان کو شکست دی۔ اس انجا جس شریاب بھی مر گیا۔ نئی اطروش نے اکان کو
 اکثر بار بار مامور کیا۔ نہایت قتل و مہم دہلوی کا ایک گروہ ماکان کے پاس مجتمع ہو گیا اور اس نے ماکان کو اپنا سردار بنا کر
 جہیز پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ان واقعات کا ہم دہلی طہران کے ذکر میں تحریر کر رہے ہیں۔

ابوعلی بن ابی الحسن کی امارت: اکان کے حلیوں سے اس قدر ہنرور ہو چکا کہ ایک سید سالار خان صاحب
 اسے دیکھ ماکان سے اپنے لشکر سے نکال دیا تو کمر بن قمر بنی الحسن نے پاس خیرہ چور چلا گیا۔ مگر نے اس کا کو ایک عظیم الشان کھنک
 دیکھ دیا تو اس کے ساتھ جہیز میں مر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ان دونوں جہیز میں امیر الحسن بن کالی اپنے بھائی اکان کی جانب
 سے مامور تھا اور ماکان طہران میں غم تھا۔ ایک روز ابوعلی بن ابی الحسن اطروش اور ابو الحسن امیر جہیز شہ کو ایک نیا
 اکان میں ہوئے۔ ابو الحسن یہ خیال کر کے کہ ابوعلی نے نہ تو فساد یا خواب میں ہے تو کرنے کے ارادہ سے افغانا یہ خیال غلط
 ثابت ہو گیا۔ ابوعلی کو ابو الحسن کے ارادہ کا اس میں ہو گیا اور وہ نہایت تیزی سے لپک کر دست خیرہ شہ ہو گیا اور ابو الحسن

اسلخار کے خلاف سازشیں اس واقعہ سے اسلخار کی سلطنت و جبروت اور بلا تھیں۔ فوج کی کثرت یا وہ جلال کی ترقی سے اسلخار میں جبر و نفوذ کا دائرہ بھڑکا۔ اس کے سپہ سالاروں میں بارادوون ایک عہد سپہ سالار تھا۔ اسلخار نے اس کو سلار وانی بہرہ و ظلم کے پاس روانہ کیا اور وانی اسلخار سے دفر نامہ دہائی کی تحریک کی۔ سلار اور مردوانی نے اسلخار سے دفر کرنا۔ سلار وانی اسلخار سے اسلخار کے سر کرنے کی رائے قائم کر لی اور درپردہ اس وقت مشغورہ میں اسلخار نے دیگر سپہ سالاروں اور لشکر کو بھی مشغول کر دیا۔ ان میں بارادوون کے مخالفین میں طرف جرم بھی تھا۔ اتفاق سے اس کی جبر اسلخار تک پہنچی مگر لشکریوں نے بغاوت کر دی۔ اسلخار موقع پا کے جھپٹ چلا گیا اور مردوانی قتل کر دیا۔ چار تباہی ماکان میں لاپرواہی سے مقابلہ و قتال کے ادا و امانت کی غرض سے چلا گیا۔

اسلخار کا خاتمہ چنانچہ ماکان نے اسلخار کا قتل کیا۔ اسلخار دینی سے رست کی جانب اپنے اس و میالی اور مال و اسباب کو سنبھالنے کی غرض سے جا رہا۔ یہ اپنے اس و میالی کو مع مال و اسباب کے ساتھ موت میں بھیجا رہا تھا۔ مگر نے مردوانی کو اس کی خبر پہنچائی۔ اس نے غصہ کرنے کی غرض سے لشکر مرتب کر کے کوچ کر دیا اور وانی دفر نامہ سے دفر کرنا کر کے روکے۔ چار تباہی سپہ سالار نے اسلخار کو دفر کر دیا۔ مگر قتل کر لیا اور چار تباہی مرادوون کے پاس لے کے حاضر کر دیا۔ مردوانی نے اس کو قتل کر دیا اور اس کی جانب مراجعت کر دی۔ بعد ازاں قتل کر دیا۔ اسلخار و اسلخار کے ساتھ حکومت کرنے والا اسلخار کو قتل کر لیا جس سے دفر نامہ کشاں اور اسلخار میں اپنی حکومت و سلطنت کا حقد چلا دیا۔

مرادوون کی فتوحات: سچہ عہد اس کا۔ مارش میں کثیر نفوذ کا فرائض میں گیا اور وہ علم اور کسب خلق کا تجربہ ہو گیا۔ اسلخار کے ساتھ علم و شہرت کے ساتھ شروع کر دیے۔ جلوس نے لے لیا۔ تخت طلائی تیار کر لیا۔ طبرستان اور دفر بان کی طبع و انگیز ہوئی۔ یہ ان لوگوں کے ہاں ماکان کے قلعہ اشرف میں تھے۔ طبرستان کے متعلق مرادوون اور ماکان سے لڑائی ہوئی۔ ماکان میں جیت کر گیا۔ مرادوون نے طبرستان پر قبضہ حاصل کر کے جرجان کا قلعہ کیا اور اس پر اپنی قبضہ کر کے فتح یاب ہو کر صفیان پہ پہلو کر دیا۔ ماکان و ظلم چلا گیا۔ ابو الفضل سے اسلخار و امانت کی درخواست کی۔ جو اس وقت ظلم کو اپنے لئے میں رکھے ہوئے تھا۔ ابو الفضل نے ماکان کی مناسبت پر کمر باندھ لیا اور اس کے ساتھ ساتھ طبرستان آئے۔ طبرستان میں مرادوون کی طرف سے ظلم بنی۔ اسلخار حکومت کر رہا تھا۔ ظلم نے جرجان کو مقابلہ کیا۔ ابو الفضل اور ماکان کو شکست ہوئی۔ ابو الفضل قتل ہو گیا۔ ظلم چلا آیا اور ماکان میں جیت کر چلا گیا۔ طبرستان پر اسلخار و امانت کی طرف روانہ ہوا۔ ظلم کو اس کی خبر تک ملی۔ ظلم نے اسلخار کیا۔ ماکان میں جیت کر چلا گیا۔

یہ ان پر قبضہ اس واقعہ سے مرادوون کی حکومت و سلطنت اور قوتی پذیر ہو گئی۔ دے اور جلوس کے کل بلاد پر قابض و تصرف ہو گیا۔ دفر نامہ بھی آج ہے۔ اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ جس سے اسلخار فوج کی تعداد بھی بڑھ گئی اور مصروف زیاہ ہو گئے۔ جس قدر بلاد اس نے قبضہ با تصرف میں تھے ان کے حاصل اس کے کھاتے اخراجات کو پورا نہ کر سکے۔ ادھر ادھر باجمہ پاؤں بیلانے کی ضرورت ہوئی۔ یہ ان کی طرف ایک لشکر بھرا لیا۔ اپنے ہتھیار زادہ کے روانہ کیا۔ یہ ان میں شامی فوج بھی تھی جس کا سردار مرادوون تھا۔ فریقین میں کھسارائی لڑائی ہوئی۔ بلا اثر ہوئی۔ فوج کو شکست ہوئی۔ مرادوون کو بھانپ لیا گیا۔ مرادوون کو اس سے سخت اشتغال پیدا ہوا۔ لشکر مرتب کر کے دے سے بھانپ آ پہنچا۔ جب اسلخار لڑائی ہوئی

۱۰۔ رشتہ منقطع ہو چار ہفتہ لڑکے بھاگ کر اہل مراد اوٹخ نے جہان پر قبضہ حاصل کر کے قتل عام کا ہاتھ اڑھ کر مار دیا۔ ایک عام خوش روزی کے بعد بقیہ لوگوں کو ان دی۔ ان واقعات کی خبر دہر خلافت تک پہنچی۔ خلیفہ مقتدر نے ہارون بن خریبہ الخال کو ایک لشکر کے ساتھ اس جگہ کو فرما کر لے لئے روانہ کیا مراد اوٹخ مقابلہ پر آیا۔ اطراف جہان میں صف آرائی کی ذہانت آنی ایک غمی و بے جنگ کے بعد مراد اوٹخ نے ہارون کو شکست فاش دے کے کل بلا و بھل اور ماوراء النہر ہارون پر قبضہ کر لیا۔ اپنے ایک سپہ سالار کو پیشوا کی جانب روانہ کیا۔ جس نے ہارون کو فتح و جزو بھی فتح کر لیا۔ وہ جوش و فانی میں اس کا لشکر قتل و غارت اور قہر کر رہا اور اس طرح چلا گیا۔

لشکر کی کامیابیوں پر حملہ۔ ہارون شکست کا کفر قریباً پہنچا اور وہ جہان تمام سر دیا اور بار خلافت میں امداد طلب کرنے کی عرض بھی۔ لشکر کی نئی ایک سپہ سالار و سردار کے سپہ سالاروں میں سے تھامرہ انار کے خلیفہ مقتدر۔ جہان میں کئی تھی اور ہارون کے ساتھ اس ہم سفر آیا جو اتحاد قریباً پیش کیے کے ہارون نے لشکر کو نالی اسباب جنگ فراہم کر کے تھامرہ کی جانب روانہ کیا۔ نیز وہ پہنچے ہی لشکر کی کئی کھینچیں کھل گئیں۔ ان تھامرہ کو قبول اور اس کی سرزنی اور شادابی دیکر کھنچ میں پانی بھرا۔ لیکن انکھ ہارون ایک ہفتہ میں اہل تھامرہ سے وصول کر کے جیت ایک لشکر حب کر لیا اور ہارون سے علیحدہ ہو کر اسطہان چلا گیا۔ ان دونوں مضامین پر تھامرہ بن کھنچ تھامرہ نے لشکر کے ساتھ بلیر صف آرائی کی۔ لڑائی ہوئی بالآخر جہان شکست کھا کے اسطہان کے قریب آج کی طرف تھیں ہارون کی جمیعت کے ساتھ بھاگا۔ لشکر کی فتح پانی کا ہفتہ لے لئے ہوئے اسطہان میں داخل ہوئے اور ہارون کو کرشیہ چاہے کہ وہ دگر و سرور دیکھے کو پھر گئے لگا۔ نتیجہ یہ کہ وہ یہ خبر ہو گئی۔ سچ پتہ سب مراد اوٹخ کے ہوز چار۔ دونوں میں لڑائی ہوئی۔ محمد نے لشکر پر تھامرہ چٹائی۔ خراج دے دیا جس میں جیڑی۔ پیکر کھا کر کرا اور تھامرہ کے ہوز چار۔ اہل تھامرہ نے شہر اسطہان میں۔ اہل تھامرہ قبضہ کر لیا۔ یہ دو قبائل اسطہان پر مراد اوٹخ کے قبضہ کرنے سے دشمن کے ہیں۔

مراد اوٹخ کا اسطہان پر قبضہ۔ اس کے بعد مراد اوٹخ نے ایک دوسرا لشکر اسطہان کی طرف روانہ کیا۔ اس لشکر نے اسطہان پر دوبارہ قبضہ کر کے احمد بن محمد بن محمد بن ابی دلف غلی کے حکام اور بانات کو از سر نو درست کرایا۔ جہان اس مراد اوٹخ جانشین یا پانچاں ہارون کی جمیعت کے ساتھ امداد اسطہان ہوا۔ اس نے ایک دستہ فوج اہواز پر قبضہ کرنے کو دہراستہ خوزستان کی جانب روانہ کیا۔ ان دونوں یوں نے خلیفہ بنی امیہ اور خوزستان پر قبضہ کر لیا۔ بہت سال مال اور خراج وصول کر کے مراد اوٹخ کے پاس بھیجا۔ مراد اوٹخ نے اس کے بعد کثیر کو اپنے ہمراہوں کے حکیم کر کے اپنی کو دخل خزان کیا۔

مراد اوٹخ کی اطاعت۔ مراد اوٹخ کو ان حالات حاصل کرنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ بغداد اور سرحد کی کوئی فصل مستحکم نہیں ہے۔ باہر خلافت سے ان کی سند حکومت حاصل کر سکتی جائے گا۔ انکھ حکمران کا اندیشہ رہا۔ یہ سونے کو ایک دہراستہ دور خلافت میں رہا۔ انکی امداد اسطہان کی کو کھنچ ان بلاؤں اور نیز ہارون اور مار کوئی کی سند حکومت خوزستانی جائے۔ وہ لاکھ سالانہ خراج ادا کیا کروا کر خلافت ماب نے منظور فرمائی سند حکومت کے ساتھ جائیداد کی ضمانت کیا۔

۱۱۔ اہل تھامرہ کا ہے۔

۱۲۔ جہان مراد اوٹخ نے اپنے بھائی اور قہر کو براہ گمان سے طلب کیا۔ وہ اہل تھامرہ کی طرف روانہ ہوئے اور پہنچے۔

[illegible]

یاجید اللہ پر یہ یحییٰ کی سرکشی و افراتفری و ہوس و فساد پر مبنی ہے۔ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو دیا ہے۔ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو دیا ہے۔ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو دیا ہے۔

[illegible][illegible]

رومیوں کی بد عہدی: علاوہ اس بادشاہ روم کا مفیر کا تختہ تختہ انہوں کے دو بار غلاف میں حاضر ہوا۔ ابوہریرہ عہد الہابی اس کے مبرا تھا۔ مہمانت اور قیدوں کی رہائی کی درخواست پیش کی گئی۔ جس کو غلیظ ہتھرنے مشورہ فرمایا۔ مگر مہمانت کے بعد رومیوں نے لشکر ساتھ کے ساتھ بد عہدی کی تو صائرا اسلام نے بزدلوں سے مل کر داخل ہو کر غلط خواہ فاضلہ راہی کیا اور غرض منہور واپس آئے۔

رومیوں کا مطلب اور دہلی کا محاصرہ : سلطان محمد بن رومی نے ملتان سے اطراف ملتان کی طرف ترقی کیا۔ رومیوں کے ساتھ اس سرزمین میں کچھ دہلی بھی تھا۔ ملتان پر پہنچ کر رومیوں نے جو ضرورت ڈالا۔ اہل ملتان شہر چھوڑ کر اندھا جاگ گئے اور امداد کو درخواست کی۔ مگر حالت نہ ہوئی۔ اسی سبب اہل ملتان نے لشکر صائد کے ساتھ ہمدردی پر جہاد کیا اور ملتان دشمنوں کی غیبت کے ترانے گائے۔ سلطان محمد بن رومیوں کا ایک چھوٹا لشکر طرسوں سے ہمدردوں میں داخل ہوا۔ رومیوں کو خبر مل گئی۔ فوجدار کو حکم دیا۔ چار سو سپاہی کام آگئے۔ اسی سبب سے دمشق ایک عظیم الشان رومی لشکر کے ساتھ شہر دمشق میں ملا آ رہا۔ فرنگیان اس شہر کو الی تھا۔ بختیوں محاصرہ کرتے رہے۔ شب و روز بختیوں سے شکایتیں ہوتی رہیں۔ آخر کوشش چاہی کہ وہیں رومیوں کو ہتھیار کر دیا۔ رومی لشکر چلتا کر گئے۔ سلطان محمد بن رومی نے شہر کو شش سے غارت کیا اور ان کے ایک گروہ کو قتل کر کے قاتل باہر کیا۔ پھر وہیں سے ہمدردی لشکر نے چار سو سپاہی لے کر سلطان محمد بن رومیوں کو اس سرزمین میں لایا۔ یہ ہوئی۔ سلطان محمد بن رومیوں نے ان کے لشکر گاہ کو قتل کیا۔ ہمیں جہاد اور اسی کو پس خیمت میں پانچ تھیں۔ جن کو سلطانوں نے زنا کر کے کھالیا۔

مرید شہاک کا نقل: قلعہ قمری میں ایک شخص روس، انگریزوں کے شہاک ہائی رہا تھا۔ اسی سال جو مرید ہو گیا، اسی روز سے شے بھی۔ اسی روز عزت و احترام سے پہنچا۔ قلعہ و قلعہ ہر صحت کر کے قلعہ قمری کی طرف واپس بھی گویا۔ سلسلہ قلعہ کو اس کی خبر تک نہ تھی۔ وہاں پہنچا کے بعد قلعہ قمری پہنچا۔ شہاک کو یہ خبر ہوئی کہ جو اس کے ہمراہ تھے۔ وہ قلعہ قمری گیا اور نقل لایا۔

و مستحق روئی کا غلط رقبہ ۲۰۱۱ء میں ملحق ہوئی نے لشکر کے ساتھ بحرہ جادو اسلامیہ کی طرف پیش قدمی کی۔ غلط پہنچ کر کامرہ کر لیا۔ وہی غلط نے قتل و غارت ۱۰۰ کے قتل سے مسالحت کر لی۔ دستیں نے شہر غلط میں داخل ہو کر صلیب کو پستل سجدہ پر نصب کیا اور دو چار روز قیام کر کے انہیں کی طرف نکلا۔ وہاں تک انہیں کے ساتھ بھی اسی شہر کا یہ تو کیا۔ الی اور دن ان واقعات ہو کر رہا۔ سے مطلع ہو کر دار الخلافہ بغداد جہاں گئے۔ وہاں غلط میں استقامت پائی گیا۔ مگر سب شہوانی نہ ہوئی۔

۱۹۵۷ء میں شیخ نے دہلی میں اپنے ایک دوست کے گھر پر اپنی ٹائپنگ مشین لے کر اپنا کتب خانہ لگا کر رہنے لگا۔ یہاں پر وہ اپنے تمام کاموں کو سرانجام دیتا رہا۔ ان کے پاس ایک بڑا کتب خانہ تھا جس میں ان کے تمام کتب خانوں کے کتب شامل تھے۔ ان کے پاس ایک بڑا کتب خانہ تھا جس میں ان کے تمام کتب خانوں کے کتب شامل تھے۔ ان کے پاس ایک بڑا کتب خانہ تھا جس میں ان کے تمام کتب خانوں کے کتب شامل تھے۔

[illegible][illegible][illegible]

نہ کر دیا۔ آنگرک میں بویہ نے بادشاہ کی پوجا میں قبضہ کیا۔ اسی میں مراد آباد فتح ہوئی اور اسی نے اور حواں پر قبضہ کر لیا اور پھر جاندے کے خراج مقرر وہاں ملاوکی دربار خلافت سے منہ حکومت بھی حاصل کر لی۔ یہ اسی زمانے سے ان صوبہ جات پر کا بعض متصرف ہوا۔

حسین بن قاسم اور موہن میں کشیدگی حسین بن قاسم بن عبد اللہ بن وہب خلیفہ مقتدر کا وزیر تھا اور موہن اس سے وزارت سے نکل گیا۔ خلیفہ کا خیال تھا۔ مگر باقی نے حسین کو موہن کے پاس لے جا کر صفائی کرادی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حسین کو عہدہ وزارت سے مقرر کیا گیا۔ اس نے عہدہ وزارت سے وصل کرنے کے بعد جو، یعنی اوران فرات کو اسلاف میں داخل کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد موہن کے کانوں میں یہ خبر پہنچی کہ وزیر اسطقت حسین نے چند پہ ساڑھوں کے ساتھ حمل کر اس کے خلاف سازش کر لی ہے۔ اس خبر کا پہنچنا تھا کہ موہن کو سخت غمی ہوئی۔ اسی اثنا میں کسی نے وزیر اسطقت حسین تک پہنچا دیا کہ موہن ایوان وزارت کو گونے کی تدبیر کر رہا ہے۔ وزیر اسطقت پان کے خوف سے اپنے اہل وزارت چھوڑ کے محل کے خلاف میں چلا آیا۔ ایک خط میں بادشاہ نے حسین بن قاسم کو لکھ بھیجا۔ وہ اس وقت مراد آباد سے نکلتا تھا کہ وزیر اسطقت نے ہم قتل کر دیا۔ وزیر اسطقت نے موہن کی سواہلی کو تڑپائی ہوئی بعد ازاں وزیر اسطقت حسین۔ نہ خون پیار اور غافلین گل سرانے خلافت کو نبھ کر کے انجام دیے۔ موہن اس کی خبر گیری کو سخت غلٹ ہوا ہوئی۔ اس عرصہ میں بادشاہ بھی بغداد پہنچ گیا۔

خلیفہ مقتدر اور موہن کے مابین کا مصمت موہن خلیفہ مقتدر سے داخل ہو کر موہن کی جانب روانہ ہوا وزیر اسطقت نے ان سے ملاوکی کو جو موہن کے ہوا تھے روانہ آنے کو لکھا۔ چنانچہ ان میں سے چند پہ سالہ راہیں آ گئے۔ باقی ماندہ ماہوں کے ہر مہینے میں چندوں میں صل چلے گئے۔ وزیر اسطقت حسین نے روانگی میں صل کے بعد ان کے اور اس کے ہمراہیوں کے مکانات اور جاگیروں کی تسلی شروع کر دی۔ جس سے کافی مقدار میں مالی جمع ہو گیا۔ خلیفہ مقتدر نے خوش ہو کر حمیر الدولہ کا خطاب مرحمت فرمایا اور ان کا نام کا سکے سنو کر لیا۔ عمال کی تقرری اور رعایا کے کامل اقتدارات دیے۔ چنانچہ وزیر اسطقت حسین نے صوبہ ہمدان اور ہمدان پر قبضہ کیا۔ مگر یہی کو بیڑا دلائے خراج مقرر کیا اور صوبہ وادود اور ان جو ان اور ان کے پیچھے ناصر الدین حسین بن عبد اللہ بن قاسم کو موہن سے جنگ کرنے کو لکھ بھیجا چنانچہ صوبہ وادود اور ان جو ان کو موہن سے جنگ کرنے کو لکھ اور وادو نے اس فوج میں شرکت کی اسی وجہ سے کہ موہن نے اس کے ساتھ جو سے اسے اسامات کے تھے اس کے باپ کے مرنے کے بعد کسی نے اس کی پوری شہر کی فوج مگر پھر اسے بھائیوں کے کہنے پہنچے۔ آواز ہو گیا۔

موہن کا موہن پر قبضہ موہن نے اس سے صل کر کے چلا گیا کہ اسکا وادو میں جس قدر دوسرا عرب تھے ان کو قتل کیا کہ خلیفہ مقتدر نے مجھے موہن اور وزیرانہ کی حکومت عایت فرمائی ہے تو لوگ سب کو کر صرے ساتھ چوہا لوگ آئے سو کی بہت کے ساتھ اس کے ہمدان ہو گئے۔ قرب موہن ہمدان نے ہمیں ہمدان فوج کے موہن پر حمل کیا۔ موہن نے پہلے ہی حملہ ان کو شکست دے کر موہن پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ اسطرلاب سے کا ہے اس کے بعد بعد ازاں ہمدان اور صحر کی فوجیں اس کے پاس پہنچ آئیں۔ مگر وہ اس کے ہمدان اور ہمدان نے ان کو قتل کر دیا کہ وہ ہمدان تھا۔ ناصر الدین بن عبد اللہ بھی اس سے آٹھ اور

سجری اور موصل کی رنجش کا سبب طرفِ سجری کے موصل اور بنی کے متغیر اور گھٹے ہو جانے کا یہ سبب اہل کربلا نے بائیں اور اس کے پیچھے کاربہ و حرارہ طرفِ سجری کے زیادہ ہوجانا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں طرف کے خادموں اور ماتحت تھے۔ یہ دونوں دونوں کی قدر، فرائی سے ایسے اترائے کہ خریف ہاں ارب تک مجوز رہا تھا اور بہت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ بائیں نے طریف کو نکھڑا دیا جس کی قسمت سے معزول کر دیا تھا۔ بلاخر یہ غرور و غرور سے خدائے بائیں نے طرفِ موصل کی گورنری پر مقرر کر کے کھڑا کیا۔ چنانچہ وزیرالسلطنت ابن مقلدہ نے طرف کی بھی سفارش کی کہ وزیرالسلطنت ابن مقلدہ نے منظور فرمائی مٹی بن بائیں کو اس کی خبر نہ تھی۔ اس نے طرف کو گورنری مصر پر بھیج دیا۔ وہاں اس کی رعایت پیش کر دی اور سند حکومت حاصل کر کے اپنے نائب کو ہاں بھیج دیا۔ طرف کو اس سے غت و رعیت کی ذیادتی اور وہاں کے راز سے ساقی و گل کا انتظار نہ کر کے ساتھ کر کے لائے۔

موصل اور فوجِ ساجیہ کی کشیدگی کی وجہ فوجِ مزیدیہ کی کشیدگی اور غلبہ مقتدرہ کی طرف سے اس کی یہ وجہ برنی کہ فوجِ موصل کے ساتھ موصل بھی گئی۔ عینہ مقتدرہ کے قتل ہونے کے وقت بھی اس کی مصیبت دو گنا تھی۔ رنجش اس سے بڑھ کر تھی اور انصاف کے وعدے کرتا تھا۔ آقا خذلیفہ کا ہر مسئلہ خلافت پر متکثر ہوا۔ انہوں نے اس کو اسرارِ مصلحت کے ساتھ دیکھا اور اس کے اقتضات حاصل ہو گئے۔ اس کی فوج کے حقوق پر موصل کی نظر پڑی۔

ساجیہ فوج کا سردار و مسئلہ۔ فوجِ ساجیہ کے سردار میں ایک شخص مسلمان کی تھا۔ اس کا ایک خادم مسلمان تھا۔ مسئلہ نے اس کو زور دیا تھا۔ دو دفعہ راتِ خلیفہ کا ہر ایک شخص خلافت پہنچ گیا۔ چنانچہ جس وقت خلیفہ کا ہر مسئلہ خلافت پر متکثر ہوا مسلمان کو کل کے ذرا ہر مسئلہ خلافت کی سرداری عطا کی۔ رنجش ہو کر وہ خلیفہ کا ہر مسئلہ خیر و شر میں دیکھتا تھا۔ وہاں سے کہہ سکتا تھا۔ ایک سردار نے اس سے پوچھا کہ ایک روز مسلمان کو کھلب کے کہ تم مسئلہ کے پاس جاؤ جس نے تم کو زور دیا کہ تم۔ وہ فوجِ ساجیہ کا ایک سردار ہے۔ اور اس سے پوچھا کہ اگر وہ اس کی شاکت کرے اور اس کی شاکت کا جواب اسے عطا دیکھتا تو وہ موصل پر کیا مہمیں ہو کر مسئلہ کے پاس آتا اور جس طرح خلیفہ کا ہر مسئلہ خلیفہ کی مہمیں کی تھی۔ مٹا ہوتا اور ایک مسئلہ نے جواب دیا کہ "ایہ املاکیں امام کے خلیفہ ہیں، وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کر سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان ہی سازشوں سے جو ان دونوں املاکوں کی دولت کے بدو سے ہو رہی ہیں۔ نجات دے دی تو یہ ہم پر اور ہر شخص اپنے ہی کو پہنچ سکتا ہے۔" انہیں یہ سن کر خدائے بائیں نے اس کو خلیفہ کا ہر مسئلہ خلافت میں آیا خلیفہ کا ہر مسئلہ خلافت کے لئے اس کی عزت کے لئے تھا۔ مسلمان کی مہمیں کی مہمیں کی مہمیں کے پاس روانہ کئے اور یہ سمجھ دیا کہ تم میرے خلاف اخلاقی دودھ دھو کر گواہی کر گئے یہ ظاہر کیا کہ خلیفہ نے اپنے خدا کو بہت ہی چیزیں عطا کیں۔ ان میں سے یہ بھی ہیں۔ یہ میں اپنی طرف سے آپ کو بھیجتا تھا۔ میں اس کے خیر و خیر کی خدمت میں حاضر ہوں گا کہ خیر و خیر کے خدا ہاں کیا ہے کیا ہو جاؤ۔ مسئلہ کی بیوی مسلمان کی تربیت سے خیر خلافت میں دیکھ رہی تھی۔ خیر کا ہر مسئلہ خلافت میں سے جو کہنا تھا کہ اور اس کے ذریعہ سے خیر کے پاس اپنے قلم خاص ہے۔ ایک دفعہ کھڑے ہوئے اور ان کے پاس میں مسئلہ اور اس کے سرداروں کو بجا کیرات اٹھا دیا۔ اس نے اپنے کا ہر مسئلہ مسئلہ نے وہ دفعہ، کچھ کہہ سال اور ان کو بجا کیرا۔ یہ پہلا کوا چاہا

روایت کیا۔ پھر وہ اس نے بائیں طرف سے ہٹ کر دیکھا تو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ کیونکہ اس لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ موسیٰ سے کبھی کسی چادر پر سونے کی کمانڈر ہے۔

خلیفہ قاہر اور طریف کے مابین حاکم و طریف نے اس شراب سے اپنی دکانوں کی سم آگئی تھی۔ منظر کی کہ مونس پہنچا اور اس پہنچا تو کوئی حد نہ تھی۔ پہنچے ہوئے مونس کے صبر اور مزاحمت میں کوئی فرق نہ تھا۔ سب نے مونس کے مابین حاکم سے اور اس طرف سے یہ اندھا دانی کہ خلیفہ قاہر کا حکم غلط خاص میں مونس کا آئے تو میں میری شہر میں سمیت وہاں کے تانے کو موجود ہوں۔ اس کو جس نے خلیفہ قاہر کے پاس پہنچا مونس کا یہ خلیفہ قاہر نے اپنے کلم سے پہلے اس شراب کا کھانا کر لیا جس کا وہ خواہاں تھا۔ اس کے بعد اس طرف سے اس قدر اور بڑا حاکم یا کہ نہیں ہمیشہ نماز چھایا کروں گا۔ بعد اور جماعت میں دھرم ہوں گا۔ بخ اور بہادر کر کے جادوں گا۔ اور خدائی سے لئے میں خود بخ میں جا کر بیٹھوں گا۔

خلیفہ قاہر کی گرفتاری کا منصوبہ۔ فوجی صاحب کے ملائے کے بعد طریف نے کوٹھن کھسرائے خلافت کو بھی اپنے ہم صبر کیا۔ اس پہنچے نے ان لوگوں کو گلہ رائے خلافت کے مکانات سے کھوا کر اپنے خادموں کو ان میں خبر ادا کیا۔ اس سے مونس کے مابین گلہ رائے خلافت کو دینا تھا۔ یہ مونس کی جیل۔ مونس کی طرف سے ہم پہنچے دے کر ان لوگوں کو دیکھ خلیفہ کا کا ہو نہ وہاں دیا۔ اتفاق یہ کہ دین منکر اور اس میں کوئی کسی کی خبر بھی گئی۔ سر اور ان فوج، میر اور فاضل کسرائے خلافت کو گرفتار کر لینے کا قصد کیا۔ مگر خوف و تشدد اور اس فعل سے باز رہے پھر یہ رائے قائم نہ کی کہ خلیفہ قاہر کے پاس پہنچ کر گرفتار کر لینا چاہئے اور چونکہ خلیفہ قاہر نے اس کو یہ کہہ کر پھیلے سے پیش نظر کر رکھا تھا۔ بیکاری کے بہانہ سے باہر نہ جاتا تھا اور نہ کوئی شخص اس کی خدمت میں جاسکتا تھا۔ اس وجہ سے اس منکر اور اس میں کوئی اس راہ سے مل بھی کا مایا نہ ہوتی۔ صلاح و مشورہ کر کے قرامطہ سے آئے نیراز ادبی جیسا کہ ابھی ہم نے آویہ بیان کیا ہے۔

حاکم مصلحتی کا اعلان۔ انظر مونس کی گرفتاری کے بعد عہدہ خلافت و سلامت طولوئی کو دیا گیا تھا۔ وہ تو دلی پر تھوہین کا قاتل عہدہ و وزارت پر رہا۔ اس قدر کے انظر میں کہ تمام مونس عہدہ اللہ۔ حکم و ناس سے قاری ہو کر خلیفہ قاہر نے تمام شہر میں پستادی کرادی کہ جو کوئی روپوشی میں جائے وہ پانچوں۔ ان کو ان کی جان ہے۔ ان کا مال و اسباب جو ضبط کر لیا گیا ہے واپس لایا جائے گا۔ اور جو شخص حاضر نہ ہو گا ان کا حصہ کم کر دیا جائے گا۔ اور مال و اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد ابو اسلمہ سلمیٰ کی خبر شروع ہوئی۔ یہی کوٹھن اور خلافت سے وہاں آئے خلیفہ قاہر نے غبار کر دیا۔ اسے دیوار میں چھن دیا گیا اور وہ مرنے لگا۔ پھر میں پہنچ کر گرفتار کر کے پیش کیا گیا اس کو بھی سزا دے دی گئی۔

بلقین و تونس کا قتل۔ شعبان اس میں میں شکار میں تھا کہ شہر میں آدھنی سے بھر میں بھی اس کو نہ دیکھ کر شہر میں غم و غور نہ ہوتا ہے۔ اسے کھسرائے خلافت کے قریب پہنچے۔ وزیر الساعت ابو جعفر کے "روشن گل" و آگ لگا دی۔ مونس کو ہر بار کو دھچکاتے ہوئے قسم خلافت کی طرف بڑھے۔ خلیفہ قاہر کھسرائے کے خود و غلہ دین کر اس مکان کی جانب گیا جہاں پر نہ پہنچ قید تھا۔ فارسیوں کا اشارہ کر دیا۔ بلقین کی مردان و کاری تھی اور اس کا ہر لئے ہوئے مونس کے پاس آیا۔ مونس کو کچھ کر کھیر دیا اور ان کا خدا و انہ را جنوں پر نہ کر بلقین کے قاتل پر لٹن میں کرنے لگا۔ خلیفہ قاہر کے حکم پر اس کا بھی سر اور قریا

تھے۔ بعد ازاں وہاں سردار کو تھکانے پر آمادہ کرکے ترانہ خوانی میں لکھ دیے۔ شہزاد اور ہم اچانک منہ میں اس جوش تک نظر کو نہ کیے کچھ بول سکے۔ یہی حرکت نے ہم سب کے سب منتشر ہو گئے۔

ابو نصر کی فرمائش کے مطابق لوگوں کو بیان ہے کہ علی بن ہاشم اپنے باپ باقی اور منوں کے بعد مارا گیا۔ لیکن یہ وہ پریش تھا۔ باقی و منوں کے قتل کے بعد اس کی بھی یہ عمر خلیفہ گرفتار کی ہوئی تھی۔

ابو نصر ب اسماء بنت ابی وقحش بھی اس وقت قضا میں مشغول تھا۔ خلیفہ کا یہ نے اس کو زبردستی اسلمت ابو نصر سے پاس سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ ان کیین خلعت اور سرور ان افتر خلیفہ کاہر کی اس بندہ حاجی سے خط ابویہ نے اسے دیا۔ مایہ اور یمنی کلہ اسے خلافت بھی میں سالہ میں اپنے اعلیٰ درجہ مقامات کرنے سے عاقبت اور نام ہونے والے بختیاب کے بعد زبردستی اسے گرفتار کر کے باقی و منوں کے بعد سے گرفتار کیا گیا۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ اس کا بھائی اور جیرہ و شہزادہ اس کے خدام بھی گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیے گئے۔ ابو نصر قید ہونے کے بعد جو بیرونہ زندہ رہا۔

ابو العباس احمد کا عہد فوج اور دست پر تختہ سر پہنے کے اور اسے اس کا بھائی احمد بن محمد بن اسلمت ابو نصر کا بیٹا تھا۔ وزیر اسلمت ابو نصر کے قید ہونے کے بعد طریف ایک بار شخص ہوئی، دیا تھا۔ جس کا وقت و حیفہ کاہر کی آنکھوں میں ماننے کی طرف سے ٹھکانا تھا۔ فوج اور ملک کو اس کا پانچواں کا قتل ایک روز خلیفہ کاہر نے اس کو اپنے دربار میں بلایا۔ یہاں اس نے یہ ضرور اور دست ہوئی کہ گرفتار کی کاظم دے دیا۔ خدام نے گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا۔ تاہم خلیفہ کاہر کو یہ خبر دانی یا کیا۔

آئی یہ یہ کی حکوت۔ یہ کا آغاز ہوا کہ اس وقت اعلیٰ اور شہزادہ باقی و منوں کے بعد اس میں سے تھے۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ علاء الدین و شہزادہ اسلمت ابو نصر کا بیٹا تھا۔ اس کا وقت و حیفہ کاہر نے اس کو اپنے دربار میں بلایا۔ یہاں اس نے یہ ضرور اور دست ہوئی کہ گرفتار کی کاظم دے دیا۔ خدام نے گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا۔ تاہم خلیفہ کاہر کو یہ خبر دانی یا کیا۔

یہی یو یہ کا شروع ہوا کہ اس وقت اعلیٰ اور شہزادہ باقی و منوں کے بعد اس میں سے تھے۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ علاء الدین و شہزادہ اسلمت ابو نصر کا بیٹا تھا۔ اس کا وقت و حیفہ کاہر نے اس کو اپنے دربار میں بلایا۔ یہاں اس نے یہ ضرور اور دست ہوئی کہ گرفتار کی کاظم دے دیا۔ خدام نے گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا۔ تاہم خلیفہ کاہر کو یہ خبر دانی یا کیا۔

یہی یو یہ کا شروع ہوا کہ اس وقت اعلیٰ اور شہزادہ باقی و منوں کے بعد اس میں سے تھے۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ علاء الدین و شہزادہ اسلمت ابو نصر کا بیٹا تھا۔ اس کا وقت و حیفہ کاہر نے اس کو اپنے دربار میں بلایا۔ یہاں اس نے یہ ضرور اور دست ہوئی کہ گرفتار کی کاظم دے دیا۔ خدام نے گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا۔ تاہم خلیفہ کاہر کو یہ خبر دانی یا کیا۔

مقتل نہیں ہو سکے۔ اس وجہ سے بہ نکر تحقیق قصور کا ہم لوگ مراد اورنگ کے پاس چلے جاتے ہیں جس وقت آپ کا انتقام درست اور کاروبار سلطنت چلت ہو جائے گا۔ آپ کے پاس چلے آئیں گے۔ مراد اورنگ نے غی بیوی کو اغوا کرنا و احرام سے غصہ کیا۔ غصہ میں اس کے بعد مالکان کے سپہ سالاروں میں سے ایک گروہ نے مراد اورنگ سے امان کی درخواست کیا۔ مراد اورنگ نے قبول کر لی اور ہر ایک پر لاکھوں اطراف جیل میں ایک سو کی حکومت عطا کی۔ چنانچہ عبداللہ ولد کو گرنی کی زمام حکومت سپردی گئی۔ پورا چنے بھانے کی سب سے بڑا تھا۔

آلہ بویہ کی نرے کور وائی غرض تمام بی بیوں پر مراد اورنگ سے وصیت ہو کر رہے تھی جانب روایت جوئے۔ ان لوگوں سے کی حکومت پر دشمنی بن نہ ہو اور مراد اورنگ تھا۔ اس کے ساتھ اس کا وزیر حسین بن محمد قطب بہ عہد بھی تھا۔ حمید الدولہ نے اس سے بھی کچھ کریمید سے ملاقات کی۔ کچھ سہا ب اور غیر بطور توجہ پیش کیا۔ مراد اورنگ کو اس کی خبر تک نہ تھی فوراً سمجھ گیا کہ مالکان کے ان پتہ گزرتے سربراہوں کو سربراہی و حکومت دینے میں ہیں۔ تو غلطی نہ ہو کہ پتہ پڑے ہیں جہاں گھس کر گزریں وہ کم ہے۔ اس خیال کا آقا تھا کہ اپنے ہمالی دشمن کو ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے لکھ بھیجا۔ اس خط کے پہنچنے سے جیستہ عبداللہ ولد کرخ کی طرف روانہ ہو چکا تھا اور لوگوں کو گرفتار کر لئے گئے۔ باقی رو کیا۔ دشمن نے اس کے مالیں لانے کی گھڑی آدھیں کور والدہ کرنے کا قصد کیا مگر بھرتہ قصور و خا موچی اور۔

عبداللہ ولد کا کرخ پر قبضہ عبداللہ ولد نے کرخ میں پہنچ کر زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی، استقلال و احکام سے حکمرانی کرنے لگا۔ غریب کے دوپہ رکھتا اس طرح کے مالی کثیر ہاتھ آبا۔ سب کا سب انگریزوں کو دے دیا۔ جس سے انگریزوں کو اس سے محبت ہو گئی۔ غلام الناس کے گلوب محلہ و نصف اور اورادہ میں سے اس کا جانب مائل ہو گئے۔ خود سے ہی دونوں میں اس کا جاہ و حلال اور مرید واپ بڑھ گیا۔ اس زمانہ میں مراد اورنگ طبرستان میں تھیم تھا۔ طبرستان سے روئے واپس آچا اور سپہ سالاروں کی ایک جماعت کو جو سے میں نظر بند تھے باکر کے کرخ بھیج دیا عبداللہ ولد نے ان سپہ سالاروں کو کہت ہوئی عزت کی اور اخلاق و محبت سے پیش آیا۔ انہیں مالی و اسباب سے مالا مال کیا گیا۔ ان سے ان لوگوں کو نماز و اللہ ولد کی جانب طبعی میلان ہو گیا۔ مراد اورنگ نے یہ خبر پا کر ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ عبداللہ ولد نے انہیں بھیجے سے انکار دیا۔ مراد اورنگ کو اس خود کا و فضل پر سخت ہی امت ہوئی اس آغا میں شیر زمانہ نامی دہلیم کے ایک سپہ سالار نے عبداللہ ولد سے امان حاصل کر لی۔

اصفہان پر قبضہ عبداللہ ولد کی قوت اس کے مل جانے سے بڑھ گئی اور اس نے سنان جنگ و درمت نر کے اصفہان چن سالی کر دی۔ ان دونوں اصفہان میں مظفرین ا قوت حکومت کر رہے تھا۔ وہی ہزار فوج اس کے قبضہ میں تھی اور محمد فرار کا انچارج ابوبلی بن رستم تھا۔ عبداللہ ولد سے کولا بھیجا کہ تم لوگ دار الحکومت بغداد میں جا کر محلات کر لو اور انہیں اصفہان کی اطاعت قبول کر لو۔ میں تمہارے ساتھ دو سنان برتاؤ کرنے کو تیار ہوؤں۔ مظفر اور ابوبلی نے اس امر کو منظور نہ کیا۔ اتفاق یہ کہ انہیں ایام میں ابوبلی مر گیا۔ جو علیحدہ قاہر کی اطاعت کو نہایت کر وہ کھٹا تھا۔ مظفر نے اصفہان سے شین نویں باہر آ کر مرید قائم کیا۔ اس کے لشکر میں چھ سو بھی اراذل داخل تھے۔ ان لوگوں نے عبداللہ ولد کے حالات سن کر عبداللہ ولد سے امان حاصل کر لی۔ بعد ازاں لڑائی کی جھجڑ چھا شروع ہوئی۔ عبداللہ ولد کے کاب میں صرف نو سو سوار تھے اور مظفر تقریباً دس ہزار فوج کے ساتھ میران جنگ شد آیا تھا۔ مگر پہلے ہی حملہ میں وہ شکست کھا کر ہاجا۔ عبداللہ ولد نے اصفہان میں داخل ہو کر انچا کا صانی

خلافت کے سرور اور ان کو بڑا تحقیر کا جو اثر مل گیا۔ اس کا مشورہ کیا۔ جس میں اُنہیں خطہ دیان کیا۔ بعد ازاں میں نے وقتِ ظہر کے خلافت پر محضر دیا اور دونوں طرف سے نالہ بڑی ہوئی۔ ظیفہ کا جو خورہ غم ماسی کر پیرا ہو گیا۔ بھانٹے کے قصہ سے روزانہ کی طرف سے برضا و خدام ہوئے۔ آخرت فوج سے دست کشا ہے۔ مجبور ہو کر تمام کھیت پر چڑھ گیا۔ اسے تیس لوانی میں آئے۔ ظیفہ کا بڑا دم صحت ہے۔ کسی خدام نے تھلا۔ بچے علی ایک کر و خدام کی طرف سے روز پڑا اور طائفہ کا جو سے آئے۔ کہ۔ ظیفہ کا بڑا دم صحت ہے۔ ان لوگوں نے تیر ہوئی۔ صلی ذی۔ پورا ہی۔ طائفہ کا خدام کی کت سے بچے آئے۔ سب نے کرنا کر لیا اور پانچ اس مکان میں لائے یہاں۔ طریفہ سیر فی قیدہ۔ اس کو بڑا کرے بجائے اس کے حریف کا جو کو قید کر دیا۔ یہ واقعہ اس کی خلافت کے ایف ایک چوبیسے بعد کا ہے۔ روزیہ اسطاعت تھیں اور خلافت واجب تھی اس وقت اٹلیہ خبر ہوئی کہ یہ ایک تیر۔

معزز و اہل کے دیگر اسباب۔ مجھ نے خلیفہ کا بڑی دعاوی کا موجب یہ دیا کہ وہ منہ خلافت پر متکبر نہ بنے۔ بعد فوجی سامیہ کے کاغذیں جس سر کے خلافت پر منکدر نہ بنے۔ ان کے سرور اور ان کے چہ ماہ و س کی فوجیں۔ اور مخالف نہ ہو۔ یہ میں ایک اصل سے کام لیتا۔ اس سے ان کو مل و ملکا تھیں پیدا ہو گئیں۔ اور وہ ایک اور سے سے سر کو گھٹ کر نے کیا۔ قاتی یہ کہ اس سے مذہب سلامت ہو گئی اس سے خطہ پیدا ہوئی کہینکو وہ۔ ان سے اس سے مل و ملکا طالب ہو ا تھا۔ وزیر و صحت تھیں۔ یہی اس اسی حال سے پیدا تھا۔ اس کا۔ میں ظیفہ کا بڑے اپنے تھی۔ میں چھ کر کے تھے۔ اس سے ان لوگوں کہ شہید ہو جیسا کہ ہم اچے بڑا بن کر آئے ہیں۔ اسے مل کر قادیان ایک کر و خدام سے ترقی کار ہو۔ بعد ازاں یہ ضیفہ آ کر نے ہند بران ہو گئی کہ اس میں قید کر دیا۔ سرور و خدام لوگوں کو فوجی سرچید اور کاغذیں ملکر اسے طلاقات کے مقابلہ میں اُچھرنے کی کو شش کی اور فوج سے مدد فرما کر دیا۔ فوجی مدد یہ اور کاغذیں ملکر اسے خلافت کو یہاں کو کر دیا اور وزیر اس سے اور جانب سے یہ واقعہ نہ ہو گیا۔ نہین کا بڑا بنے۔ اس کو ملکر اسے خلافت سے نکال کر بھر دی۔ قوت کو ال شیر کے سرور کا اور اس کی طرف سے کی جاہت ہوئی اس سے فوجی ساچی اور کاغذیں ملکر اسے خلافت کا شہ اور فوجی ہو۔ ظیفہ کا بڑے ملکی۔ اس سے فوجی برانیاں اور مدد سے بنے۔ رات و دن فوجی سامیہ کی کشیدگی اس سے نہین کی ہو اس کے معزز و اہل کرنے پر متکبر ہو گئی۔ جیسا کہ ہم اچے بڑا بن کر آئے ہیں۔

پاپ : ۶۴

محمد بن مقتدر الراضی بالله

۵۳۹۱۵۳۹۱

بجسٹ: خلافت: خلیفہ کاہر کی کرنا کی تے لاء اور اعلیٰ اس میں ختمہ رکھو قیہ خانہ سے دوز با دعام میں لایا گیا۔ (یہ مع: پنجواں
کے خیال میں تھا)۔ اجماعی (۱۰۰) ل ۷۷۷ یوں چہا رشہ کو اس کی خلافت نہ بیت کی گئی اور "انرا حق با لہ" کا سہرہ ک لقب
دیا گیا۔

قورچہ کا انجمام۔ اس کے بعد خلیفہ راضی نے علی بن محمد کو اس کے بھائی عبد الرحمن کو امور مملکت میں اسے لینے اور مشورہ کرنے کی خرمن۔ عہد طلب کیا۔ خود بھی دوسرے بعد یہ دونوں حاضر ہوئے تو عہدہ اور امت پر علی بن محمد کو مقرر کرنے کا قصد ملا۔ فرمایا: علی بن محمد سے رضی اللہ عنہ کی کا ہزار ہا ہوتی ہے، مگر کہہ دو: مقرر کرنے کی رائے ظاہر ہے۔ چنانچہ خلیفہ راضی نے ابن قتلہ کو اس کی روئے اور تقدیرات و زمانہ اس کے سپرد کیا اور کافعی، الفضا، کو حکم دیا کہ محمد بن خلیفہ فاجر کے پاس جا کر ہدایت کر دے اور اسے آپ کو معذرت کرنے کا نسخہ دے تا جبکہ وہ لوگوں کے محمد بن خلیفہ کے پاس گیا اور اپنے آپ کو معذرت کرنے کی وجہ سے اپنی محمد بن خلیفہ نے اس سے انکار کیا تو اس کی آنکھوں میں گہرے مسامتاں پھیر دی گئیں۔

عہدہ ولی کی تقسیم : اہل بیت نے عہدہ وزارت سے مشرف بہ حکومت بنی ہاشم اور بنی عباس کے درمیان تقسیم کر دیا۔ عہدہ ولی اور اس کی طرف سے منظور شدہ نسل بنی ہاشم میں اہل بیت کے مصلحتوں کو ملحوظ رکھ کر تقسیم کیا گیا۔ عہدہ ولی اور اس کی طرف سے منظور شدہ نسل بنی عباس میں اہل بیت کے مصلحتوں کو ملحوظ رکھ کر تقسیم کیا گیا۔ عہدہ ولی اور اس کی طرف سے منظور شدہ نسل بنی عباس میں اہل بیت کے مصلحتوں کو ملحوظ رکھ کر تقسیم کیا گیا۔

ابن یاقوت کا عہد قیامت برقرار: ابن یاقوت نے پھر پانچ سو بار خلافت علیہ السلام کی ایک درجہ مست بھی

دی جو چیلنے کے ساتھ منکھور کر گئی تھی۔ ابن یاقوت سامان مغربہ دست کر کے ابن رواقی کے بعد ہی روانہ ہو گیا۔ کبھی لے آئیں رواقی سے اس کی خبر کر دی۔ اس غیابی کے کہ ابن یاقوت سے میں پہلے بعد اس کی بھیجے جاؤں، واسطہ میں نے تخمیناً اعلیٰ کوچ کرتا ہوا بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ بغداد میں خلیفہ راضی کا اسی مضمون کا قرینہ ملا کہ دربار خلافت کی طرف سے تمہیں صوبہ بصرہ کے علاوہ صوبہ واسطہ کے میزبان جنگ و محاربت کی حکومت بھی مرحمت کی جاتی ہے۔ یہ بے بعد آؤ آئے کے واسطہ انہیں چلے جائے۔ چنانچہ ان سے بڑھ چلا واسطہ کو لو۔ برکت مراجعت انکار اور ابن یاقوت بغداد آتا ہوا ملا جو صوبہ بصرہ بعد ابن یاقوت بصرہ میں داخل ہوا۔ خلافت حاکم نے عہدہ حکومت سے صرف از غرما کر سرداری طوائف اور وفات کی گھرانی بھی اسی کے سپرد کی اور یہ حکم دیا کہ امراء لشکر اور حکام مال و دیوانی اسی کے حضور میں حاضر ہو کر اس کوئی فرمان تحریر کی یا مستوز یا بارانی یا قہ کا بغیر اس کے دھچکا کے جاری نہ ہو۔ درحقیقت وزارت بھی جی کرنا تھا اور وزیر السلطنت ابن مستور اس کی بجائے کا ایک مستوز و مستز لہر تھا۔

بارون کا قتل: بارون غریب الحال کو خلیفہ کاہرے کو فخر و زور اور مسند ابن خلدون کی مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت خلیفہ کاہرہ مستوز لیا گیا اور خلیفہ انہی مستوز خلافت پر جلوس افروز ہوا تو بارون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ میں تو خلیفہ کاہرے کے ماسوا کا بیٹا ہوں میرے سوا کوئی اور رئیس حکومت اور سردار کی قسطنطنیہ نہیں ہے۔ اور انہیں دولت اور سپہ سالاران لشکر کو انعام دینے کا وعدہ کیا اور دیندہ سے ناخوشی کی جانب ہمد بغداد کو چل گیا۔ وزیر السلطنت ابن مستور ابن یاقوت غریب سا پہنچا، وہ ناخوشی بکھڑے خلافت کو آگوا کر دیا۔ نتیجہ کہ دربار خلافت میں حاضر ہوئے اور خلیفہ راضی سے بارون کی حکایت چڑھ گئی۔ خلیفہ راضی نے اس کو گنہگاروں سے حرمت کرنے کی اہمیت دے دی ان کو گنہگاروں نے بارون کو بذریعہ خط و کتابت بعد اس میں آنے کی مخالفت کر دی اور ان علاوہ ان صوبوں کے جو اس کے قبضہ میں تھے۔ دو ایک صوبہ اوڑنے کا وعدہ کیا کہ ترمبارون اس جانب اور بھی غفلت نہ ہو۔ نہ وہ ان میں پہنچنے کے جزا خراج وصول کرنے لگا۔ جس سے اس کا صوبہ دواب بڑھ گیا۔ اور یہیں دولت نے یہ خبر پا کر محمد بن یاقوت کو ایک عظیم لشکر کے ساتھ بارون کے ملو قوت میں تیزی کی روک تھام اور وہ کچھ بڑی روٹوں فوجیں مقابلہ پر آئیں۔ ابن یاقوت کے بعض مرہاسی بھاگ کر بارون کے پاس چلے گئے۔ ابن یاقوت نے بارون کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا۔ بارون نے منکھور نہ کیا اور یہ کہلا بھیج کر میں بعد اس میں ضرورت آؤں گا۔ ابن یاقوت یہ جواب نہ کر سکا تو ۱۰۰۰ یوم سرحد پر میں بھاوی اٹھائی اس کے کوٹوں فوجوں نے بھگسکار زور کر مٹا۔ پہلا ہی حملہ میں ابن یاقوت کو شکست ہوئی۔ اس کا لشکر گالوب لیا گیا۔ ابن یاقوت مجب کے بل کی طرف بھاگا اور یہی سے گزر گیا۔ ہمارے نے تھا اس کا قابض کر زور قوت ایک میل شہر پہنچا اتفاق سے محمداہد کا زمین پڑا نہ بھر میں یاقوت کے قیام عظیم نے کھلی کر سردار بنی۔ بارون کے مرہاسی اس واقعہ کو کچھ کہہ بھگ کھڑے ہوئے دو ایک سپہ سالار مارے گئے اور ایک دو گرفتار کر لئے گئے۔ ابن یاقوت نے قیام نہ کر بڑھادی جانب لوٹا۔

ابن یاقوت کا زوال: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ ابن یاقوت کو کل دفعہ ترکی گھرانی کا حکم دیا گیا تھا اور وزارت بھی درحقیقت بھی سر تھا۔ ابن مستور ہائے نام وزیر تھا۔ ابن مستور وقت بے وقت صوبہ یا گھیرنا راضی سے اس کی شکایت کرنے لگا۔ اس کے خلاف حکم آج پر ابن یاقوت کی مخالفت ثابت کر دی اور بعد جمادی الاول ۵۲۲ھ میں اس کی گرفتاری پر

آباد کر دیا۔
 این یاقوت کی گرفتاری، پانچویں ماہ کو کوٹلیہ راضی حسب دستور بارہ ماہ میں رہتی افزودہ ہو کر اسی سہ ماہی سلطنت امروہ
 لشکر اور وزیراء حسب مراتب موجود تھے اور گورنرانہ سوجات بھی ایک طرف کڑے تھے امیدواران سند کوٹلی کے لئے کا
 انتظار کرتے تھے۔ ظفر راضی نے اور شاہ گورنرانہ کوٹلی کی تقرری اور تہذیبی کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 یاقوت کو عہدہ کجاست کی خدمت کے باہم رہنے کے لئے حاضر کر دیا۔ اس کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 یاقوت کو عہدہ کجاست کی خدمت کے باہم رہنے کے لئے حاضر کر دیا۔ اس کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 یاقوت کو عہدہ کجاست کی خدمت کے باہم رہنے کے لئے حاضر کر دیا۔ اس کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 یاقوت کو عہدہ کجاست کی خدمت کے باہم رہنے کے لئے حاضر کر دیا۔ اس کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این

یاقوت نے اس وقت میں مقیم تھا۔ اپنے بچے محمد کی گرفتاری کی خبر پا کر کادری کی طرف بھاگ گیا۔ اس نے یہ کجاست
 دیا اور وزیراء و غرض میں مآب کو غرض کرنے کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 کوٹلی کے پاس بھیج دینے۔ تاکہ اس میں یہ کجاست میں مقیم تھا۔ اپنے بچے محمد کی گرفتاری کی خبر پا کر کادری کی طرف بھاگ گیا۔ اس نے یہ کجاست
 میں یاقوت براہ ریل کی مسیبت جیسا کہ یہاں تک کہ قید خانہ میں مقیم تھا۔ اپنے بچے محمد کی گرفتاری کی خبر پا کر کادری کی طرف بھاگ گیا۔ اس نے یہ کجاست

خلافت ابو عبد اللہ بریلوی کا عروج، ابو عبد اللہ بریلوی نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 مراد اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور این یاقوت شکست کھا کر بھاگ نکلا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ یہ یہی وہی ہے جس سے عہدہ چلا
 آیا اور شکست کھا کر اس میں مقیم تھا۔ اس کے ساتھ ہی یاقوت کے عہدہ کو کجاست کو بھی انجام دے دیا تھا۔ کجاست عہدہ
 این مسئلہ نے بریلوی اور یاقوت کے پاس خطرہ بارہ ماہ کے جس میں این یاقوت کو گرفتار کرنے کی غرض سے اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 کوٹلی کے پاس بھیج دینے۔ تاکہ اس میں یہ کجاست میں مقیم تھا۔ اپنے بچے محمد کی گرفتاری کی خبر پا کر کادری کی طرف بھاگ گیا۔ اس نے یہ کجاست
 ہوئے یہ وہی وہی ہے جس سے عہدہ چلا آیا اور شکست کھا کر بھاگ نکلا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ یہ یہی وہی ہے جس سے عہدہ چلا
 میں تھا۔ اس نے یہ دربار منعقد کیا ہے۔ این
 دینی جانے کی تو خطرہ یہ ان پلاؤ پر وہ کجاست و حصر ہو جائے گا۔ وزیر السلطنت این مسئلہ نے اس پر پورے اس قصد کی
 غرض سے ایک جانب کوٹلی تھا اس جانب نے تحقیقات کے بعد ابو الحسن اور ابو یوسف کی رپورٹ کی تائید کی۔ اس کے بعد
 بریلوی بھی بھیجا اور اس نے این دونوں کے جاس کے جوئے مال پر جس کی تعداد چار لاکھ دھار سے زیادہ تھی قبضہ کر لیا۔ اس
 سے بریلوی کی فوت ہو گئی۔ اس نے لشکر بھی حراست کر لیا۔ بعد ازاں یاقوت کو بغرض جاس فاس اور جان کی طرف بڑھنے کا
 اشارہ کیا اور وہاں اس میں عہدہ ابو خراج وصول کرتا رہا جس سے اسی قدر مال اور فراہم ہو گیا۔

یاقوت کا زوال: یاقوت اور امین بویہ سے مقام اور جان پر مقابلہ ہوا۔ یاقوت شکست کھا کر سکرگرم کی طرف بھاگا۔ این
 بویہ راضی حراست تھا تب کہ کیا حسب یاقوت نہ تھے آقا تو راضی حراست تھا۔ یہاں تک کہ دونوں میں مصالحت ہوئی۔ ابھی
 آپ اوپر چھ آئے ہیں کہ مقام اور جان میں مقابلہ علاوہ ولایت میں یاقوت شکست کھا کر سکرگرم کی طرف بھاگ آیا
 ہے۔ این بویہ نے فاس پر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ ابو عبد اللہ بریلوی کا زوال اس میں تھا کہ وہ بھاگ کر گیا ہے۔ بویہ

(مترجم)

یا قوت کا تکرار ہی یہی تھا۔ یا قوت کو اس پر پورا اٹھا دیا۔ چونکہ انتہائی قوت یا قوت میں کم تھی اور اور اندیشہ کا وہ ظہور تھا۔ ابو عبد اللہؑ نے یہی اپنے ہمائی ابو یوسف کے ذریعہ یہ قوت کے پاس پہنچا دیا کہ آپ حکمران میں تمام فرما دیا۔ بہت جلد سامان جنگ اور مال فراہم کر کے اس لشکر کے جو بھلاؤ سے آئے وہاں ہے۔ آپ کی خدمت میں روانہ کر دیے۔ اس میں آپ کو سفر خرچہ بھی نہ کرتی تھی۔ یہی لشکر یوں کے شہر و شغب سے آپ کو تکلیف پہنچ نہ ہوگی۔ اس پیام کے ساتھ قرآن مجید سے بچا ہوا چار ہجری خرچ کے لئے روانہ کیا۔ سادہ لوگوں یا قوت اس بھلائی سے کیا اور یہی اس قدر مال روانہ کر کے خاصوں کو بھلا دیا۔ انہوں میں یہ مال ختم ہو گیا۔

یا قوت کی شکست یا قوت اور اس کے لشکریوں کی خدمت سے مبرا ہونے لگی۔ اس واقعہ سے قبل یا قوت کے پاس ایمن بن یوسف کے ہزارہوں میں سے طاہر بنی اور اس کا نائب ابو جعفر صیر بن ابی ہریرہ سے ہمارا بھی ہو کر چلا آیا تھا۔ جب یا قوت کے لشکر میں طاہر بنی اور جعفر صیر کی موت آگئی۔ تو طاہر بنی یا قوت سے رخصت ہو کر غزنی لشکر کی جانب لوٹا۔ سادہ لوگوں کو اس کی طبیعت کی خبر مل گئی۔ لشکر آگے کے یا قوت پر حملہ کر دیا۔ یا قوت کو شکست ہوئی۔ اس کا لشکر گاہت لیا گیا۔ ابو جعفر بنیہ ہو گیا۔ بھر ہوا والدہ کے ذریعہ اس کا شہرہ سے رہا کر دیا گیا۔ رہائی پا کر کہ ان پیچھے سزا دل دل میں یہی کہ نہ مٹے میں ماضی و کر بعد کتابت کو حاصل کر لیا۔

یا قوت اور ابو عبد اللہؑ بریدی طاہر بنی کے بعد یہی کو ایک مختصر ضعف یا قوت و ملاقاتی ہوا۔ یا قوت خبر کیا۔ بریدی نے یا قوت کے پاس پہنچا دیا کہ آپ اپنے لشکر میں لوگوں سرداروں کے ساتھ ایک ایک دستہ کر کے میرے پاس آنا بھیج دیجئے۔ میں ان کو بھلا بھلا دوں گا۔ آپ بھی میں لڑائی جھگڑا نہ کریں گے سادہ لوگوں یا قوت نے نہایت سادگی سے اس رائے پر عمل کیا۔ بریدی نے ان میں سے اچھے اچھے لوگوں کو منتخب کر کے اپنے لشکر میں رکھ لیا۔ باقی کو واپس کر دیا۔ جن لوگوں کو اپنے لشکر میں داخل کیا۔ ان کے ساتھ کو بھلا نہ دیا۔ یا قوت نے بریدی کے پاس لشکر کی کچھ کی طبیعت کا مطالعہ کر دیا۔ یہی نے ذرا بھی التفات نہ کیا۔ جب یا قوت بریدی کی طرف روانہ ہوا۔ بریدی نے خبر پا کر جاوہر استہلا کو آیا۔ دست برداری کی۔ عزت و احترام سے خاص اپنے مکان میں لے جا کر خیر کیا۔ مستعدی سے خدمت کرتا رہا کہ یہ سب ظاہر واری تھی لشکر یوں کو اطلاع کر دیا۔ شہر داخل پچاتے ہوئے دارالامارت کے دروازہ پر آئے۔ یہ قوت نے شہر و غوغا کا سبب دریافت کیا۔ یہی نے سر نہ کر کے دست بردار ہوئی یہی ہوگے۔ ہم کو آپ کو کٹل کرنے کے لئے سے آئے ہیں۔ ان کو ہمارا اور آپ کا ملنا گوارا نہ رہے۔ یا قوت یہ سن کر گھبرا گیا۔ بریدی نے ایک کھڑکی سے نکل جانے کا اشارہ کر دیا۔ یا قوت نے اس واقعہ اس کھڑکی سے نکل کر حکمران کو ملوث آدہ۔ اس کے بعد بریدی نے یا قوت کو اپنے لشکر یوں کے مقابلہ کرنے سے باز کیا۔ یہی کچھ بھلائی نہ کہ حکمران کو ہمارے طرف آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ حکمران سے فاصلہ میں جا کر حملہ نہیں ہو جائے اور والی شہر کو بچاؤ دیا۔ یہاں پہنچے تو خبر کیا۔ یا قوت ان رائے مطابق حکمران سے خبر جانے کے لئے جا رہا ہو گیا۔ اس کا ایک خادم سوسن نامی تھا۔ وہ بریدی کی چالوں کو نہ دیکھتا تھا۔ اس نے اس کی چالیاں اور اس کا فریب دیکر یا قوت پر ثابت کر کے یہ رائے دی کہ آپ بھلا چلے جائیں۔ مطلقاً لشکر رائے خلافت کے آپ سرزد ہیں اور ان لوگوں نے آپ کو طبیعت کا کچھ بھی لکھا ہے۔ ان فراموشی کو چھوڑ دے اور بعد اس میں جا کر آرام کے ساتھ سرداری کیجئے اور

ناصرالدولہ نے پھر پانچ سو سنی سے زائد سنی چاہا کیا۔ وزیر السلطنت کو کہیں تک تقاب کرنا چاہا۔ پھر وہاں سے واپس آ کر موصل میں قیوم پندرہویہ اور مال گزاری وصول کرنے لگا۔ ناصرالدولہ نے اسی بڑا دربار وزیر السلطنت کے بیٹے کے پاس بغداد آمد کے اور بل بجا کر یہ آپ کی خبر ہے ایسا کچھ کہیں کہ جس قدر جلد ممکن ہو آپ کے والد موصل سے بغداد کا راستہ لیں۔ وزیر السلطنت کے بیٹے نے اس تحریک پر عمل کیا۔ وزیر السلطنت نے کتبہ اور علی بن خلف بن مطلب کو اور فوج ماسیہ سے ماکردہ بھیجا کہ پورا ہے جب کے مضر کیا اور مساندت کے کر کے ۱۵ شوال ۳۳۳ھ کو بغداد میں داخل ہوا۔

ناصرالدولہ کا موصل پر دوبارہ قبضہ ہوا اور اسی وزیر السلطنت ناصرالدولہ نے فوجیں جمع کیں اور وہ کرور بھی سے تمام مملکت پر سرحد بٹھایا۔ ماکردہ کی حالت کیا کہ رقبہ کی جانب بھاگا اور بصرہ میں سے نکل کر بغداد آ گیا۔ ماکردہ کی شکست سے علی بن خلف بھی مضر کو نہ بھاگا اور چلا آیا۔ ناصرالدولہ نے موصل پر پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ اور باہر خلافت میں خط درخشا کی عرضی بھیجی۔ خلافت مابین نے خطا معاف فرما کر سند حکومت مرحمت کر دی۔

وزارت میں تبدیلیاں ہو گئیں محمد بن رائق نے دار الخلافہ بغداد میں خراج بھیجا پھر کر دیا تھا اس وجہ سے ۳۳۳ھ میں وزیر السلطنت نے محمد بن دہقان میں مسموعات دیا۔ طابہ بصرہ کے پہنچنے کا خط لکھ بھیجا تھا۔ محمد بن رائق نے وزیر السلطنت کے حکم کا جواب کا خلافت تحریر کیا اور پورے خلیفہ رضی کی خدمت میں وزارت کی درخواست کی اس شرط سے کہ کھلم کھلائے خلافت کے خراج کا اکل بھر دے اور سرور لشکر یوں کی تحفہ اہمیر سے دے۔

ابن مقلہ کی معزولی جواب اہل عراق نے وزیر السلطنت نے پورا عہدہ کی کہ اپنے بیٹے کو بجا بھارا اسی امر کے اجازت چاہا وہ ہے ابن رائق کے کو قتل کرنے کو واسطہ دلا کر وہیں اور ایک کام بھی ابن رائق کے پاس اسی امر کے ظاہر کرنے کو پہنچا دیا تاکہ اس کو کوئی خیال مخالف نہ پیدا ہو۔ جس کے وقت یہ قتل مظہر بن یا قوت و قید کی مصیبت سے ہائی ہو چکی تھی اور وہ مہدۃ حیات کا کام انجام دے رہا تھا۔

عبدالرحمن بن یحییٰ کی تقرری و معزولی خلیفہ رضی نے اس فعل پر مظہر اور محافظین نصرائے خلافت کی تعریف کی اور انعامات دیے۔ ابواسمین بن ابی علی بن مقلہ اور کھمران خانہ ان وزارت کے رد و پوشاؤ کیا۔ بعد ازاں خلیفہ رضی نے فوج ماسیہ اور محافظین کھلم کھلائے خلافت کی درخواست پر علی بن یحییٰ کو طلب فرما کر کھلم ان وزارت پر دیکھنے کا قصد کیا۔ علی بن یحییٰ نے اس سے سناں کا خط کر کے اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف اشارہ کیا۔ اسی وقت خلافت مابین سے عبدالرحمن بن یحییٰ کو طلب کر لیا۔ ان وزارت حمایت نہ پایا اور معزولی وزیر ابن مقلہ کے معاملہ کو بھی اسی کے سپرد کیا۔ ابن مقلہ سے بھی جیسا کہ اور سابق معزولی وزراء سے جرم نامہ وصول کیا گیا۔

ابو جعفر محمد بن قاسم کا تقریر پھر محمد بن عبدالرحمن سے وزارت کا کام نہ چل سکا۔ خراج وصول ہوئے میں رفت ہوئی۔ انتظامات بھی میں میں پیدا ہونے لگے۔ اس نے مجبور نہ کر و استغفار دے دیا خلیفہ رضی نے اس کو اور اس کے بھائی کو وزارت کے تیسرے سب سے کو قتل کر لیا اور ابو جعفر محمد بن قاسم کو قتل کر دیا۔ مہدۃ وزارت سے سر فراز فرمایا۔ وزارت کی تبدیلی سے علی بن یحییٰ پر بھی وقت آیا۔ اس سے ایک لاکھ دینار جمع وصول کیا گئے۔

[illegible]

تھیں ان واقعات کی خبر پہنچی تھی اور اس نے ایک لشکر جمع کر کے سوس اور چوبیس ہزار پر قبضہ کرنے کو بھیج دیا، ان مقامات کے نکل جانے سے ابوہریرہ کو اپنی برید کے قبضہ میں رہ گیا اور صرف لشکرِ حکرم پر مصر والہ لے آئے، اب مدنی کم ہو گئی مگر مصارف کی اسی حالت رہی تھی، حضرت نے ہنس کر دے لگی اس اثنا میں اس کے بھائی حماد والہ نے ایک تازہ دم فوج مصر بلے سامان جنگ کے اس کی کمک پر بھیج دی۔ پھر کیا تھا مئی ہوئی تو تے خود کرائی۔ ابوہریرہ قتل کر دیا اور اس پر نہایت مستعدی اور عجز کی تہ بند حاصل کر لیا۔

ابنِ رائق کی شام کو روانگی: ابنِ برید کی بھرہ بھاگ آ یا اور حکم واسطہ میں ٹھہرا ہوا ابنِ رائق نے عہدہ و مرتبہ کے حاصل کرنے کی کوشش اور مدد پر یہ کہہ کر اٹھا خود کو نئی صورت کا میابی کی نظر نہ آئی تھی کہ ابنِ رائق نے عل بن خلف بن خطاب کو سنا ایک لشکر کے حکم کے پاس روانہ کیا اور یہ دعوت کی کہ تم مصارف کے لشکر کے اجاز پر بخار کر سکا بن برید کو کھال باہر کر دو تم کو مبتلا جنگ کی افسر کی اور لشکر مانی کی افسر کی علی کو معرفت کی جاتی ہے۔ حکم نے ابنِ رائق کے اس لشکر کی قسب کی طرف روا بھی فوج نہ تھی بلکہ علی کو اپنی وزارت میں رکھ لیا اور واسطہ میں ٹھہرا ہوا بار و ذرا ہوا ابھی نے دربار بغداد کا یہ رنگ دیکھ کر ابنِ رائق کو باہر اور مصر و شام کے خراج کی تلخ روانی اور یہ وعدہ و اقرار کیا کہ ابنِ رائق و فوجوں کو کھال باہر و راست میں چھپا دے پاس بھیجا کر دل کا۔ طریقہ اطمینان کے لئے ابنِ رائق سے مصارف کا رشتہ بھی کر لیا۔ ابنِ رائق اپنے اہل خانہ کی یہ درخواست منظور کر لی۔ چنانچہ حکم ماہ ربیع الثانی ۳۲۷ھ میں ملک شام کو روانہ ہو گیا۔

حکم اور ابنِ برید کی جنگ: چونکہ حکم نے ابنِ رائق کے حکم کی مریدانہ جملہ ذی اطمینان کے ساتھ واسطہ میں ٹھہرا رہا۔ اس سے ابنِ رائق کو حکم کی طرف سے لشکر پیدا ہوا اس نے ابنِ برید سے خط و کتابت شروع کی اور حکم کے مقابلے میں خود کو فرو کرنے کا پیام بھیجنا اسی شرط سے کہ اگر حکم کو شکست ہوگی تو چھ لاکھ دینار ساقانہ پر دسہ قہار سے جلا کر دوں گا۔ اتفاق یہ کہ حکم کو اس واقعہ کی خبر ہو گئی۔ ابنِ رائق کے لشکر کے آئے سے چند شہر بھی برید کی طرف ہٹنے کی غرض سے بصرہ کی طرف بڑھا، ابنِ برید نے ابی جعفر جمال کو دس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مقابلہ پر روانہ کیا۔ ایک سخت اور خونریز جنگ کے بعد حکم نے ابی جعفر کو شکست دے دی۔ ابنِ برید کی اسی واقعہ کو سن کر خوف سے کانپ اٹھا اور طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے۔ مگر جب حکم نے اس شکست کے بعد ابنِ برید کی کے لشکر کا تعاقب نہ کیا تو ابنِ برید کی کے قلب متغیر ہو گیا اطمینان ہوا شکست کے دوسرے دن حکم نے ابنِ برید کی کے پاس مصالحت کا خط روانہ کیا اور یہ اقرار کیا کہ اگر وہ بار خلافت میں میرا سوخ ہو گیا تو وہ اپنے کی حکومت پر میں تم کو مقرر کروں گا۔ ابنِ برید نے دس لاکھ سو قہار قیمت ضمانت کر کے مصالحت کر لی اور حکم پھر اپنے اسی خیال میں ڈوب گیا اور اپنی ساری توجہ کو کوشش و دربار خلافت میں نبھانے ابنِ رائق کے اپنے سوخ پیدا تو نہ تھی صرف کرتے لگا۔

ابنِ مقلہ کا زوال: جس وقت دربارِ خلیفہ ابنِ فرات شام کو روانہ ہو گیا خلیفہ رضی نے ابی بن مقلہ کو جیسا کہ یہ کہ پہلے بھی عہدہ وزارت پر تھا پر خلیفہ خلافت وزارت سے سرفراز فرمایا۔ مگر یہ وزارت نام علی بنی تھی۔ وہ حقیقت ابنِ رائق کی سیادہ و سفید کا غلام تھا۔ اس سے بیشتر ابنِ رائق نے ابنِ مقلہ کو مال و اسباب ضبط کر لیا تھا۔ عہدہ وزارت حاصل ہونے سے بعد ابنِ مقلہ نے اپنے مال و اسباب کی دانسی کی تحریک کی۔ دین رائق نے اس پر کچھ توجہ نہ کی۔ دین مقلہ کو بار بار گوارا دیا ابنِ رائق کو ذرا

[illegible]

تخلیم کو میرا امراء کا خطاب ہے۔ اس سے چشمہ تخلیم ہر اہم و کوائف و اہم کی طرف منسوب کرتا اور اپنے بحرِ رحمت اور
 زلالوں کے "تخلیم" راہی "کنہ" کہتا کہ یہاں تک کہ وہ بڑا سلطنت میں منہ کا فرماں پائی منسوب طور خلافت مآب نے تم کو
 امیر الامراء کا خطاب ثابت فرما دیا ہے۔ مجھے واکف کیر جولائی ۱۸۷۱ء میں راہی کا نام اپنے تختِ عرش سے نکال دیا اور سلامانِ عربیت کر
 کے بادشاہت میں ۱۸۷۱ء سے بغداد کی طرف کوچ کر دیا۔ ظیفہ درانی نے اس آمد سے متعلق جو کچھ مکتوبات میں جاتے
 تو تحریر کیا "تخلیم نے کچھ خیال نہ کیا۔ رفتہ رفتہ شہر و دیار سے شرابی مائل پر پہنچا اور دین راہی کا لشکر اس کے غریبی میں پرقا۔
 "تخلیم کی فوج نے ایک بابہ حقامت سے شہر و دیار عبور کرنے میں راہی کے لشکر پر تسلط کیا۔ راہی کا لشکر شکست کھاتا کہ ہڑکا۔
 این راہی نے کمر اسکا جا کر وہ اپنی اور "تخلیم" جہد و جدت سے مدد نہ کر کے اسکا سامنا کیا۔ پھر وہ اپنے ہاتھ میں کے بغداد میں داخل ہوا۔
 اس کے دوسرے دن اور بادشاہت میں حاضر ہو کر شرفِ طاقات حاصل کیا۔ خلافت مآب نے۔ خود اس کا امیر الامراء کا خطاب
 مرحمت فرمایا۔

عین رائق کی وہ پوشی اگر سب بعد ختم کے خلیفہ راضی کی باب سے اپنی سہ سالہ دوس کے ام والدین نے نے نے کے کہوت وراثت کے جو ایسی رائق کے ہمرہ تھے چنانچہ وہ سب وہیں آنے والی تھیں راجی بھی خلیفہ طور سے بلند و بالا آ و اور ایک باری گیارہ سبے مائت کر کے فوٹو سٹائی کر وہ پوش ہو گیا۔ حکم کے جسٹس نے مکان میں قیام کیا اور بغداد، شمس و ہمسما یہ برطانوی پوزر رہے گا۔

فوری نجات پر تہمتی کا قبضہ: انگلینڈ کے عدالتوں نے سیکریٹری جنرل کی طرف سے جاری کی گئی ایک نئی پالیسی پر مبنی ایک نوٹ جاری کیا ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

تاریخ: ۱۳۵۲

۲۳۔ حضرت علیؓ نے جو ان معاہدہ شکنانہ جہنمیانہ کے معاہدے کرائے تھے۔ باتوں باتوں میں لڑ چکے تھے۔ جس میں اب ان کے ایک لشکر کے چند اہل انصاف کے ہونے ان پر غلہ کر دیا اور حضرت علیؓ ان کا مقابلہ کرنا چاہا۔ حضرت علیؓ نے انہیں عام سونے والی موبس شین کے تینے تھپڑوں اور تینے امداد کے ساتھ بٹونے اور بارود کی طرف متوجہ کر دیا۔

۲۴۔ حضرت علیؓ نے اپنے دونوں بیٹوں ابی طالب اور ابی الفضل کو باہر شرق و غرب کی حکومت عطا کی اور ۲۵۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کو ۲۶۔ حضرت علیؓ کے ہوا اس کے قبضہ میں تھا۔ یہ ہر جگہ بھی تو رومی سرگت فرما لیا سو یہ ہر جگہ جنت خلق کا اور تمام اس جنت میں ہے عزوجل فرمایا۔

خلیفہ راشد بن ابی بکرؓ نے غزوہ بدر میں شرکت کی اور اس کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ اس نے اپنے صحابہ کرام اور ان کے بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔ اس نے اپنے صحابہ کرام اور ان کے بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔ اس نے اپنے صحابہ کرام اور ان کے بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔

باب: ۲۵

ابراہیم بن مقتدر المتقیؒ

۳۲۹ھ تا ۳۳۳ھ

بیعتِ خلافت: حکمِ خلیفہ راضی کی وفات کے وقت واسط میں حکم تھا۔ اس زمانہ سے یہاں ظہر ابراہیم کا جب سے کسی نے ابن بربری سے اس کو چمک لیا تھا۔ خلیفہ راضی کی وفات کے بعد اور ان کے دولتِ تکرہ خلیفہ میں حکم کے خفا کا اتنا ذکر رہے تھے۔ چنانچہ اسی راجہ میں اس کا قتل امیر عبد اللہ کوئی کی معرفت واقع ہوا۔ لکھا ہوا تھا کہ وزیر اسراء فکر تھا کہ "طلوئین" عباسیوں اور اس کا شہر و واسطہ ابوالقاسم سلیمان بن حسن کے پاس پہنچ ہو کر کوئی کے مشورہ سے جس کے طریقہ ان سے حب کو خاندانِ خلافت سے پسند کریں اس کو سرِ خلافت پر مستحق کر لیں اس خبر کے مطابق اور ان کے دولتِ اسراء لکھ اور سرِ اسراء نے جمع ہو کر ابراہیم بن مقتدر کو خلافت کے لئے بلا اتفاق منتخب کیا۔ اگلے دن جو کہ ماہِ ربیع الاول ۳۲۹ھ کا آخری دن تھا۔ محشم الیہ کو مجلسِ عام میں طلب کر کے سرِ خلافت پر جلوہ افروز کیا۔ نئے خلیفہ نے مجلسِ بیعت کے بعد "اتقی اللہ" کا مبارک لقب پسند فرمایا۔ ابوالقاسم سلیمان بہ دستورِ عمدہ وزارت پر بیٹھا کہ اس سے خوشتر تھا ہر اے نام کا نام و ہمال رہا لیکن درحقیقت نام امور سیاست و انتظام کوئی (حکم کے سیکرٹری) کے ہاتھ میں رہتی اور سیاست چلائی کہ عمدہ اجابت مرحمت دے۔

حکم کا خاتمہ: ابراہیم اللہ بریدی نے واسط سے ہجرت کیا کہ اس نے اس کے ہر ایک لشکر و تدارکی جانب روانہ کیا۔ حکم نے بھی اس کے مقابلہ پر ہجرت کر دی تو دونوں بھی بھیجیں۔ دونوں فریقین کو ملے۔ مسلمان کی لڑائی ہوئی۔ پہلے تو دونوں شکست کھا گیا اور حکم کو واسط سے اپنی مدد کے لئے بلا بھیجا۔ چنانچہ حکم نے نصفِ رجب کو واسط سے تدارکی جانب کوچ کیا۔ بعد ازاں قزوین کو فتح نصیب ہوئی اکابران میں قزوین کا قتل جس میں شیخ کی اطلاع تھی۔ حکم کو اس پر چھ کر خوش ہو گیا۔ میر و شکار کرتا ہوا شہر جو یک چلا گیا۔ کسی نے خبر کر دی کہ یہاں پر کردوں کا ایک گروہ ہے جس کے پاس بے عدلی و احباب ہے۔ حکم نے اسے جلا کر اس کے رکاب میں محدود ہے چھوڑا کرتے صحت کر دیا۔ کردوں کو شکست ہوئی۔ حکم نے تیروں کا پتہ برسانا شروع کر دیا جس میں ایک تو عمر بن جو ان نے بھیجے تھے حکم کو کھڑا مارا۔ گھوڑے سے تپ کر زمین پر آ واپا اور فوراً دم توڑ

میں قیادت ہو گئے۔ انہیں انہی کوئی سے رسد، کبھی اور نہ ملی بلکہ انے انے ہالیا اور یہ عاجز بن گئے۔ عاملی کوئی سے میرے لئے نہیں ہے۔ اس رسد کے ساتھ کہ ایک مرد و قدامتوں سے بڑھ گیا جو ہم خاص میں بھی پھر کی علی اللہ ہا یک۔ ۱۰ کا۔ تمہارے فکر میں کے تہو و حسب سے کسی مرد و پیش ہو گئے انکسار کا شیرازہ اور ہم نے ہم کو کیا نہیں بھارت کی نام بلادی نے کھیتیاں، بارہا نہیں بھیتوں کے کانے کی کویت زانی۔ سو منہ نہ لے دو ٹوٹوں کے ٹوٹ لئے گئے۔ غرض کہ یہ دنیا کے لکڑ کا کا قاسم علی بن ابی طالب اور انہوں نے انکسار کیا۔ کہی دیکھ غمزدہ کا باقی نہ رہا یوں پر نہ گیا ہو۔

ابن رائق کا خاتمہ جس وقت میں پری کے کٹانے کے بعد ہو کہ بعد کیا تو فیض حق نے اس امر اور انکسار میں سے دار حسب کی بھی چند نچوٹ سے ایک عظیم نشان لکھ اپنے بھائی سیف احمد کے سر کا خلافت مآب کی تک پر روانہ کیا تھا کہ یہ کہ سیف احمد اور اقامت میریت میں خلافت مآب سے اس وقت ہو چارہ واجب کہ تقسیم ایہ جہاد سے اس کا کی کے ساتھ آ رہے تھے مجرہ۔ سیف احمد بھی خلافت مآب کے امر اور مسئلہ انجی آ رہے تھے اور سیف احمد نے یہ پیش پا کر تہ پھوڑا۔ یہ فرشتوں اور خداوند آسمان سے ہوئے تھے۔ آ کر اور ابن رائق نے قہر ہو کہ کسی قسم کی ممانعت نہ ہو کہ وہ قہر ہو گئے کا اقتدار کیا۔ تب اس امر اور نے مرہونہ کی اور احمد کے شرابی اس میں پختہ ہو کر پڑا کیا۔ ابی منصور بن خلف قحی اور ابن رائق امیر نے یہ جہاد کر کے کئے۔ اس امر اور نے بی آقا بخت سے ملا۔ حد سے زبرد و قہر و غم نہ کی۔ جس وقت کہ منصور سواری ہو رہا تھا اس امر اور نے ابن رائق سے خطاب ہو کر کہا۔ "اے آپ بھائی قیام فرما میرے تکیہ کندہ اور کے لئے مشورہ کیا جائے۔" ابن رائق نے سفر کی کہ اس امر اور مصر ہو۔ ابن رائق کو اسرار سے بدعتی پیدا ہوئی۔ سوادیو نے کا قہر کیا۔ اس امر اور نے ایک کر باجو بکرا۔ ابن رائق ہاتھ پیر کر جوئی علی وارہ نے کا مصر اور نے ہاتھ پیر کر گھیرت لیا۔ ابن رائق کو پرا اس امر اور نے شاہ کردہ۔ ایک بیانی نے پلپ کر سر آتا۔ پرا غرض اور جلدی جینک دیا۔

اس امر اور نے کئی زیارت ابن رائق کے بارے جانے کے بعد اس امر اور نے خلافت مآب کی خدمت میں حضور کا عرضہ روانہ کیا اور اس کے بعد غرضی سوار ہو کر بارہا خلافت میں دست بوسی کو نہ ہو اور خلافت مآب سے "امیر الامراء" کا خطاب مرحمت فرمایا اور "امیر الامراء" کے لقب سے لقب کیا۔ یہ واقعہ کہ انھوں نے اس کے جوئے اور کچھین کو بھی شہد کاثر سے سر فرما کر "سیف الامراء" کا لقب ثابت کیا۔ اخیر نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر مصر سے دمشق کی جانب کوچ کیا۔ ان دونوں دشمنوں میں ابن رائق کی طرف سے تمدنی جہاد و شہادت ہو رہا تھا اس نے شہر کے تختہ کی ممانعت کی درخواست کی۔ اخیر نے ابن رائق کو دمشق پر قہر کر دیا اور پھر اپنی طرف سے دمشق پر دیا۔ کچھ عرصہ بعد مصر اور دمشق کے کوئی مصر پر تیرا کر لیا۔

تالیفہ بخشی کی مراد بحث اور محسن، یہی نے جہاد پر قہر حاصل کرنے کے بعد غمزدہ بکرا کی کوایا، علیہ و ہالیا حیرا کی آپ کو پرا ہا سے اس میں سے امیر اور کو سخت نگرانی ہوئی اور اس سے انکسار دینے کے لئے موقع اور وقت کا انتظار کرنے لگے۔ اس واقعہ میں ابن رائق کے قتل کی خبر مشہور ہوئی انکسار میں بھگت۔ غلج کی اس کے جہاں سینکڑوں سالے بھگت۔ تاج علیہ حق کے بن جڑا۔ کچھ تو دونوں دشمنوں اور انہوں نے انھیں پر حملہ کرنے کا باجمہرہ دیا۔ یہی ہادی تو دونوں نے دھم کو بھی کر کے لڑ کر دیا تو انھیں نے خلافت معاہدہ کوں کو بھیج کر کے تو دونوں کی مخالفت کی تو دونوں سے

تورنوں کی امارت: بغداد سے حیف الدولہ کے چلے جانے کے بعد آخری بادشاہ مظفر الدین میں تورنوں کا غلبہ مطلق تھا۔ مظفر الدین نے اسی کو عزت و احترام سے امارت کی تسمیہ کی۔ خلیفہ الاسلام کا خطاب مرحمت فرمایا اور ایک مختصر جرمی کو حاکم اور ان وراثت و عزت کہا۔ اسی سے چلے یہ قدرت کوئی کے سپرد تھی۔

توزون کے خلاف سہارن میں بین بنیال کرمان توڑ دیں۔ گمراہی سپہ سالاروں میں سے تو ایسا ہی ایک شخص تھا۔ نہ بد مذہب ہو کر نہ ذہن میں کسی ناقص فہمی کی وجہ سے نہ یہ شخص شریعت و قانون سے آ کر نفی کیا اور اقتدار پر اور نیز برسرالسلطنت کسی بنیال سے متفقہ توڑ دیں۔ یہ ملک و مشیر ہو گئے۔ وہوں علاقہ جو مشورہ کر کے بدباد خلافت میں حاضر ہوئے اور خلافت کا بے گویہ قرار دیا کہ ان کے یہی کے توڑ دیں تو پانچ لاکھ بار بار اس کو ستر و کہ شکم سے ملے ہیں وہ آرا پنے ساتھ دیا ہے اور اپنی غیر بنیال شہرہ توڑ دیں گے۔ پانچ اس فرض سے آیا اور اسے کہ دشمنان خودت کو معزوم اور گرفتار کر کے اس پر یہی کے حوالہ کر دے۔ غلط فہمی اس خبر کو سن کر فرض یافتہ ہو گئے اور ان عوامان کے پاس پہنچنے والے بعد کیا۔ جاگیر خندان دربار خلافت نے اس میں نہ کوئی بھیجا نہ توڑ دیں کی طرف خلافت مآب کی مخالفت کے لئے بھیج دیے۔

[illegible]

ظہیر قلی نے ابو نصر بن شیرزاہ کو قتل کرنے سے پیشتر اسرارہ دہلی بن جوہان سے موصول کے ساتھ آگے کی غرض سے لشکر طلب کیا تھا چنانچہ اس کے چچا ابو مرادہ سینین بن سید بن جوہان نے ایک فخریہ فوج بھیجی۔ اسی جس وقت یہ فوج وارد ہوا ہوئی ابو نصر بن شیرزاہ کو پوچھا گیا کہ خلافت مابین اپنے حرم و نزدیکوں کے سوا دوسری کس کی جانب لوٹے گا کیا۔ طاہرہ ان کے دربار اور اہل خانہ حکومت بھی خلافت مابین کے سوا دوسری کو تو جرح و باغی بن معبر مسمیٰ ابو جوہ

دارائی اور اس کی قرار ملی اور بدادہ سرسوی ثابت تھی۔ خاندانِ نجات سے تعلق نہ تھا اور ابھر کر بن پناہ نہ تھا۔

فتح کی موصول کی جانب روٹ گئی۔ غلیظہ تھی کہ وہاں ہوتے ہی ابو نصر بن شیراز اور خیر مقام سے نکل آیا اور بغداد میں قہر و ستم کی کارزار کرکے دیا۔ لوگوں نے بڑے اسے اور عداوتِ رسول کرے گئے۔ اور واسطہ میں تو زون کو غلیظہ تھی کے چلے جانے کا ذل لگے۔ بچوں تو زون نے واسطہ کی زمام حکومت اپنی برائی کے پہرہ کی اور اپنی لڑائی سے سراجِ عقد کر کے بغداد کا راستہ ہے۔ اس وقت غلیظہ تھی کہ ریت میں رازش ہو گیا تھا اور سیفِ اللہ ولہ نے ہر ضرب کو شرفِ خود و حمل کرنا تھا اور وقتِ مآب نے ناصر اللہ ولہ کو بھی کافرانِ دولت نہ رہا تھا۔ چنانچہ اس کی ماہِ ربیع الثانی ۳۳۲ھ کو ناصر اللہ ولہ نے غلظہ کو ہر دستِ بڑی کی۔ خلافتِ مآب نے غلظہ سے موصول کی جانب کوچ کیا۔ ناصر اللہ ولہ کی حرکت میں قیام پر ہوا۔

تو زون کا موصول پر قبضہ۔ تو زون کو وہ کی خبر گیری تو غلظہ کے راستہ کر کے حرکت پر پڑھائی کر دی سیفِ اللہ ولہ ناصر اللہ ولہ کا بھائی اور قاضی پر آیا۔ یہ تو بن لڑا گیا اور بھائی دین آفرکار میدانِ قہر زون کے آکر رہا۔ سیفِ اللہ ولہ کھٹکے گا کر موصول کی جانب بھاگا تو زون نے اس کا ہراس کے بروٹی کا ٹکڑا ہر موت لیا اور ہتھ خراب موصول کا رخ کیا۔ سیفِ اللہ ولہ اور ناصر اللہ ولہ نے موصولِ فتحی کو موصول پہرہ کو نصیحت کی طرف کوچ کیا تو زون نے اس سے مطالبہ کر کے موصول پر پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ غلیظہ تھی اس رات تک روز سے نہیں اٹھایا تھا۔ سبھن میں آرام نہ صورت نہ کی کہ قہر قہر آتا تو زون کو غلظہ لگے بھاگا۔ میری کلیدی اور غلظہ کا صاحب یہ ہے کہ اپنی برائی سے تم نے سبھن بڑی پیدا کر لیا تھا غلظہ رتہ مندی اس میں ہے کہ غلیظہ ہمارے سے صحت کر نو تو زون نے اس کی تحریک کے مطابق ناصر اللہ ولہ سے کہہ کر زون کے قبضہ و تصرف میں آئے۔ کیا بات تمہیں پس کے لئے چھوٹے تین ہزار درہم مانہ پر مصالحت کر لی اور مصالحت کے بعد تو زون قبضہ دار ابھرا آیا۔ غلیظہ تھی کہ وہی خاندانِ رقی میں قیام پر رہا۔

آپ بویہ کا واسطہ پر قبضہ۔ ناصر اللہ ولہ بن بویہ ابو زمر حکومت کر رہا تھا مگر اپنی برائی نے زون اس کو ملک عراق پر قبضہ کر چنے کا لگا لگا تھا ساتھ ہی اس کے ہوتے جنگ و دوپے کا بھی وعدہ کرنا تھا چنانچہ جس وقت تو زون نے موصول کی جانب کوچ کیا موصول ولہ نے غلظہ مآب کر کے واسطہ کی جانب قدم بڑھایا۔ اپنی برائی نے باوجود وعدہ و وعار کے وعدہ خلافی کی اس اثنا میں تو زون موصول سے بغداد چلا آیا اور بغداد سے موصول ولہ کے واسطہ کی طرف پہنچنے کی خبر پر غلظہ و بغداد ۳۳۳ھ کو قصد جنگ واسطہ کی جانب روانہ ہوا۔ مگر بویہ نے بغداد کو مقامِ قیام حید میں موصول ولہ اور تو زون کے مابین لڑائی شروع ہوئی مگر بایں میں تک بگڑا مگر زمر کر رہا۔ فریقین نے ہر دیاں ہر دینے کی کوشش کر رہے تھے مگر کار تو زون نے ہمدانی کے ہمد کر لیا اور کھارہ نہیں رہا۔ مگر بویہ نے کام کر کے غلظہ میں فوج کو کھارہ سے منع کرنے لگا۔ موصول ولہ پلائی نہیں دیا کی طرف۔ یہ قصد آہستہ بویہ کی یہ حالت زون کو اس امر کا احساس ہو گیا۔ چھوٹے فوج کو لایہ سپہ ہمارہ کے ساتھ موصول ولہ کی روک تھام کرنے کو بھیج دیا۔ اس فوج نے نہیں دیاں کو آیا۔ پایاب مقام۔ ہمدانیا اور کھن گاہ میں چپ کر رہے تھے جس وقت موصول ولہ مقابلہ ہوا پادشہ قتل کر دیا۔ موصول ولہ اس فوج کو قتل کا جواب نہ دے گا۔ ہمدانیا کے ساتھ نہ اپنے ہمدانیا سمیر کی نے بھاگ کر ہمدانیا۔ چھوٹے فوج کو قتل کرنے کے لئے اور اپنی فوج کے حصہ کثیر نے تو زون نے امان حاصل کر لی۔ موصول ولہ ہمدانیا کے ہمدانیا میں جا کر دم نہ لیا۔ کچھ حصہ ہمدانیا میں مآب کر کے دوا نہ واسطہ پر چلا آیا اور اس پر قبضہ کر

یہ نظر حالات تھے کہ بال و ملت لمبا سیدھے کے حالات، جس کا ذکر کہ انہیں سمجھا جائے اب وہ اپنی نہیں رہے اگرچہ خصوصاً معمولی اخراجات عافیت سب کی ذات سے بھی مختلف دوتے تکرور نہایت کلیل اور دور چلا۔ لیکن اپنی وجہ سے ان عقائد کے حالات عہد خلافت منکھی سے زمانہ حکومت منکھی قند بنی ہوئے اور ان کے بعد بطور تکرار کے اخبار میں درج کئے جائیں گے اس وجہ سے کہ یہ ننگا، تصرف و دخل ان سے منسلک رہے گا جو مگر کچھ آستانہ معدودہ سے چند نفعاء کے لئے کہ اپنی کا ذکر آج تک نہ کرنے والے ہیں اور ان کے بقدر حالات کو ہم تسلیم اور بطور تکرار کے حالات کے ضمن میں جو روایت ہو یہ ہر عالم دستوری ہوئے ہیں چون کہ یہ کئی جہاں ہے کہ دہلی اور جوئی کی حکومت، اور تکرار کہ ہم بالانظر اور حالات تکرار میں لائیں گے۔ کما حقہ طرہ

مستقلی تا عہد مقتضی میں آل بویہ اور ملوک سلجوقیہ

مصر والہ دہ بغداد میں قدم رکھ کر خلیفہ مسیحی پر مستولی اور غالب ہو گیا اور خلیفہ مسیحی جو نام کا علیہ تھا مصر والہوں کی مخالفت پر اوقات بسر کرنے لگا۔ جس اہل تہذیب میں خلیفہ مسیحی نے اپنے منکر نفاق ابو حنیفہ اللہ بن ابوسلمہ ان اور اس کے بھائی کو گرفتار کر لیا تھا اور ابو حنیفہ فاضل بن عبد الرحمن بن خیر ہازی کو بھلا روئے کے عہدہ کلمات پر مامور فرمایا تھا۔ ابو حنیفہ خلیفہ مسیحی سے مصر والہ کا شیرازی تھا جب مسیحی سند خیرت پر حملہ آور ہوا تو اس نے خیریا کو مومل سے بھڑا دیا آیا اور خلیفہ مسیحی نے اس کو اپنا منکر نری بنالیا۔ اسی سند میں وزیر المصلحت ابو الطرح اجمی وزارت کے کالیسوں دن گرفتار کر لیا گیا تھیں لاکھ دہم جرمانہ دکر کے اپنی جان بچائی۔ اسی سند میں مصر والہ دل نے ابو حنیفہ کو دلی مصر کو صوبہ واسطی کی حکومت عطا کی اور اجمی جانب سے جبین کر کے واسطہ روانہ کیا۔

خلیفہ مسکنی کی معزولی: سترالہ ولہ کے نائب آئے کے بعد اس کا خلافت بھرا دیا لیکن رنگ و ہادار خلیفہ مسکنی چند روزہ ہی حالت سے برسر کار رہا اس کے بعد کسی نے سترالہ ولہ سے یہ کہہ دیا کہ خلیفہ مسکنی تمہاری معزولی اور بجائے تمہارے کسی دوسرے کی تقرری کی فکر میں ہے سترالہ ولہ کو یہ خبر سننے ہی کشیدگی پیدا ہوئی۔ اتفاق یہ کہ اسی وقت میں دلی خراسان کا سفیر آگیا۔ اسی تقریب میں دوبارہ عام مشفقہ کیا گیا۔ سترالہ ولہ دلی و رہا لیکن ساتھ ہوا اس کے ساتھ اس کی قوم کے بڑے بڑے بھی آئے جوئے تھے۔ سترالہ ولہ نے دلی میں بھیجیوں کو شہادہ کر دیا۔ جہاں سے دلی و خلیفہ مسکنی کی طرف پڑے۔ خلیفہ مسکنی نے یہ خبر سنی کہ یہ دونوں دست جو کیا چاہتے ہیں ہاتھ بڑھایا۔ دلی میں نے ہاتھ پڑ کر مسرہ خلافت سے کھینچ لیا۔ سترالہ ولہ سوار ہو کر اپنے مکان کی جانب روانہ ہوا۔ دلی میں بھی خلیفہ مسکنی کو کچن کھانا سترالہ ولہ کے مکان پر لاکھڑا ہوئے۔ اس واقعہ سے شور و غل کا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لوگوں کے حواس جاتے رہے۔ دوا کا خلافت لٹ گیا۔ بازاروں میں ٹوٹ مار کی گرم بازار ہو گئی۔ امام شیرازی (خلیفہ مسکنی کا کنبہ لاری) بھی گرفتار کر لیا گیا۔ یہ واقعہ دوا کا خلافت ۳۳۳ھ میں ہوا۔ جب کہ خلیفہ مسکنی کی خلافت کو آیت برکس جاری کرنے میں غلطی تھی۔

خلیفہ منطج اللہ کی بیعت اس کے بعد دہلاؤ اسم فضل بن عتذر کی خلافت کی بیعت کی گئی چنگیز نے خلافت پہ بھی منطج کی طرح دعوے دار خلافت تھا اس وجہ سے قتل ہو گیا کے بعد خلیفہ منطج نے اس کو کاشی کرایا اس وقت یہ جہان کے خوف سے دھڑکی رہا تھا۔ چنانچہ جب معز الملک وارد بغداد ہوا تو یہ معز الملک کے مکان پر آ کر کھڑے ہوئے۔ آج کل خلیفہ منطج اس



میں نے یہ نام لیا۔ اس کی بیعت کا اور اس کا لقب دیکھ کر میں نے اس کی طرف سے ایک اور چیز کا خیال کیا۔ اس کا نام بھی
 نہیں ہے۔ اسی نے اپنی مژدگی کی شہادت کی اور وہی طریقہ یہ طریقہ بھی لکھا ہے۔

خلافت کی حرمت و توقیر کا خاتمہ۔ اگرچہ اس تاریخ سے پیشتر یہ خلافت عباسیہ کی ایک عظیم تقریر ہے، لیکن یہ خاتمہ
 توحید کے بعد واقعہ میں کسی حکم کا وقت نہیں رہا تھا۔ اس کی تمام چیزیں ختم کی گئی تھیں۔ حرمت اور توقیر باقی نہیں رہا تھا۔
 خاتمہ ان کے لیے۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 اس کی حالت بھی باقی رہی۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 خلافت کا خاتمہ اس کے بعد میں رہا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر

خلافت کی منتقلی کا منصوبہ۔ اس کی شہادت و توحید کے بعد اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر

خليفة کی حیثیت۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر

سلطان کا لقب۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر

آل جو کہ جبر و تشدد و غلبہ والے سے مستولی ہونے کے فوارے اور بعد ان کے لیے مسابحات تھیں اور روزینہ
 طلب کے بل ان کے لیے۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر
 تھا۔ اس کے بعد اس کے آتے تھے۔ مسلمانوں کی حکومت کا دور کیا یہ خلافت عباسیہ کے سر پر تو دل کی تھی۔ مگر

کا باز کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس کی زبردستی شریعتی ہونے پر آمادہ ہو گیا۔ اس کے بعد مصلح الدول نے اس غلامان کی معافی کر دی۔ چنانچہ مکرّم ۱۲۳۵ھ کو غلیظہ مطیع کلکتہ سے نکلتے ہوئے آیا۔

ناصر الدولہ اور مصلح الدولہ میں مصالحت۔ اس واقعہ کے بعد ناصر الدولہ نے غلامان کی قیام گاہ اور بلا مشورہ ورنے اور اسے توڑ دیا مصلح الدولہ نے پاس مصالحت کا پیام بھیجا۔ رفتہ رفتہ امراتہ و ذویہ کو اس کی طرف لگنے لگی۔ مصلح الدولہ کے قتل پر غم گئے۔ ناصر الدولہ یہ قہر پا کر مرہاٹن شیراز سے شب کے وقت دہلی کے ساحل غربی کی طرف بھڑکے گیا اور قراۓت کے پاس جا کر پناہ گزین بن کر قراۓت نے اس کو مسلّم روانہ کر دیا۔ اس کے بعد اس کے اور مصلح الدولہ کے مابین مصالحت ہو گئی جیسا کہ اس نے استدعا کی تھی۔

جنگ حدیث۔ ترکوں نے ناصر الدولہ کے فرار ہونے کے بعد شیعہ ہو کر تھیں شیرازی واپس بنائے اور ناصر الدولہ کے نیکو روی مصالحتیں اور امراتہ کو قتل کر کے نصیحتیں تک اس کے مقابل میں نہ ہو گئے اور نصیحتیں میں ستارہ شہادت حدیث حدیث سے سن آئے۔ حدیث میں ناصر الدولہ سے نہ بھڑکے گئے۔ اختلاف یہ کہ مقابلے سے پہلے مصلح الدولہ کا لشکر اس وقت دہلی پر مقرر تھیں اس کے ساتھ ناصر الدولہ کی کمک پر آ گیا تھا محسنان کی لڑائی ہوئی۔ یہ ان جنگ ناصر الدولہ کے باوجود ناصر الدولہ نے مصلح الدولہ سے ہنس میں آ کر قیام کر دیا اور ابو نصر مسجد کی۔ نہ ان شیراز کو ناصر الدولہ سے لے کر مصلح الدولہ کے پاس پہنچ دیا۔ یہ واقعہ ۱۲۳۵ھ کا ہے۔

مصلح الدولہ کا بصرہ پر قبضہ۔ ۱۲۳۵ھ میں ابو القاسم بن برہانی نے بصرہ میں مصلح الدولہ کی مخالفت کاظم بلایا۔ مصلح الدولہ نے ایک عظیم لشکر جس میں اس کے امی نامی سردار تھے۔ دارا کی طرف بھیجا ابو القاسم نے یہ خبر سنا کر بصرہ سے بھاگ دیا اور بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ دونوں فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ بصرہ کی فوج میدان جنگ سے بھاگ گئی۔ امی نامی سردار گرفتار کر لئے گئے اس کے بعد ۱۲۳۶ھ میں خود مصلح الدولہ موغلیہ مطیع بصرہ کی جانب ابو القاسم کو گزیر کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ راستہ غلیظہ کا اختیار کیا تھا۔ قراۓت نے مصلح الدولہ سے بلا حصول اجازت اس راہ سے گزرنے پر جواب طلب کیا۔ مصلح الدولہ نے تہہ و کاٹا نکالا۔ جس وقت بصرہ کے قریب پہنچا۔ ابو القاسم کی فوج امانت حاصل کر کے مصلح الدولہ سے آگئی۔ ابو القاسم بھاگ کر قراۓت کے پاس چلا گیا اور مصلح الدولہ نے کامیابی کے ساتھ بصرہ پر قبضہ کر لیا چند روز قیام کر کے غلیظہ مطیع اور ابو نصر مسجد کی کو بصرہ میں پھونکا۔ اسے بھائی ناصر الدولہ سے ملنے آواز دلائے۔ تمام ارجان میں ناصر الدولہ سے ملاقات کر کے بھائی کی جانب مراجعت کی۔ غلیظہ مطیع بھی جہاد واپس آیا۔

مصلح الدولہ اور ناصر الدولہ کے مابین معاہدہ۔ بعد ازاں مصلح الدولہ نے مصلح الدولہ سے صلہ قصد کیا۔ ناصر الدولہ نے یہ خبر سنا کر غریب پہنچ دیا مصلح الدولہ کا راج نرم پڑ گیا۔ روانگی مصلح الدولہ کی۔ چھٹ ۱۲۳۵ھ میں ناصر الدولہ نے بدھ کی۔ جس قدر بدھ مکان سے مصلح الدولہ لشکر آ رہا کہ مصلح الدولہ کی طرف چوڑا۔ ناصر الدولہ نے بدھ چار مصلحتیں چلائی۔ مصلح الدولہ نے مصلح پر پہنچ کر قبضہ کر لیا اور باشندگان مصلح پر طرطرح کے ظلم و ستم کرنے لگا۔ اس واقعہ میں مصلح الدولہ (یہ مصلح الدولہ کا بھائی ہے) نے شہر بھیج کر لشکر فرما کر ان بد جان اور بے پرچہ خاں سے جس قدر جہاد ممکن ہو ان کی حمایت و فوجیں روانہ کیجئے مصلح الدولہ نے بھیج کر ناصر الدولہ سے دوبارہ مصالحت کے لئے علاقہ تجارت شریعتی کی آفر کا یہ قرار پایا

[illegible][illegible][illegible][illegible]

نصیبوں کا قصہ کیا۔ اٹھارہ ماہ میں یہ خبر لگی کہ اسرا الہ ولی کی اولاد سے ایک نوجوان نے منہاج میں مقیم ہے۔ اسی وقت ایک نوجوان منہاج کی جانب ہجرت کر دی۔

محمّد ولد ولد اور ناصر الدولہ میں جنگ و مصالحت
 ناصر الدولہ کی اولاد کو اس کی خبر تھی۔ حالت غفلت میں ناصر
 الدولہ کی فوج نے شیب خون مارا ناصر الدولہ کی فوج بے سراسر ہائی سے ہاج کھڑی ہوئی۔ ناصر الدولہ کی فوج اطمینان کے
 ساتھ وئے اور باقی و اصحاب کے فراموش کرنے میں مصروف ہو گئی۔ ناصر الدولہ کی فوج اور اس امر کا احساس کر کے معزینی فوج
 کے لوٹ پڑی اور ناصر الدولہ کی فوج کو خوب ہراساں کیا اور اسے کھٹے فروغ کا کام دیا۔ باقی ناصر و گرفتار کر لی تھی ناصر الدولہ جلا
 کر نصیب کی طرف بڑھا۔ ناصر الدولہ نے نصیب کو خیر باد کہہ کر نصیب کی جا کر تو مہ کیا۔ مگر اس کے اکثر ہر ایس نے
 روزانہ جنگ و دود اور قصہ جنگ، سے نکھرا کر ناصر الدولہ کی خدمت میں امان کی درخواست پیش کی اور امانت حاصل کر کے ناصر
 الدولہ کا ساتھ چھوڑ کر ناصر الدولہ کے پاس چلے آئے ناصر الدولہ اپنے ہر ایسوں کا یہ رنگ و ڈھنگ دیکھ کر اپنے بھائی سیف
 الدولہ کے پاس طلب چلا آیا۔ سیف الدولہ نے عزت و احترام سے ملاقات کی۔ حالات دریا یافت گئے اور ناصر الدولہ سے
 مصالحت کی دعا و کتابت کرنے لگا۔ آخر کار انتیس لاکھ درہم اور ان قیدیوں کی رہائی پر جو شکار میں تھے۔ مصالحت سر ہو گئی۔
 سیف الدولہ نے خاندان دی۔ صلح نامہ کی تکمیل کے بعد ناصر الدولہ نے عراق کی جانب مراجعت کی۔

مستزاد الدولہ کے عمل کی تعمیر۔ مسیحیوں میں عزت والہ درمیں اس کا اعلیٰ اس درجہ حاصل کیا کہ یہیت کر دی مگر اس کے بعد ہی حکمت نے عملی اور تہذیبی آب و ہوا کی غرض سے جھڑا اور ان کا اچھا کیا۔ اس کے ہوا خواہ وہاں اور وہاں نے اس کی ترکیب اقامت بندہ پر انیسویں صدی کا تجربہ اور بالہ ۱۷۷۱ء میں سکونت کے لئے مکان بنوانے کی کوائف دی۔ چنانچہ مستزاد الدولہ نے ایک لاکھ دینار کے صرف سے بالہ ۱۷۷۱ء میں مکان بنوایا۔ صرف کچھ ہی دنوں میں وہاں سے جبرائیل اور چارمولی بنیا۔

جامع بغداد اور شہر کی کتب خانہ آپ پر پڑھا آئے ہیں کہ عظیم الشان احمدی کے ہاتھ پر اس مقام پر نقل کیا تھا وہ مانی جہ سے ان میں نہ ہر نسخہ لایا گئے تھا اور جس امر نے نئی ہوئے کو قاضی ابن عباس سے متعلق حالات و امارت کے نقل کرنے کو روکا ہے اس سے بھی آپ غریب واقف ہو چکے ہیں افسوس کے دوز میں جامع مسجد بغداد کے دو دوازہ ہزار ایک روز جمع کو یہ مہارت نکلی ہوئی دکھائی دے گی لیکن اللہ عزوجل ہر سبیلان و حق صاحب قاطعہ نذکاً و حق منع حقن العسل عند جلد و حق غلبہ ہا دوز میں مخرج النعمان عن النعمان۔ ہر ائمہ و لو کہ طرفہ ای مہارت کی کتابت کی نسبت کیا جاتی ہے۔ اگلی رات میں مہارت مہارت کو کسی نے ملادیا۔ معز اللہ نے وہ بار دیکھا ان کے کان سے کہہ دیا۔ وزیر جمعی نے اس ماں کی مخالفت کی عہد پر میرا رائے دیا کہ مٹی ہوئی عزمت کے بجائے خطا ساری ذرا کا مین آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین طبعی لکھا جائے۔

عیدِ غدیر اور تقزیہ داری کی ابتدا اسی روز کے، اعلانِ نبویؐ کی پہلی مجلسِ کبریا میں ہوئی۔ اسی روز اہلِ نبویؐ کو تقزیہ داری کی بات ہوئی۔ اسی روز اہلِ نبویؐ کو تقزیہ داری کی بات ہوئی۔ اسی روز اہلِ نبویؐ کو تقزیہ داری کی بات ہوئی۔

۱۔ صحابہؓ، صحابیاتؓ پر اللہ کی رحمت جاری رہی ہے۔ یہ صحابیؓ نے فاطمہؓ سے مذاک و مجلس کیا ہے اور اس پر جو حدیثیں نے صحابہؓ کو ملنے کے لئے بیان کی ہیں گئے ہیں، یہ تمام حدیثیں اس پر لکھی گئی ہیں۔

اسی حیرت انگیز فن پر بھی لکھتے ہیں: "یہاں پھر میں عجیب کوہِ بلبلوں درمیان اوجھی۔" بلبل کہتے ہیں: "جہہ طبعہ پھر وہ کہیں سو فیروز"۔

عارضہ ہوا۔ ایک اور وجہ کا ذکر بھی تھا۔ والد ولہ کے باور میں نہ تو کھانا کھائے اور نہ کھانا پکھا۔ والد ولہ نے ابو الفضل کے علم و حکم سے
 والد ولہ کا مشورہ کیا کہ عزالدولہ نے جو شخص ابو الفضل کو معزول کر کے محمد بن ابی بکر کو طاقت و وزارت سے سرفراز کیا جب تک
 اس کے پاس ابو الفضل اور اس کے مصائب کا حال و روز نہ ہو اس وقت انتظام و سیاست میں کسی قسم کا فتور پیدا نہ ہو۔ کچھ عرصہ
 بعد جب یہ حال و روز فتح ہو گیا تو پھر نمایاں حکم ہوئے گئے۔ اس کے کانوں پر آجائے۔ نصیحت، توجہ و تیراں نظر آج
 ہے۔ اگرچہ پیش کی کہ یہ باور کی ہوگی ترکوں اور عزالدولہ میں جھگڑی۔ ابن بقیہ نے کہا بھائی! مصالحت کرادی اس کے بعد
 سبکدوش ہوا۔ یہ کہ عزالدولہ کے پاس کیا ترکوں کی فوج بھی اس کے ہمراہ تھی۔ چونکہ اس وقت ترکوں کی فوج پھر تڑپ گئی۔
 سبکدوش اور اس کے ہمراہ اس کو جان لے گئے۔ پڑے مگر عزالدولہ نے اس واقعہ سے کراہی کو راضی کر دیا۔
 ابن بقیہ کی وزارت کا عروج ہو گیا۔ ابو تغلب نے اپنے باپ ناصر اور ابن محمد کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور
 دار الخلافہ بغداد کا قصد کیا اس اثنا میں اس کے بھائی محمد بن ابی بکر عزالدولہ کے پاس پہنچ گئے اور بعد اوقات
 خواہش ہوئی۔ چونکہ عزالدولہ اس وقت وہاں نہیں تھا آپ اپنے چچا آئے ہیں مصروف تھے۔ اس لئے اس کی استدعا
 طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ کہ عزالدولہ نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ اس وقت وزیر ابو الفضل کو معزول کر کے ابن بقیہ کو وزارت کا
 سرحدار مقرر کیا اور ابی بکر کی کمک و لشکر آراستہ کر کے موصل کی جانب کوچ کیا تاہم وزیر ابو الفضل کو معزول کر کے موصل پہنچا۔
 ابو تغلب معاہدہ پر آمینوں اور کارکنوں اور فائز کے بیچ چڑھ گیا اور سچہ سے بغداد کا رخ کیا۔ عزالدولہ نے وزیر ابن بقیہ اور
 سبکدوش کو اس کے تعاقب کا حکم دیا۔ وزیر ابن بقیہ نہایت تیزی سے منازل طے کر کے بغداد پہنچ گیا اور اس کی حفاظت میں
 مصروف ہوا۔ سبکدوش نے بغداد کے باہر ابو تغلب سے ٹرائی چھڑ دی۔ اسی اثنا میں اہل سنت و جمیعہ کے بین فریق بغداد میں
 جھگڑا ہو گیا۔ سبکدوش اور ابو تغلب نے متفق ہو کر یہ رائے کو قیام دینا کہ وزیر اسفلت اور عزالدولہ کے اہل ہمدانوں کو
 گرفتار کر لینا چاہئے۔ یہی لوگ اسد کے بھائی ہیں اور جب یہ قوم پتہ نہ ہو جائے تو سبکدوش کو بغداد پر قبضہ کرنے کی
 غرض سے بغداد میں جا کر مناسب ہے اور ابو تغلب کو موصل۔
 ابو تغلب اور ابن بقیہ کے مابین معاہدہ تھا۔ سبکدوش نے کہا جانے کیا سوچی کچھ کر اس رائے پر عمل نہ کرنا۔ کیا
 اسے میں وزیر ابن بقیہ آ گیا۔ دونوں نے حضور کر۔ کہ ابو تغلب کے پاس مصالحت کا پیام بھیجے۔ شراکت طے ہوئے تھیں
 آخر اہل شراکت سے صلح ہوئی۔ (۱) ابو تغلب جیسا کہ اس سے جو شہر خرابی ملا نہ بیکار تھا دیا کرے۔ (۲) اپنے بھائی
 محمد بن ابی بکر کو باخشاہ اردینے اور کل مال و اسباب اس دے۔ صلح نہ کر کے جانے کے بعد ابو تغلب نے موصل کی
 جانب مراجعت کی اور عزالدولہ کو موصل سے بغداد کی طرف کوچ کرنے کو کہا۔ سبکدوش بغداد واپس آیا۔ بنو عزالدولہ موصل
 سے کوچ نہ کر کے پیا تھا کہ ابو تغلب پہنچ گیا۔ ایک دوسرے سے بھڑکے ہوئے۔ ان کے حکام میں ابو تغلب نے یہ درخواست
 پیش کی کہ ترکوں کا غرض نام سے نکال دیا جائے اور آئندہ مجھے کوئی ممانعتی تب نہ ہو کہ پائے۔ عزالدولہ نے ابو تغلب
 کے خوف سے اس درخواست کو مسترد کیا اور اپنی بیٹی زوجہ ابو تغلب کو رخصت کر کے بغداد روانہ کیا۔ اہل موصل کو عزالدولہ کے
 کوچ کر جانے سے بے حد خوش ہوئی اور جب سے کہ نہ نام عزالدولہ میں اہل موصل کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی تھی۔

ابو یوسف بنی سرکشی اور اطاعت اچھی و براست ان میں تھا کہ یہ خبر کوئی نہ سنا ہو لی کہ ابو یوسف نے ایک راہ کو اپنے
 اور بیویوں میں سے جو اس نے عزالدولہ سے ان کا حاصل کی تھی اس کو کھڑا ہے اور ان سے اہل و عیال کو رخصت کر دیا ہے اور ان
 کے ریل و اہاب کو دھت لیا ہے۔ عزالدولہ کو یہ سن کر سخت صدمہ ہوا۔ بزرگین و بزرگین حاجب کو کھنڈر سے بلا لیا۔
 جب یہ ہو گیا تو جس قدر حاصل ہوئے پڑا اور یہ تصدیق لیا کہ ابو یوسف چپس لے کر نکلتا تو لایا۔ لے ابو یوسف نے اس سے صلح
 ہو کر سب کا بام بھیجا۔ عزالدولہ نے صرف سے شریف ابو احمد موسوی اور شریف بنی قحیل کو ابو یوسف کے پاس لایا۔ ابو یوسف
 نے طلب کیا کہ میرا محرم و انجیت میں وہ لوگ جنہوں نے عزالدولہ سے اذان و سفلان تھی انہیں روئے مجھ سے۔ شریف
 ابو احمد نے اس بیان کو سنا پاد کو کہنے سے کچھ اچھا محسوس کیا۔ عزالدولہ نے اپنی بیوی کو اس کے شوہر کو یوسف کے پاس بھیج دیا
 اور بخیر رہا لایا۔

عزالدولہ کا فرار عزالدولہ نے پاس جہاں مال و زر کی تھی وہاں قومی عمارتوں کے بعد جز ہادی قومی سے بھی کھولا
 اور مظاہر کے لئے یہ روئے قومی کھلا پڑا تھا۔ اس وجہ سے عزالدولہ ہمیشہ فرار ہی لے کر رہا۔ عروفت و ہتاج ہنچے اس قومی
 نے حاصل کیا۔ جب کچھ کارروائی ہوئی تو ایسا ہوا کہ تصدیق لیا۔ سببیلین اور اس کے قریبی نظریہ نے عزالدولہ کا ساتھ دیا۔ اب ان
 چھپنے پر یہ عمل کھڑا کرکوں اور علیوں کے مابین ان میں ہوتی تھی۔ اور اس سے متصلا ہونے پڑی تھیں۔ اور یہی دور
 ترکوں میں قومی انتقام کی آگ بھڑک چکی تھی۔ وہم نے سرووں نے روئے ساتھ حال و ان ترک کو گرفتار کر لینے کا اشارہ دیا
 و پانچ چھپنے میں ہوا۔ ابالی ہوا اور اس کا کچھ بھی نہ تھا۔ کرنا کر لیا کی دانہ امارت و ترکوں کے کامات کوٹ لئے گئے۔ قوم
 شہر میں ان ترکوں کی خون ریزی کی سنائی کرادی گئی۔ روئے رات یہ خبر سببیلین تک پہنچی اس وقت یہ خبر ان میں تھا۔ سننے کی آگ
 کھڑا ہوئی اور عزالدولہ کی اطاعت سے متعجب ہو گیا۔ ترکوں کو تسلیم کرنا لازماً نہ تھا۔ نہ کہ ان کو وہ کہہ لیا اور دھت لیا۔
 رہا۔ تو کھلے اسی کوٹ لے کر اس سے بھاگی اور ان کو گرفتار کر لیا۔ ماہ و پشہ و سببیلین و سببیلین و سببیلین نے
 ان ترکوں کے ساتھ دھت کا قصد کیا۔ ان ترکوں نے پھر نہ بھاگنے کا وقت ملے۔ ان ترکوں نے دھت کے
 کامات کوٹ لئے اور اس پر قہقہے ہوئے۔ اس بعد دھت کا کام نہیں تھا ساتھ دھت کے لئے کھڑا دھت لیا۔
 تھے۔ بہت جلد قومی و قومی کو کھڑا دھت لیا۔ دھت لیا۔ دھت لیا۔

باب : ۲۷

عبد الکریم بن مطیع الطالعؒ

۳۶۳ھ تا ۳۸۱ھ

غلام تخت سے وزیر دار الحکومت بن گیا۔ طالع بن مطیع نے ایک مدت سے چھاتی قتل و جراثیم سے موزون تھا مگر کسی پر اس کا رگہ کا برد ہونے نہ تھا۔ اٹھائی سے اس واقعہ میں برقع اپنی اوپر بڑھاتے ہیں۔ نتیجتاً کہ یہ حال معلوم ہو گیا۔ نتیجتاً نے طالع بن مطیع کو اس امر پر مجبور کیا کہ خود کو معزول کیجئے اور منصب خلافت اپنے بیٹے عبد الکریم کو منتقل فرمائیے چنانچہ اس نے ایک کے مطابق، دو ذیل سے ۳۶۳ھ میں جب کہ اس کی خلافت کو سزا سے چھین دی گئی تھی اس نے خود کو معزول کیا اور اپنے بیٹے ابو الفضل عبد الکریم کی خلافت کی بیعت کی۔ اسے "طالع بن مطیع" کا لقب دیا گیا۔

پروٹی مہمانت۔ جس زمانہ سے ناصر الدین نے سوہ مصل کو دیا تھا اس وقت سے موافق کا تعلق : امر الدولہ نے ہو گیا تھا مگر جب ۳۶۳ھ میں اس کے بھائی سیف الدولہ نے خیر طلب دھن پر قبضہ کر لیا تو موافق کا انتظام و انصرام اس کی طرف منتقل ہو گیا۔ چنانچہ موافق کے حالات کو ہم دولت بنی مان کے تذکرہ میں تحریر کریں گے۔ سیف الدولہ نے اس معاملہ میں ایک مافی کا بہت بڑا حصہ لیا تھا۔ رو میں نے اس کے بعد حکومت میں بلاد اسلامیہ پر خوب خوب حملے کئے تھے جس کی بدولت اس نے نہایت خوبصورتی و درخشاںی سے کی تھی۔

عزل و نصب معاملہ کی کیفیت یہ ہوئی کہ جس زمانہ سے ناصر الدولہ نے عراق پر قبضہ حاصل کیا تھا اس زمانہ سے غزوہ و جہاد کا یہ سلسلہ منقطع ہو گیا تھا اور حکومت اسلامیہ مختلف حکومتوں پر تقسیم ہوئی تھی اس لحاظ سے ہم یہ حکومت کے عمل کے حالات و ہیں احاطہ تحریر میں نا آئیے جسے جہاں کہ اس حکومت کے تذکرہ کو ہم جہاد کا تذکرہ لکھیں گے جیسا کہ ہم نے الزام کر رکھا ہے۔

انگلیں کی امارت : جس وقت اہل ہند میں یہ زمانہ قیام ۷۱۰ھ تکوں اور دہلیوں میں شکر دہلی پہنچا تو فریقین میں ہنگامہ کارز اور گرم ہو گیا اور نتیجتاً نے اپنے اہل میں عزالدولہ کی خلافت کا علم بلند کیا۔ پھر اعرار الدولہ نے جسوں کو قید کر لیا تو دہلی کو دیا اور وہ کہ جو اس سے پہلے دہلی و جہاد تھا اب کیا سرداری دہلی اور اچانک والدہ اور جہادوں سے ملاقات کرنے کو

عزیز الدولہ کی گرفتاری: اس سے بعد مصر الدولہ نے احمد عز الدولہ کے لشکر میں کاسٹلر اور کرنل کو مدد طلب کیا اور کچھ آدمی طلب کیا کاغذوں میں چائے لگے۔ احمد عز الدولہ کو یہ سمجھا گیا کہ تم اس کے ساتھ قتل کا بہانہ ڈرو۔ یہاں تکافتا سے ان کی بدخواہیوں کو بکلیہ یہ ظاہر کر دو کہ مجھے حمایت و حکومت کی خواہش تھیں ہے اور جب تم اس پر غاصب ہو گئے تو میں اور میرے بھائی نے تمہاری مخالفت کے مطالب کی ضروری سے تنہا کر دیوں گا۔ عز الدولہ نے ایسا ہی کیا تاہو ان کا بیوی اور کچھ اراکین دولت سے بات نہ کی یہ نہی بیابان گردیا۔ لشکر میں سے شور و غل کی طرف "مطلق" توجہ نہ کی۔ تین روز تک یہی بحث و دھماکہ رہی اور کلاذی کھڑے دوڑتے رہے چوتھے روز مصر الدولہ نے عز الدولہ اور اسکے بھائیوں کو گرفتار کر کے لشکر بند کر لیا۔ لشکر میں یہ اس کی جلائی اور عاجزی کو ظاہر کرنے کے لیے یہ مسئلہ دینے کا وعدہ کیا اور وہ اپنے فرائض چھوڑ کے چلے گئے لیکن مصر بد ہوا۔

عضد الدولہ جبکہ کے خلاف بغاوت مکی، مرزا باجی بن - عضد الدولہ والی ہمدانہ نے عضد الدولہ کی اطاعت قبول نہ کی۔ ابن الدولہ کو عضد الدولہ کی وفایت لکھ بھیجی اور جو زر یا دھواں اس نے اور ایوانی وزیر نے کراہہ دل پر کی تھی، سب کا خاکہ کر کھینچ کر بھیج دیا۔ رکن الدولہ یہ سنتے ہی بے یقینی ہو کر مرزا اور اس صمد سے اپنے مرض میں مبتلا ہوا کہ جس سے تاحیات صحت یاب نہ ہو۔ اس سے قبل محمد بن ابراہیم (عزالدولہ کا وزیر) عضد الدولہ کے پاس چلا گیا تھا اور اس کی طرف سے صوبہ ہمدانہ کی حکومت پر مامور تھا اس واقعہ سے اس نے بھی عضد الدولہ کا بیان اطاعت اپنے ویش سے اتار کر رکھ دیا اور عمران بن شایین سے خط و کتابت کر کے مرزا کی کر لی۔ یعنی بن بصرہ اور وزیر المکن (لوگوں کا امیر) اس میں یہ دو خط لکھ بھیجے۔ باوجودیکہ عضد الدولہ وہ سے منحرف و برعس ہو گیا۔ فرخ عزالدولہ کو مقرر قرار کرنا عضد الدولہ کے حق میں سم کا حکم ہو گیا چاروں طرف ہمدانہ کی وفات کی آگ بھڑک اٹھی۔ عضد الدولہ نے اس جوش و خروش کو نہ تو رکھیں روکا نہ کہیں بھر میں بقیہ سے لڑ کر ان کو بچا کر دیا اور اس کے باپ رکن الدولہ کو یہ حالت لکھ بھیجے۔ رکن الدولہ نے اس کو اذیت مرزا باجی والی ہمدانہ کو لوگوں کو جو عزالدولہ کے ہوا خدوہ لکھے تاکہ اس میں منفریب عراقی کی طرف روانہ ہو جائے تاہم اس کو قتل و مبرا و استقلال کے اذیت کو ہاتھ نہ نہ چھوڑا۔

عضد الدولہ کی مصالحت کی درخواست۔ عضد الدولہ نے اس امر کا احساس کر کے کہ اب قاریں سے ملکہ ادا و مقفوع ہو گیا ہے اور عز الدولہ کو گرفتار کر لینے سے ہر طرف سے مخالفت و بغاوت کی آگ بھڑک رہی ہے اور اہل بیت میں عین کو اپنے باپ کے پاس معذرت کرنے کو روانہ کرنے کا قصد کیا مگر اہل بیت کی محنت نہ بڑی جب عضد الدولہ سے دوسرے شخص کو اپنے باپ کے پاس پیام معذرت سے روانہ کیا۔ پیام معذرت نہ پہنچا۔ عز الدولہ میں سیاست اور لٹ و پلٹ داری کی تلوار تھی اگر میں دست اندازی کی نہ تو یقیناً عصمت و مخالفت دینی باپ کے قبضہ اقتدار سے نکل جاتی تھی ابھی صرہ عراق کا اثر ان حالانہ نہیں لاکھو درہم! اگر نہ لاکھو درہم کرنا ہوئی اور عز الدولہ کو شیخ اس کے بھائی کے آگے اپنی خدمت میں روانہ کر دیں گا۔ آپ جس صوبہ پر مناسب سمجھے مقرر و مامور فرما دیجئے اور اگر آپ پر تمس نہیں اس پر سیاست کی گرائی نہ کرنا چاہئے جس میں اسی امر

انچوڑا بن محمد کی گرفتاری انہیں واقعات پر اس طرح تمام ہو کر کے فریاد کا اور شروع ہو جاتا ہے اور عضد الدولہ اپنے باپ کے وزیر ابو نصر بن علیہ کو گرفتار کر لیتا ہے اور تاک کھڑا کر آگھوں میں گرم سلاخیوں اور داہتا ہے اس اصرام میں کہ اس نے عزالدولہ سے سازش کر لی تھی اور کیا وفات پر عزالدولہ کے ساتھ ہر قوس قیام پڑ پر ہوا تھا۔ چار سو سالوں نے عضد الدولہ سے اس کی خبر کر دی عضد الدولہ نے اپنے بھائی عزالدولہ کو دے دیں اس کی گرفتاری کا لکھ بھیا عزالدولہ نے عضد الدولہ کی تحریر سے مطابق اس کو اور اس کے اہل و عیال کو گرفتار کر کے مکان اور جو کچھ مکان میں خاصہ کو بیٹھا لیا اسی کے سبب میں عضد الدولہ نے بغداد کا قصد کیا اور عزالدولہ کے پاس پہنچا بھیا کہ اگر تم میری طاعت قبول کر لو تو میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ جس صوبہ کی طرف چاہو چلے جاؤ میں تمہاری مدد کو تیار ہوں عزالدولہ نے اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کیا۔

ابن ابیہ کا انجام اس کے بعد عضد الدولہ نے ابن ابیہ کو طلب کیا۔ عزالدولہ نے اس کی آگھیں لکھ کر عضد الدولہ کے پاس بھیج دیں اور بعد ازاں فر بار کہہ کر تمام کار استیلا عضد الدولہ بغداد میں داخل ہوا باج مسجد میں اس کے تبارک خطبہ پڑھا کیا اور وہاں پر تین پادریوں سے چٹائی لگی یہ ایک چھوڑ گئی جو بغداد میں ناف کی گئی وہ اس سے بیشتر کوئی فاس سے واقف بھی نہ تھا۔ ابن ابیہ کے بارے میں یہ حکم صادر کیا کہ اس کو آگھیں پانچہ کر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ باجی نے ذرا سی دیر کے میں اور اس کا جسم پانی پاش کر دیا۔

عزالدولہ کا خاتمہ عزالدولہ کے مرہم ہوتے روایتی شام حوران میں ہر الدولہ بن حوران (برادر ابو قطب بن حوران اول) بھی تھا حکمران میں فتح کر حوران نے عزالدولہ کی بہت خاطر دہری کی اور سمجھا بھگا کہ رسول کی طرف ملے چلا حالانکہ عضد الدولہ نے عزالدولہ سے ابو قطب کے تاملک مکتوف کی طرف جانے کی قسم لے لی تھی جس وقت تحریرت میں وارد ہوا ابو قطب کا یہ پیام آیا کہ اگر تم حوران کو گرفتار کر کے میرے حوالہ کر دو تو میں خود تیار ہوں مدد کو آؤں گا اور جہاد کے ساتھ ہو کر عضد الدولہ سے جنگ کروں گا اور ہر گز حکومت کی نگرانی نہ چھوڑوں گا۔ عزالدولہ کو حکومت کی طبع و دامن بیکر ہوئی حوران کو گرفتار کر کے اپنے ایک نائب کے ساتھ ابو قطب کے پاس بھیج دیا ابو قطب نے اس کو قتل میں داخل دیا اس کے بعد ابو قطب نے جس جراثیم کی سمیت کے ساتھ بہ جراثیم عزالدولہ بغداد کی جانب کوچ کیا عضد الدولہ یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا۔ حوران کی لڑائی ہوئی۔ میدان عضد الدولہ کے ہاتھ رہا ابو قطب اور عزالدولہ کو شکست ہوئی وہ دن جنگ میں عزالدولہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ عضد الدولہ نے اس کے اور اس کے چند بھراہیوں کے گل کا حکم صادر کیا۔ چنانچہ عزالدولہ تیار ہوا جس حکومت کر کے راضی عدم ہوا۔

عضد الدولہ کا موصول پر قبضہ ابو قطب کی شکست اور عزالدولہ کے قتل کے بعد عضد الدولہ نے موصول کا قصد کیا اور چند روز میں قبضہ موصول کو موصول پر قبضہ کر لیا چونکہ عضد الدولہ مدد و غلہ کا کافی ذخیرہ اپنے ساتھ لایا اس لئے اہلین کے ساتھ موصول میں قیام پذیر ہو کر ابو قطب کی سرکوبی اور گرفتاری کو متعدد دفعیں روانہ کیں ابو قطب نے گھبرا کر مصلحت کی درخواست کی۔ فرمان دینے کا اقرار کیا مگر عضد الدولہ نے کچھ بھی ناست نہ کی تب ابو قطب مجبور ہو کر سر زبان بن عزالدولہ اور اسحاق و طاہر برادران عزالدولہ و امان کی مال کے سمجھنے کی جانب روانہ ہوا عضد الدولہ نے یہ خبر پا کر ایک فوج کو تیز رفتاری میں مکر کی جانب متعلقان سے جنگ کرنے کو ان کی اس فوج کا سردار عضد الدولہ کا نائب ابو فرح تھا۔ دوسری فوج بسر اضری

ابو اودہ کا پیر بن محمد ابو قلاب کے نقاب میں مسیحیوں کی طرف تھیں۔

ابو قلاب کا کفر اور ابو قلاب نے اس سے عظیم تر مسیحیوں سے لپٹا کر دیکھ کر ہذا رخصت کا راستہ کیا ابو قلاب نے نقاب
کیا اہل مسیحیہ رخصت کے شہر چم کے دروازے سے اندر گئے ابو اودہ، میخا، رخصت میں، افسانہ نہ بنا ابو قلاب موقع پا کر، سر
دروازے سے اندرون در چلا گیا اور وہاں سے حسینہ مصحفہ جڑ پر دھس آ کر یہاں میں نے قریب قند کو اسی قہر یکہ روز ابو قلاب
نے اس کی مٹا کر کے جو چاہا وہاں واسباب اس میں سوجھ بوجھ کو خفا کر کے ابو اودہ دروازہ کھولنے کے اب تک کیا تھا
مگر ابو قلاب نے قلاب سے دست چھین کر میرا رخصت دے آ ابو اودہ کو دیکھا۔ عظیم ہذا اس نے پھر پھر کر ابو قلاب میں
میں پڑا وہ نے مٹا کر دیا۔ ابو قلاب یا قلاب نے کیا خراسان کے اس نے میرا رخصت کے اہل کی رخصت کی اور اس میں عظیم ہذا
کے۔ عظیم ہذا کو جس سے اصل وہی ابو قلاب نے قلاب کے عظیم ہذا کو ابو اودہ کو دیکھا۔ ابو قلاب کو اس کی رخصت کی اور
روٹی کے پاس ہذا ہذا کیا عظیم ہذا روٹی کا مذاق سلطنت و خراسان کا کوئی رخصت تھا اس نے جبراً عظیم ہذا سلطنت و خراسان کی رخصت
وہ رخصت کی اس سے عظیم ہذا رخصت کی عظیم ہذا نے اپنی بیٹہ کا ابو قلاب سے عظیم ہذا کیا کہ یہ عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا
وہ اشعار میں عظیم ہذا کا عظیم ہذا کی عظیم ہذا عظیم ہذا کی رخصت وادی (بہشت وادی) کی عظیم ہذا ابو قلاب کی رخصت سے کچھ
ظاہر ہے اس عظیم ہذا کو وہی رخصت کی اس کا عظیم ہذا کے عظیم ہذا کی عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا
میں عظیم ہذا کی عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا
ہذا عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کے عظیم ہذا

عظیم ہذا والدہ کی وفات یہ عظیم ہذا والدہ نے اس کے کل بیٹہ شہر میں کوئی کر یا عظیم ہذا کہ ہم اس کی عظیم ہذا و عظیم ہذا

عظیم ہذا والدہ کی حکومت کا آغاز سپہ سالار برحق عظیم ہذا، عظیم ہذا دولت نے عظیم ہذا کے عظیم ہذا کا عظیم ہذا عظیم ہذا

ابو الحسن کا ابو اودہ اور ابو اودہ عظیم ہذا عظیم ہذا، عظیم ہذا عظیم ہذا عظیم ہذا عظیم ہذا عظیم ہذا عظیم ہذا عظیم ہذا

مصمصام الدولہ کی مخی لقت ۱۰۰۰ھ کے بعد غدر میں کر دی جو یہ سامارانہ دہلی میں سے ایک نامور سردار تھا۔ ۵۰۰ھ کے بعد میں شرف الدولہ کی حکومت کی ابتدا میں حکومت کے چنے چنے فخر بغداد کا لکھنؤ صاحبان ہوا۔ سب نے قتل دولہ کے دے کے عالم کی اہل خانہ مصمصام الدولہ کو اس کے بھائی شرف الدولہ کی وجہ سے بطور نائب کے اہل خانہ کی مری پر چھین کر لیا۔ چار ہزار ہزار مصمصام الدولہ تک یہ خبر پہنچی تھی۔ اس نے امراء لشکر سے فوج کو بہت شریعت و اس اس اس سے اس سے لوگوں کو روکنا چاہا۔ مگر جانے اس کے ان لوگوں کی ہر گشتی اور ہر حالی اور بد حالی۔ فوجا دین ماہہ روز اور جہاز کے متعین میں سے تھا اور وہی پر اٹھ کر لڑا۔ پھر مصمصام الدولہ نے فوج اپنے ہمراہیوں کو جنگ کا حکم دیا۔ باغی تینوں میں سے تھیں ان کی لڑائی ہوئی۔ میدان مصمصام الدولہ کے ہوا۔ اس نے ہر اس میں سے ہر شخص کو گرفتار کر لیا۔ اپنے بھائی مصمصام الدولہ کے دربار میں بھیج دیا۔ اس اثناء میں دلی کا وزیر اہل خانہ بھی آئندہ اور کسے اس جرم تک کہ یہ بھی اس کا شریک تھا۔ روایت کیا۔

شرعت الدولہ کا، اواز اور لیسری قبضہ: اس قدر نے ابو الحسن علی محمد الدولہ کے پاس جا کر دم مایا اور باقی و علم شریک
لہوہ کے پاس چپے سے شرف الدولہ کی قوت، لیسریوں سے مل جانے سے جو حقیقی نورانی ہوا جو ارادہ، یاد اور اس کو اپنے بھائی
برائے حسین نے قبضہ سے نکال لیا بعد ازاں پھر کو بھی اپنے دوسرے بھائی ابو جابر کے ساتھ سے جبین علی مصمم الدولہ نے
صالحیت کا اندوچا م شروع کیا۔ تا شرافت اس پر مصالحت ہوئی کہ عراق شریف، الدولہ کا خطبہ چڑھا جائے نصیب ظاہر ہو
جانب سے رسالت خلعت اور القاب بھیجا گیا۔

مصفا صمد الدولہ کا رد اول شرف الدولہ نے اپنے بھائی ابو طاهر سے پھر دو ہمچوں لینے کے بعد دوسرا طائر خ کیا اور اس پر بھی بارہ سلی تک قاضی و مشرف جو مکی مصفا صمد الدولہ نے اپنے بھائی ابو عمر کو جو اس کے پاس قید تھا ہوا کر کے غزو خواجی کی قرض سے شرف الدولہ کے پاس واسطو ہو نہ کیا۔ شرف الدولہ نے فتح القعات نہ کیا۔ مصفا صمد الدولہ کو کسی سے محنت بخشنے اب دور بریتنی پیدا ہوئی۔ مصفا میں سے اطاعت شرف الدولہ کے بارے میں مشورہ یہاں فوجوں نے موجب لاہور سے ڈر رہا بلکہ بعضوں نے یہ رائے دی کہ آپ عفو اچھے جائے اور حکم سے موصل دور چار جمن میں جا کر قرعہ کھینچو تا نکندہ زبیں اور وطن میں ہیں؛ بھی قتاد سے خانہ اب اللہ کوئی مصر پیدا ہو یا کوئی ایسا واقعہ پیش آ جائے جس سے آپ سلامتی بقدر امکان آنکھیں اور کسی نے پروا نہ کی کہ آپ اپنے چچا نعم الدولہ سے اس مسئلہ میں خط و کتابت کیجئے، بلکہ براہ عقبان ان کے پاس چلے جائیے اس سے شرف الدولہ پر بہتر اجتہاد ہے گا اور قانوناً انہم مصاحت ہو جائے گی۔

شرف الدولہ کا بعد از مرگ قبضہ مصصام الدولہ نے ناچو میں سے کسی رائے کو بھی پسند نہ کیا بعد ازاں کشتی پر سوار ہو کر اپنے جانی شرف الدولہ کے پاس چلا گیا۔ شرف الدولہ نے عزت و احترام سے حالات کی خبر لے کر کچھ عرصہ بعد اس کی اہل بیت کے جے سے جس کی کوفہ کرکڑا ہوا بادہ رمضان ۱۰۶۰ھ میں بغداد کی جانب کوچ کیا اس کو بھی مصصام الدولہ اور بھی شقیان سے

یادِ مصل کا خبر باد کہہ کر یادِ بکر چنا آیا اور فراموشی لنگر میں مصروف ہوا اس وقت حلیہ میں جو سیفِ نند و لہ میں محمد ان کا طوطی بول رہا تھا اور اس کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ دہلی شہر کی کوئی چھٹکئی تھا مصفاۃ الدولہ نے یہ پیام بھیجا کہ اگر تم ہمارے کی خاطر خراہ گوشتی کی روٹی میں تم کو دیہہ بکر دے دوں گا۔ عبداللہ نے اس کو منظور کر لیا اور ایک فوج تیار ہو کر حلیہ کے پہنچ دی لیکن باد سے مقابلہ نہ کر سکے، باد کے حملے سے بڑھ گئے حلیہ پر چڑھائی کر دی۔ عبداللہ سے کچھ بہن بیٹیاں نکلتی تھیں اور جلد زہری حاش ہوئی ایک شخص کو باد کی خواب گاہ میں بھیج دیا۔ اس نے کوئی روٹا لیا بھی لٹکا دی جس سے بادل چل گیا اور مرتے ہی بھجور پار نے عبداللہ کو یاد دہرا، مصل کو مصالحت کا پیام دیا۔ بالآخر ان دونوں نے مصالحت کے پیش نظر اس امر پر مصالحت کر لی کہ یاد بکر اور نصف طور عبد بن یاد کو دے دیا جائے۔ مصالحت کے بعد زیادہ اہل آباد آئے۔ یہ بھی شخص ہے جو بعد میں دہلی فوج میں لے کر باد کے مقابلہ پر آیا اور اس کو شکست دی۔ ان واقعات کے بعد نہ تو حلیہ میں مصدا جب کا مصل تھا، نہ تھانہ ہو گیا اور باد نے اپنے کی فتح دہلی میں گیر ہوئی۔

ابوالضر کا مصل کی امارت پر فخر۔ اس اثنا میں شرف الدولہ نے حکومت مصل پر ابوالضر و غلام کو متعین کیا۔ ابوالضر نے مصل پر پہنچ کر فراموشی نظر اور حرات کو سمجھ کرنے کی کوشش کی۔ نووارد بھی تھا یہ ہوئی تب اس نے باد اور ان کے عرب کوئی عقل اور برائی غیر سے طلب کر کے ان کو باغیہ کی دی وہی کو، یاد کی مصالحت پر ان کو مامور کیا۔ باد نے اپنے حصہ طور عبد بن پر قبضہ کر کے جیل طور میں قیام کیا اور اپنے بھائی کو فوج کے ساتھ عرب سے چھٹک کر لے کر بھجور پار پر شکست کا کر بھاگا اور باد کو حلیہ۔ ابوالضر اور فوج بھیج کر تھپ کر رہا تھا کہ شرف الدولہ کی موت کی خبر آئی۔ اس کے بعد ابو ابراہیم اور ابو عبد اللہ شہنشاہ ہوا ان کا مصل بدلیں محمد ان بہا والدہ دہلی کی طرف سے امیر مصل ہو کر آئے اور چونکہ یہی دونوں مصل پر تھک چکے تھے اس لیے کچھ عرصہ بعد بہا والدہ دہلی سے حلیہ فوج کی درخواست کی۔ چنانچہ بہا والدہ نے وزیر ابو القاسم علی بن احمد کو اہل مصل میں ابو ناصر کی کمک کو روانہ کیا مگر پھر ان میں مسلم کے بھائی نے ان سے ابو ناصر کو وزیر کے گرفتار کر لینے کو لکھ بھیجا۔ کسی ذریعہ سے وزیر کو مصنوم ہو گیا۔ چھٹ ابو ابراہیم واد سے مصالحت کر لی اور لوٹ کر آیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ بہا والدہ نے انھیں چاہا کہ وہ ماچاؤ اور پیش دیکھیں، مصل کو گرفتار کر لیا تھا اور قتل کر دیا تھا۔

بہا والدہ کا زمانہ حکومت۔ ۷۹۰ھ میں شرف الدولہ ابو الغوراشی شہر ایک بنی محمد الدولہ اپنی امارت کے دور میں فتح میں نے بعد حرات اور ان کی طاقت کا بھارہ استقامت کر گیا۔ دور ان طاقت میں اس نے اپنے بھائی مصفاۃ الدولہ کی آنکھوں میں گرم زبیاں بھرا دیں کہ مصل قاضی رواں کیا اور اس کے بعد اپنے بھائی کو خاندان کی جانب رواں کیا اس کے عہد خزانے میں اور تہوں کا ایک جم غفیر تھا۔ زمانہ بادشاهی میں اس سے انارکین دولت نے دریافت کیا "آپ کے بعد ریاست و امارت کا کون سا مالک ہو گا؟" آپ نے کسی کو اپنا ولی عہد نہ بنایا۔ جواب دیا "جو اپنی خود گاہی میرے بعد امارت و ریاست کا مالک ہو جائے کسی کو اپنا ولی عہد نہ بنانا گا۔" مگر حالتِ حیات ہی میں اس کا بعد ریاست و امارت کی عمرانی پر اپنے بھائی بہا والدہ کو اپنا ولی عہد بنانے کا عہد کے مقرر کر دیا تھا جس میں شرف الدولہ مقرر کیا تو بہا والدہ نے زمانہ حکومت اپنے ہاتھ میں

لی۔ غلیظہ طبع، تنہا کھانا کھا کر اس امارت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے غلیظہ۔ جسے فرماؤ فرمایا۔

بنی حمران کا موصل پر قبضہ بہاء الدولہ نے ابو سعید بن صالحان کو مجروحہٴ قنات پر بھانپ دیا تاکہ رکھا۔ ابو حامہ امیر الحیم اور ابو عبد اللہ حسین پیراں ناصر الدولہ نے بنی حمران کو امارت موصل پر روانہ کیا۔ یہ دونوں یعنی شرف الدولہ کی خدمت میں رہتے تھے شرف الدولہ کے انتقال کے بعد ان دونوں نے بہاء الدولہ سے امارت موصل کی درخواست کی۔ بہاء الدولہ نے مندر حکومت و امارت رحمت کر کے موصل پر بنے کی اجازت دے دی۔ مگر بعد میں اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوا۔ ابو نصر کو ان دونوں کی مخالفت کرنے کو کہہ بھیجا۔ چنانچہ ابو حامہ اور ابو عبد اللہ موصل میں داخل نہ ہو سکے باہر پڑے رہے۔ اہل موصل کو اس کی خبر ملی تو وہ، علم اور ترکوں پر ہونے پڑے پڑے پڑے ابو حامہ اور ابو عبد اللہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ ہو کر چھوڑ دیا۔ یہ حملہ آوروں نے ان میں سے ایک کو۔ کثیرہٴ قنات کیا۔ باقی نامہ کان نے وہاں امارت میں چکر چڑھایا۔ اہل موصل نے ان کو دارالامارت سے نکل جانے کو کہا دیا۔ یہ تو بخیر نہ چھے آئے۔ ابو حامہ اور ابو عبد اللہ (بنی حمران) نے یہ سب کچھ دیکھا۔

ترکوں اور دیلمیوں میں جھڑپیں ابو علی بن شرب الدولہ کو یوسف مراجمت فارس مقام بصرہ میں اپنے باپ کے مرنے کی خبر پہنچی۔ اس نے اس کو اور باہر چلا کر روانہ کر دیا اور خود فارس گیا۔ باکو سے شیراز آیا۔ اسی مقام پر مصمم الدولہ اور اس کے بھائی ابو حامہ سے ٹکرائے ہوئے تھے۔ جس کو وہ فطین قتل کرنے، باکو یا قنات دونوں کے مرنے کو چاہتے تھے۔ قنات کے دونوں میں ان کے پاس دیلمیوں کا ایک فوجی تھیں جو اس کے پاس چلا آیا۔ ان لوگوں کا بھی ایک سردار تھا جو مصمم الدولہ اور دیلمیوں سے مدد کر کے آراء پر ابید ازاں لہذا چلا گیا اور اسی پر قبضہ حاصل کر کے دیلمیوں کو قتل کر دیا۔ پھر خدا سے اسے اس کی اجازت دیا اور ترکوں کو مصمم الدولہ سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔

اسی اقدام میں بہاء الدولہ نے اپنے بھائی کو بلا بھیجا۔ وہ پردہ ترکوں کی فوج اس کی جانب مائل ہو گئی اور ابو علی کو کہہ من کر بہاء الدولہ کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ چنانچہ وہ جمادی الثانی ۴۸۵ھ میں اہل علی نے سامان سفر دست کر کے بہاء الدولہ کی طرف کوچ کیا۔ بہاء الدولہ و عزت و احترام سے پیش آیا لیکن کچھ عرصہ بعد گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اسی سے ترکوں اور دیلمیوں میں لڑائی ہو گئی پانچ روز تک خون ریزی کا بازار گرم رہا۔ بہاء الدولہ نے باجم مصالحت کر لینے کا پیام بھیجا فریقین نے منظور نہ کیا۔ اس کے نتیجے میں قتل کر ڈالا۔ انجام کار ترکوں کو دیلمیوں پر فتح پائی ہوئی۔ اس فتح پائی سے ترکوں کی شان و شوکت اور رعب و اب بڑھ گیا اور دیلمیوں میں خفقان پیدا ہو گیا۔ دیلمیوں نے بعض سرداران دیلمیوں کو گرفتار کر کے اپنے بانی امامہ بھاگ گئے۔

قادر کا بھڑاؤ سے خوار اسماعیل بن منقدر یوسف وفات ایک بڑا ابو العباس احمد جو امیر "القادریہ" کے لقب سے یاد کیا جائے گا بھڑاؤ مینا تھا اس سے خوار اسماعیل بن منقدر وفات ایک مالی صالحہ میں ان میں ہو گئی اتفاق یہ کہ ان دونوں غلیظہ طبع و خصلت خصلت کا عکاس میں چلا ہو گیا خطابی کے بعد قادریہ کی بین نے خلافت ماب سے اپنے بھائی کی خلافت کر لی کہ آپ کے زمانہ خلافت میں یہ طلب خلافت تھا۔ غلیظہ طبع نے ابو الحسن بن حاجب کو مدد چاہیوں کے قہر کے گرفتار کرنے کو بھیجا۔ قادر اس وقت حرم خاوری میں تھا ابو الحسن کے پیچھے پر غوروں نے ضرورتیں چاہا شروع کیا۔ قادر کو موصل میں لایا۔ ایک کھڑکی سے نکل کر علی کا راستہ لیا اور صہب الدولہ کے پاس پہنچا۔ صہب الدولہ نے عزت و اکرام سے منہ دیا اور یہ فرمائش خدمت کرنا دیا۔ یہاں تک کہ قادر کو صہب وفات پر مشتمل ہونے کی خوشخبری ملی۔

خلیفہ طالع کی امانت اور معزولی: قصہ: ان دنوں میں بہاء اللہ کا خزانہ ملی ہو گیا۔ لشکر ہوس نے تقوا نہ ملنے پر شہر واپس چلا گیا۔ یہ بہاء اللہ سے کچھ منہ نہ چڑھا۔ چونکہ وہاں لشکر کو خزانہ نہ ملا اس پر بھی لشکر ہوس کی شورش کم نہ ہوئی اب خلیفہ طالع کے مال و زر پر دولت چھپا کر قادیان و مدینہ کے لئے کی گئی تھی۔ یہاں اچھین بنی علم جو جس کی خواہش تھی کہ وہ جذبات خدائی پر عمل کرے اور باخاں سے اس کے لئے قیام نہ کرے۔ بہاء اللہ نے کفر و سرک کے قصہ خلافت میں ہر ضرر ہوا۔ خلافت مآب نے دیوار مہم سے محفوظ کی۔ بہاء اللہ و مستر خدوہ۔ کے قریب ایک نرس پر بیٹھ تھا چہ ساما ملنے لشکر اور امراء دولت جرقہ دے دیتی آ رہے تھے اور خلافت مآب کی دست باندی کر رہے جاتے تھے ان اثناء میں ایک ایسی مردار حاضر ہو کر دست باندی کو بوجہ دیوں میں خلط طلع نے ہاتھ بڑھا لیا، ایسی مردار نے کچھ کھینچ لیا پھر یہ قاتل خلافت کے لئے عوام ہلاک کرنے بھی یہ خبر پا کر لوٹ مار شروع کر دی۔ خلیفہ طالع کشتیاں کشاں بہاء اللہ کے چلنے پر پھینکا گیا اور ہجیرۃ النبیؐ میں خلیفہ طالع نے جب کہ اس کی خلافت کو موت دی اس آٹھ سینے نہ دے گئے تھے غی معزولی کا طالع کیا۔

جواب: ۲۸

احمد بن اسحاق قادری رحمہ اللہ

DISCUSSION

قادری بغدادی نے آج اور یہیت سہارا دل دے ہے ایک بڑا صاحب خاں کے دربار میں ہاتھ پائی کرنا اور
 بن اسحاق بن مقلد کو لکھنے سے بلا بھیجا۔ مینب الہ دہ الخیلمی نے یہ خبر پا کر بھیجی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی اور
 جب یہ امر انسانی بغداد کے قریب پہنچا تو ہمارا والد وہ سوار اکیس دولت اور دس دھنوت اور دس شیروں کے استقبال کو گیا ایک
 منزل کے فاصلہ پر ۱۰۰ قوت کی عزت و احترام سے ہادیوں کی ماروغاڑی و صفوں کے ساتھ کوٹھڑی کے علاقہ میں لا کر بھیج دیا۔ کل
 صبح کو جامع بغداد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جس کی غرض اس نے اس کے نام کا خطبہ پڑھا اور حضور علیہ السلام کے
 بیعت پر غور ہے۔ چنانچہ انکس خاں نے اس خطبہ میں اس کا قیام کیا۔

طالع کی وفات: غلبہ طالع کو مروجی کے بعد وہ خلافت کے ایک کمرہ میں بند رہا۔ گویا چند لوگ جس کی خدمت اور صحبت میں رہا ہو، وہ نے اور جس طرح یہ سچے زمان خلافت میں رہتا تھا اسی صورت سے اس کے گھر کا دور بار کو چاروں اور بی دکھ آ آ کر سوچے ہیں وہ انتقال کر گیا نہ زمانہ درجہ کے بن کر رہا کیا۔

ابو اخطاء کی تکسبت آپ اور بیٹھ آئے ہیں کہ بیٹھیں مصمام اللہ دل ہو رہا کہ اس کے پاس ہرچے مصالحت ہوئی تھی کہ
 کاویں پر مصمام اللہ دل قابض رہے خود سلطان اور اس کے علاوہ دو کمالہ عراقی و بہاء اللہ دل کے مقتضات میں شمار کیا جاتے
 یہ واقعہ ۳۹۷ھ کا ہے ۳۹۸ھ میں بہاء اللہ نے بہانہ کر کے ہم اطلاع دہندہ شہنشاہ افسان کو اہواز و اندک کیا اور یہ جاہت کر دی کہ
 میں ہندوستان و اصفہان تمہارے پاس آؤں جو کچھ چاہتا ہوں گا جب تاخیر خود تہتج ہو جائے تو یہاں تک غفلت و غلطی دریں حصہ کر دیتا
 وفاق یہ کہ بہاء اللہ کی وجہ کے چہن چہرے سے خوشتر کسی ذریعہ سے مصمام اللہ کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ اس نے بیک
 نظر مرتب کر کے خود تہنہ کی جانب روانہ کر دیا اس کے بعد بہاء اللہ نے خود قبلی غلے خون راجہ جگت کے بعد ہوا اخطا کو
 غفلت میں آئی گرفتار کر کے مصمام اللہ کے پاس بھیجا کیا مصمام اللہ نے اسے بیک نظر فیضی کا کامیاب ہوا کرتے ہوئے، ہاں
 دو۔ بہاء اللہ کو اس پر بھی مہربان نہ آیا۔ اچھے ذریعہ نہ تھیں مگر کوغراہی مال کی غرض سے اس کا رواج کیا اور بیک نظر کو جمع کیا

کہا تھا اور یہ بدترین مصیبت یہ کہ جانی دشمن تھا اس کو خطرہ ہوا کہ عباد ابو الفضل کوئی فساد نہ اٹھائے اس خیال کا گمراہ تھا کہ ابو جعفر کو بغداد کے حاکم رہا اور اسراہ راہ کر کے ایک جم غفیر کو اس کی تلک پر مامور کیا۔ ان میں بھٹی بن سعد ابو یوسفی شاذی بن محمد اور ردام بن سعد تھا۔ ابو الحسن بن علی بن حرب اس کی بھی بجا والدولہ سے تادمش ہو کر انہیں لوگوں میں آگاہ تھا۔ ان لوگوں کی تعداد دس چار تھی انہوں نے پہنچنے پر بغداد کا حاکم رہا کر لیا۔ ان دنوں بغداد میں ابو یوسفی بن عثمان حکومت کر رہا تھا۔ ایک ماہ کامل حاکم رہا جاری رہا۔ نہ اندھسار میں عید الجیش سے امن و اصل کی بلیج میں گھسٹ کھا جانے کی خبر پھیل رہی تھی۔ حاکم بن کاندہ شہر ہو گیا۔ ان کے عزہ نے اپنے شہر کی طرف مراجعت کی اور ابو جعفر نے سلوان کی جانب مگر کچھ عرصہ بعد بہاء الدولہ کی فریک و تقریر کے مطابق ابو جعفر نے شہر میں حاکم ہو کر گزرتا اور اطماعت بجا دی۔ بہاء الدولہ نے عید الجیش کی وجہ سے جو تفریق پیدا کیا۔

بنی حریر اور بنی دینکس کی جنگ: ابو الفخام محمد بن حرب اپنے سسرال بنی دینکس شام جزیرہ (خودستان) میں مقیم تھا۔ اقلیائی سے بنو الفخام نے بنی دینکس کے ایک شخص کو قتل کر ڈالا۔ اس پر بنی دینکس نے ابو الفخام کو اپنے ہوائی اور ان کے بنی دینکس حریر کے پاس بھاگ آیا۔ ابو الحسن نے جو اسراہوں کی بحیثیت کے ساتھ چلے جاتی تھیں۔ عید الجیش نے اس کی تلک پر دینکس کو فتح بھیج دی۔ بنی دینکس بھی مرتب و تسبیح ہو کر مقابلہ پر آئے۔ لڑائی ہوئی۔ آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ابو الحسن کو بحیثیت ہوئی اور ابو الفخام بھاگ رہا گیا۔

کوفہ و موصل میں علوی حکومت: ابوالحسن بن محمد بن محمد بن خروانی بن خلف سردار بنی فہل نے اپنے کل سے مہاجرات موصل آباد کردی اور کوفہ میں "حاکم باد" علوی والی صحر کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ ظلیف قادور نے بہاء الدولہ کے پاس تادمش ابوبکر باقانی کی زبانی پیام بکھلا دیا۔ بہاء الدولہ نے تادمش ابوبکر کو کوفہ و موصل پر حملہ کرنا اور اس کی کوفہ و موصل پر حکم دیا اور اس میں صرف کرنے کو دس ہزار و چار بھیج دیے۔ عید الجیش نے لشکر راستہ کے موصل کا راستہ لیا۔ خروانی نے یہ خبر پا کر موصل پر مراجعت فرم کیا۔ موصل پر بنی دینکس کا ظفر موٹا نہ کر دیا۔ بنی دینکس کو یہ مصر کی نسبت سے پھرتے تھے اور اس پر طعن کرنے کا دانی ہوا۔ جس میں اسراہ دولہ میں سے رضی برقی کو بن بٹھا دی لیکن اس وقت قادی ابی اعلیٰ عرب بن محمد اور علاء تھا جس سے امن و امان کافی نہیں جزیرہ ابی اسراہ اس ابی داؤد ابو حامد اسراہی فہلی "قدردی صبیحی ابی اسراہ" بھٹادی ابو الفضل نسوی اور ابو محمد اللہ نعمان بن عبد اللہ کی شہادتیں تھیں۔ بعد ازاں دوسرا مصر ۳۴۷ھ میں مقام بغداد میں تحریر کیا گیا اس میں اس قدر اور اضافہ کر دیا گیا کہ لوگ (علوی مصر) انہا محسوس میں ویسا ہے اور یہود میں پناہ تادمش سے منسوب کر دیے تھے۔ علوی حاکم بٹھا اور تادمش نے اپنی پناہ تادمش لکھیں اور اس بٹھا کی ایک کچھ نقل تمام بلاد اصلا و اسلا میں بھیج دی گئی۔

خبر الملک کی وراثت: عید الجیش بن علی ابو جعفر استاد بر حر کا بیٹا تھا اور ابو جعفر صفہ الدولہ کے حاکم بنی تھا اس نے اپنے بیٹے ابی اعلیٰ کو مصمام الدولہ کی خدمت میں سپرد کر دیا تھا مصمام الدولہ کے قتل کے بعد بہاء الدولہ کے پاس چھا آیا جس وقت بغداد میں ابی دینکس جراثیم پیش اور وہ معاشوں کی گرم بازاری ہوئی اس وقت بہاء الدولہ نے ابی اعلیٰ کی فتنہ و فساد فرو کرنے کی فطرت سے بغداد بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے صفہ بن کا قلعہ فتح کیا اور بنی حکومت کے آئندہ میں چھ ماہ بعد پناہ لینا

[illegible]

ابو القاسم یحییٰ بن علی کی وراثت: شرف الدول نے ابو غالب سے قتل کے بعد سمجھا لیا کہ جو نے میرے
نواسیوں میں یحییٰ بن علی کو پہلا وراثت مرحمت کرنے کے لیے ایک خطاب دیا تھا اور ابو غالب نے بیٹے اور اہل خانہ سے تمہیں
پر اور میرے دربار میں وصول کئے تو بعد ازاں میں نے جب کہ میرا القلم کی وراثت خود میرے گھر پہنچے تھے اور غلاموں
و خدائیوں کے ساتھ میرا لیا گیا اور اس نے مجھے شرف الدولہ کا قلم اور وراثت القاسم یحییٰ بن علی میں منسوب کئے
اور کہ اس کا باپ سیف الدولہ بن امان کے صاحبزادے میں سے تھا اور میری وجہ سے میرا بعد میں پیدا ہوا میرا القلم وافی مصر کی
مرادست کر لی تھی جو عمر بن ابی حاتم بنی اے بنی کوفی کر کے اور اس کے لڑکے ابو القاسم شام پہنچے۔ حسان بن مغربہ بن
بروان حاکم نے "عقلم بنی امان" سے متصرف ہو جانے اور ابو القاسم یحییٰ بن جعفر طوسی امیر کوفہ کی بیعت کر لینے کا
غرض دیا اور کہ میں کہتا ہوں کہ وہاں چنانچہ ابو القاسم کو میرا لقب لڑکے کے امیر بنی تغلبہ کی بیعت کی اور امیر بنی تغلبہ کے
لقب نے لقب لیا بعد ازاں ابو القاسم کو لڑکے کے آج دور القاسم نے عراق کا راستہ لیا۔ عراق پہنچ کر ابو القاسم نے
طراکات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور القاسم سے مشیر بنو رطلجہ کو اپنے کا قصہ دیا۔ چنانچہ ابو القاسم نے عراق سے نکل کر قرداس امیر
بصرہ کے پاس جانے کا قصد کیا اور بہادری کا شرف اس کی ایانت کھائی چڑھیں جو بنی کعبہ اور اصل سے پھر عراق واپس آیا۔
قرب خارج کے حوادث کا قصہ دوم: وہاں تک بعد میرا لقب یحییٰ کے قلم اور وراثت کا نامک ہوا نہایت مزاج طبع مراد
مرد ورجہ کا صاحب تھا۔ اس کے بعد مشرق اور ولایت اس میں بھی دارہ انداز ہوا اور خدمت کا۔ طراکات کی اس نے مشرق

یوں ہی۔ جس کی یہ شرف نہیں حاصل ہوا تھا۔

وزیر ابو القاسم کا فرار۔ اخیر طبرستان اور وزیر ابو القاسم مغربی شرف الدولہ کے بعد حکومت میں نہ جاتے تھے کہ گزرتے تھے شرف الدولہ دم تق نہ مانع ترکوں کو اس کا ستولی ہونا تھا۔ درگزر اور وزیر ابو القاسم کو اس امر کا احساس ہوتا۔ جان کے خوف۔ ہندو سے کسی مظلوم پر چھینے جانے کی شرف الدولہ سے اجازت طلب کی۔ شرف الدولہ نے اجازت دے دی اور ساتھ ہی اس کے ترکوں نے ائیدہ خاطر ہو کر وٹھیرا اور وزیر ابو القاسم نے امر اور ہندو سے بھی کھڑا ہوا۔ مقام سندھ پہنچ کر قراش کے پاس قیام کیا۔ شرف الدولہ نے اس عمل سے ترکوں کو بے حد رنج ہوا اور حضرت کا یہ نام بھیجا اور واپس آنے کی درخواست کی وزیر ابو القاسم نے کہا اچھا کہ ہندو کی آہنی چار لاکھ ہے اور مصداق کی تعداد چھ لاکھ۔ اگر تم لوگ ایک لاکھ جموں دو تو خیر میں بھی ایک لاکھ کا دین ہر داشت کروں گا اور شرف الدولہ کو واپس ہندو لاؤں گا ترکوں نے اس پر آمیزہ نہ ادا ہوا مظلوم کر لیا۔ وزیر ابو القاسم کا جواب یہ کہ اس میں کچھ فریب ہے نہ لچائی و نہ تہمت کے۔ ان میں سے نہ ہو گیا۔

کوفہ میں تختہ وقت اور اس کے بعد طایع اور مباح۔ کہہ دینے کا کوئی مجھ بھلا ہوئی سب یہ چاہتا تھا کہ وزیر ابو القاسم اور بعض علویہ کے مابین مراسم اتحاد اور خیر مراد کی رشتہ داری کی تھا یہ کہ طویلوں نے کیا چاہا تو کسی امر میں دیا جاسیوں نے دارالخلافت میں اس کی شکایت چینی کی خلیفہ قادر نے از سر کے لحاظ سے کچھ احتیاط نہ کیا بلکہ کہا میں کو ڈانٹ اپٹ کر صاف کر لینے کا حکم دیا۔ جو کی کوئی دہائی آئے۔ فریقین نے غلبہ سے اہر و غلبہ کی۔ خلیفہ دگر دہو گئے اور دونوں متحدہ طبع ہو کر وزیر فریق کی دہائی آئے اور ہاں ہم جہاں وقت شروع ہو گیا بلا غلطی نے عباسیہ کو خراج کیا عباسیہ ہندو ہوا گئے آئے ایک ہفتہ رہا ہو گیا جسے کون خلیفہ نے چھینے دے اور ان اپنی عباسی ملای کو اس امر میں مدد دیا کہ اس کا بھائی کوفہ کے قید میں شریف کوفہ۔ خلیفہ قادر نے سر آتش کے پاس یہ حکم بھیجا کہ ہر آتشیں ملای اپنی طالب دین کو قید کوفہ سے سزا دل کر کے بھاڑا اور عباسیہ کو ماسر کر دیا اور عباسیہ کو بھیجا کہ کوئی نوٹا دوں۔ وزیر ابو القاسم کو یہ خبر گئی یہ اس وقت قراش کے پاس مہر بن راس میں مہم قرا خلیفہ قادر کی طرف سے لوگوں کو خوف کرنے لگا۔ خلیفہ قادر نے اس سے مطلع ہوا قراش کے نام وزیر ابو القاسم کے نکال دینے کا حکم بھیج دیا قراش نے اس حکم کی تعمیل میں وزیر ابو القاسم کو اپنے پاس سے طبعہ کر دیا وزیر ابو القاسم مہر بن راس کے پاس دیا نہ چلا گیا۔

جلال الدولہ کی حکومت کا آغاز۔ قادر علی الاولی (۱) میں شرف الدولہ پہلی نبی جلال الدولہ نے اپنی حکومت کے پانچویں برس وفات پائی اور اس کی بجائے عراق میں اس کا بھائی ابو طاهر جلال الدولہ دہرائی ہمسو بنسک ہوا۔ ہندو میں اس کے ہم غلبہ پر حاکم۔ علی احمد نے یہ بھیجا۔ جلال الدولہ جاتے ہندو آونے کے وہ طہ چلا کہ کچھ ہمسو قیاس کر کے بھر بھرا کی جانب واپس ہوا۔ اس میں ہر اس کے ہاں کچھ سو قوت ہو کر ماحول سزا ہو کر میں اس کے پروردگار ابو کا یو رہا کہ سلطان الدولہ کے ہاں کچھ پر حاکم کیا۔ یہ اس وقت توڑ متون میں پہنچا ہوا القراش والی کرمان سے مصر و قراش و قراش۔ سلطان الدولہ نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ہندو کی طرف کوچ کیا۔ اس کے ہمراہ اس کا وزیر ابو سید بن امان لایا تھا۔ مساکر ہندو نے بغداد سے نکل کر ہمالیہ اور کور کا۔ جلال الدولہ نے اسے سختی لائی ہوئی۔ آخر کار نہایت بڑی طرح

ہر بات پر مال ہل احمد بن حنبل سے سازش کر کے سر کر بھدا کو نورالدین کے ساتھ چلے چہا رہا تھا۔ نورالدین سے
 کچھ نہ آئی۔ ابو کا بیار کا عام خطبہ میں داخل کر کے واسطہ پر بن حانی کو قتل اور ابو کا بیار کو بھی واسطہ پر بٹنے کر لینے کی غرض
 سے بلا بھیجا۔ مال دین واسطہ میں الملک الحریز بن بادل الملک کو حکمت کر باقا۔ الملک الحریز نے یہ خبر پا کر واسطہ چھوڑ دیا
 نہ رہا تھا۔ یہ کی طرف کوئی کیا۔ نورالدین ہر طرف سے اس کو گھیر کر تنگ کرنے لگا۔ جس سے الملک الحریز نے آخر عمر بھی
 منہ بقی اچھا ہو گئے اور فوج کا حصہ کثیر روزانہ کو قیام کی تکالیف سے ہلاک ہو گیا۔ اس واقعہ میں ابو کا بیار نے واسطہ پر پہنچنے
 کر قید کر لیا۔

جلال الدولہ کی ایوان کی جانب روائی اس کے بعد خطبہ میں بھی کا بیار کے نام کا خطبہ چہا گیا۔ قراشی وانی
 حاصل اور بغیر غیر خادم کو بھدا پر قید کرنے کی غرض سے طے کا خط لکھا۔ بغیر کے سامان سزا دست کر کے قیل کی طرف کوئی کیا
 اور یہی مقام پر پہنچ کر مر گیا اس سبب سے۔ یہ جو قراشی کی گرفت تھی اور جس پر جلال الدولہ کو ان وقت کی اہلکار سے قی تو
 عداوت پر بھدا کو قید کر دیا۔ ابو کا بیار کو بغیر سے اہ او تھ کی درخواست کی اور سامان چلے جب وہ سزا دست دیا گیا کہ اسے
 بھدا وادہ پہنچ کر ایک۔ یہ سب کا بیار وادہ کا شیر کے باہر پر آ کر کھے ہا۔ پش کر کا موم منہ سخت تکلیف اٹھائے پڑی۔ سب کو وہ
 آدمی مر گئے۔ مردمان کی لڑائی خیز سے جلال الدولہ کو ہلی چلا گیا۔ ابو کا بیار نے اس سے عین ہو کر بھدا اچھا سے کا قصد
 کیا۔ اس عرصہ میں ابو کا بیار کا قتل کیا گیا تھا کہ چکر محمود بن یحییٰ بن کا لشکر بھدا عرق بن حاکم سے بھدا قراشی وانی
 باہم مصافحت کر کے اس کی مرگھت پر پہنچ کر عرق ہو جا۔

ابو کا بیار نے اس خط کو حاصل اہ دولہ کے پاس بھیج دیا اور اس امید پر جلال الدولہ اس خط کو کچ کر لیت جانے کا
 غرض ہو گیا مگر اس کے کان پر جس تک رہ گئی۔ یہ تو نہیں وہ اصل ہو کر قتل و غارت کا ہنگامہ مگر یہ کہ ابو کا بیار نے
 وادہ کا دست سے لئے۔ قراشی وادہ کو مردوں نے سادے شہر کو تہ و پانا نہ دیا۔ ابو کا بیار کے قتل و قتل کو قید کے بھدا وادہ نے کیا
 گیا۔ اٹھ ماہ میں ابو کا بیار کی اس سرگئی۔ ابو کا بیار پہ خبر پا کر جلال الدولہ سے چلا لینے کو بڑا۔ نورالدین نے اس خیال
 سے کہ بار اخلاص میر سے مراد بن پر مل آ رہی ہو، ابو کا بیار کا ساتھ نہ دیا اور کچھ نہ کیا۔ ۵۹۹ھ میں جلال الدولہ ۳۱۷ھ میں ابو کا بیار
 اور جلال الدولہ میں جنگ کی پھیر چھا۔ شروع ہوئی تھیں روز جنگ لڑائی کا سلسلہ جا رہا۔ چوتھے روز ابو کا بیار کو شکست ہوئی
 اس کے مراد ہو گیا۔ یہ روز آدہ دیکھ سے گئے۔

نورالدولہ کی شکست۔ نورالدولہ ابو کا بیار سے شکست ہو کر اپنے شو چلا آیا اس کے زمانہ میں موجود تھی جس کی قیام سے
 چند سرب وادہ وادہ اپنے قتل ہو کر اس کے خلاف ایک گروہ قائم کر لیا تھا نورالدولہ نے پہنچنے میں ان پر حملہ کر دیا۔ بعض کو ان
 سے گروہ کر لیا اور بعض کو جو جتن بھیج دیا۔ بعد ازاں مقدس بن ابو الاثر اور جلال الدولہ کے لشکر سے مصر کے آ رہا اور اس واقعہ
 میں نورالدولہ کو شکست ہوئی اور رئیس گروہ وادی کے سربراہوں کا قتل کر لیا گیا۔ وہ تھا کہ ابو کا بیار نے غریب جتن نہیں کے پاس
 پہنچا۔ ابو کا بیار نے کھانچا کی کر کے جلال الدولہ سے مصافحت کرادی اور وہی بڑا اور وادہ سالہ کی شرط پر نورالدولہ کو کچھ حکومت
 کی مگر یہ حکم نہیں کر دیا۔ مقدس کو اس کی اطلاع ہوئی جس سے پتہ چل گیا کہ نورالدولہ پر فوج بھیجی تھی۔ یہی طریقہ پانڈیل
 اور سوز کو شکست وادہ کیا۔ آخر حصہ میں آگ لگادی جو مٹی لڑاکا سا ہو گیا۔ اس نے بعد وہ ہو کر کھنچا۔ شرک کے

پاس چلا گیا اور وہیں ٹھہر رہا تھا کہ جلال اللہ ولہ سے گفتگو ہو گئی۔

جلال اللہ ولہ کا دار پرنا کام ختم ہوا۔ ان واقعات کے ختم ہونے پر وہیں جلال اللہ ولہ نے ایک فوج کو دعا پر قبضہ کر لینے کو روانہ کیا۔ چنانچہ دار ایو کا بیچارے قبضہ سے نکال لیا گیا اس کے بعد ایو کا بیچارے جلال اللہ ولہ کی فوج کی ممانعت پر اپنے مامی نامی جنگ اوروں کو متعین کیا۔ محسبان کی لڑائی ہوئی۔ اہل شہر نے ایو کا بیچارے لشکر کا ساتھ دیا۔ یہ دن شہر سے ایو کا بیچارے لشکر اور اندرون شہر سے اہل شہر جلال اللہ ولہ کی فوج پر حملہ آور تھے۔ جلال اللہ ولہ کی فوج دونوں طرف کے سطوں کا جواب دے سکی اور میدان جنگ سے ہٹا گیا۔ اس کا کثیر حصہ غلام آ گیا۔ باقی ماندہ دے واسطہ میں چکر باجی اور ہمارے پرہیزگار سابق ایو کا بیچارے کا بھر قبضہ ہو گیا۔

دوسرے ابو بلی کی گرفتاری جلال اللہ ولہ نے واسطہ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے جگہ کو اس میں ٹھہرایا اور اپنے دوسرے ابو بلی میں بگولہ کو بٹائی پر قبضہ کرنے کو روانہ کیا اور پانچ کے معر ہوئے۔ یہ بعد بھر کی دہائی کا حکم دیا، ان دونوں معرہ میں ایو منصور میں اختیار رہی ایو کا بیچارے کی جانب سے حکومت کر رہا تھا۔ ایو منصور نے ابو بلی کی آمد کی خبر سن کر اپنی کشتیوں کا کچھ تیار کر کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ جس کا سرور اور عین اللہ شہزادہ اپنی تلکھ تھا۔ ابو بلی اور ایو منصور سے فوجیں ہو گئیں۔ یہ دن ایو منصور شکست کھا کر ہٹ گیا۔ ابو بلی کو شکست کھانی ہوئی اسی کا دہائی میں ابو بلی گرفتار ہو گیا ایو منصور نے اس کی بیوی آؤ بھتی کی اور عزت و احترام سے ایو کا بیچارے کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ ابو بلی کا بیچارے کے پاس ٹھہرا رہا۔ تو وہی بعد ابو بلی ہی کے حکاموں نے ابو بلی کا کام تمام کر دیا۔ اس وجہ سے کہ وہ ان کی ایک خدمت حرکت سے متعلق ہو گیا تھا۔ ابو بلی نے اپنے عہد حکومت میں بہت سی غلامانہ رسمیں نافذ کیں تھیں اور ان کی حصول قائم کئے تھے۔

جلال اللہ ولہ کا بھرہ پر قبضہ دوسرے ابو بلی کی گرفتاری و شکست کے بعد جلال اللہ ولہ نے فوج بھرہ کو جو اس کے پاس تھی بھرہ کی جانب روانہ کیا۔ ایو کا بیچارے کے لشکر سے لڑائی ہوئی۔ میدان جلال اللہ ولہ کی فوج کے ہاتھ رہا۔ شکست خوردہ نے ایو منصور کے پاس اپنے میں جا کر رہ گیا اور راج مند گروہ نے کامیابی کے ساتھ بھرہ پر قبضہ حاصل کر لیا ایو منصور نے جنگی کشتیاں تیار کر کے دوسرے لشکر بھرہ کی جانب روانہ کیا۔ جلال اللہ ولہ کی فوج نے اس کو بھی شکست کھا دیا۔ اب ایو منصور خود لشکر روانہ کر کے مقابلہ پر آیا مگر اتفاق یہ کہ اس کو بھی شکست ہوئی اور اس کے بہت سے مہر اپنی گرفتار کر لئے گئے اور یہ خود بھی مارا دیا گیا۔ اس خبر کو کامیابی سے جلال اللہ ولہ کی فوج کے حوصلے بڑھ گئے اور گورنر بھرہ سے علیہ فوج بھیج کر نے کی تحریک کی اور مال و اسباب اور عمدہ تلکھ ضبط کیا۔ گورنر بھرہ نے اس واقعے سے اختلاف کیا۔ باہم جھگڑا ہوا۔ سارا لشکر تتر بتر ہو کر ابھر اور لشکر منتشر ہو گیا۔ وہی تلکھ نے معہ اپنی فوج کے اپنے شہر کی جانب ممانعت کی۔ باقی ماندہ دونوں نے ایو الفرج کی امداد و ہمدردی کا بیچارے کے پاس جا کر امان حاصل کر لی۔

ایو الفرج کی ایو کا بیچارے سے بغاوت اور ممانعت ایو الفرج نے ان تروں سے مکمل جانے سے بھرہ کی طرف کوچ کیا اور کامیابی کے ساتھ اس پر قبضہ میں کر لیا۔ اس واقعہ کے بعد عز اللہ ولہ اپنی بھرہ نے دغاوت پائی اور بجائے اس کے

طہ ائف المسلمون۔ ان باتوں کے بعد خلافت و سلطنت کے لئے پختہ اپنی اس درجہ مضمحل اور کمزور ہو گئے تھے کہ پھر اس نے علمِ طباعت سے کر کے قریب تک کی طرف خروج کر دیا وہاں کر دیا سے بے پیمار ہو گیا۔ کروڑوں نے نظریوں کو بچا دکھانے کے قصوں اور بروداری کے جانوروں کو چین لیا۔ باقی خلیفہ قائم کے باغ میں ٹھوٹائی اور یہ الزام کا ٹھکر کے کہ لالِ خلافت نے کروڑوں کی مخالفت نہیں کی اور یہ انہوں نے ہم کو ان کے حالات سے مطلع کیا تھا جو یہ بالوت کیا۔ جلالِ اعداء سے کچھ نہیں تھا لیکن وہ روزِ گردن کا اور نہ پانی خون کی بدولت رفع کر دیا۔ ظیفہ کو ٹھکر کو اس سے چار اٹھی اور سخت برہمی سے اب لیا اور اس نے خضاعہ شیعہ اور ملتہا کو کمر بستہ دیکھ کر غرائضِ مذہب سے چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ اور جلالِ اعداء نے مائے خون سے جس طرح بظاہر اپنے کو گرفتار کر لیا اور وہ ان مخالفت میں پہنچی کر رہا ہو گیا۔ وہاں اور یہاں اور چاروں کی ہمتی اور وقت مقرر نہ تھا۔ ہر مرد اور انکو دیکھ کر اس کو نہ کھٹے ہوئی کہ نہ کوئی راستہ چلے دشمنانِ جامع مسعود تھے انہیں لوگوں کا فتنہ و فتنہ خاندانوں کے مردوں سے چاروں تک ان دنوں کی قہقہوں۔ ازہر ابو سعید (جلال الدین اور زہر) جیدہ وزارت سے پھر فرمودہ اشوک کے پاس چلا گیا۔ جلال الدین نے ابوالفتح کو کلمہ وزارت سے منع کیا۔ جلاوت کا زہر تھا۔ آقا کی عمارت حریہ و فتنہ میں کی جہاز تھی پھر وہ چلا گیا۔ ظہریوں نے پیچہ کیا اور گرفتار کر کے اپنی اور وزارت میں نہ ہند ایک چھتہ قبضہ پینے ہوئے گئے۔ یہ واقعہ اس کی وزارت کے دور سے پیشہ کا ہے۔ جلال الدین نے اس کو مسعود کر کے ابو سعید عبدالرحیم کو قلعہ دار اورت کا گنہگار۔

فوجی بغاوت۔ خلافت میں خون سے بھر جلاوت کی ہزاروں لہروں نے ان کی درخواست کے مطابق احکام صادر کرنے سے لئے نہیں روکنا سہلت چاہی۔ باوجودِ جہانِ سہلت و فتنہ پھر وہ اپنے سے فخریہ تھے۔ وہ ایک پھر جلال الدین کو گنہگار کر دیا۔ انہوں نے کمر بستی کے مکار پر کر لیا تھا اور جب وہاں بھی وہ اس کے مصلحت پر نہ کوئی سبکدوش ہو تو وہ شیخ میں نہیں ہی سکن کے پاس مکرز میں بنا کر رہا۔ باقی فتنہ نے اس کے حریہ و فتنہ لہروں سے توڑے توڑے ڈال دیے۔ خلیفہ قائم نے نامہ پیا بھیج کر لکھا۔ اہم آ یا اور اپنے وزیر ابو سعید بن عبدالرحیم کو گرفتار کر لیا۔ پاس کی چھٹی وزارت تھی۔

اسی سلسلہ خلیفہ قائم نے مسوریہ و یار کے وادی کی مخالفت کر دی۔ پھر وہاں ہر انہوں کے معاملات بھی دشمنان میں اس کے ساتھ تھاں کرنے کو قہر کر دیا۔

جلال الدین اور ابو کالیجار میں مصالحت۔ پھر اس میں جلال الدین اور اس کے بھائی زادہ ابو کالیجار کی مصالحت کے بارے میں نامہ پیا پھر راج ہوا تاکہ کاشی اہل کائنات اور عبداللہ مردوسی کے زہر سے بچا اور پیچھے میں مصالحت ہو گئی۔ یہ سب نے دوسرے کے ساتھ صلح و اتحاد کر کے دیکھ کر کھینچنے کی قسم کھائی۔

جلال الدین اور ملک المسلمون کا خطاب۔ پھر اس میں جلال الدین نے دربارِ خلافت میں "ملک المسلمون" کے خطاب ملنے کی درخواست کی۔ مخالفت غالب نے خطاب کا جو تراد یافت کیا۔ کاشی ابو علی طبری، کاشی ابو عبداللہ صیری، کاشی ابن بیضا، ابن ابراہیم القاسم لڑنے نے تو جواز کائنات لیا اور قہقہوں کو کھینچ کر دیا۔ مردوسی عدم ہوا کا کاکل ہوا۔ فریقین میں بحث و مباحثہ نہ کر رہا تھا۔ فریقین قائم نے جو فریقین خطاب کے فوجی کے مطابق جلال الدین کو "ملک المسلمون" کا خطاب دیا۔

[illegible]

مسیحیوں کا تسلیم ہے کہ ہم اور یہاں کر آئے ہیں کہ مسعودہ عالم کے دلی شرفی نکال میں ترکوں کی قوم مابین چین و ترکستان
خود زم تک اور شافعی فرغانہ اور انہماجہ و اسمرقند اور ترمذی آبادی مسلمانوں نے اپنی مانگیہ تو عات کے زمانہ میں
ترکوں کو طرہ و راجہ و غیرہ سے نکال کر قبضہ کر لیا تھا۔ صرف ترکستان کا مشرقی شافعی فرغانہ ان کے قبضہ میں رہا کیے تھا جس
پھر پنج سالانہ ہوا کیا کرتے تھے۔ یہی کے بعد ترکوں نے اسلام قبول کیا۔ یہی پنج ترکستان میں ان کی حکومت رہا ملت کی

ترکوں کی مخالفت اور پرمحمدی، ان سب اہانتیں پر حق غصہ، خدا و ان کے رسول و پیغمبر، ہذا کے سب سے بڑے مخالف و جوہر ہے، اس لئے جو وہ دیکھتے تھے، ان کے کان پر جوں ٹپکتے تھے، ان کو دے کر ترکوں نے اس کا ایک ٹکڑا ہی کھال لیا، اس لئے یہ وہی حق بنی انٹوں والی و ترکوں کی فائدہ دہرکات چند آئیں۔ مثلاً آراء ترک کے مقابلہ پر کیا، ان کو فتنے ملت دے، ان میں سے ایک ترک کو گرفتار کر لیا۔ ترکوں نے مصالحت کا کیا، ان کو فتنے دے، ان کی درخواست نہ ملانی تھی، ان ترک کو بڑا، بڑا دھمکا، یعنی اس کے گھر ترکوں نے ایک گھر سے کھینچ لیا، یہاں

اس کو یہ ہم پٹی دلی کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے تمہارے ملک کا انتظام کریں گے۔ ابو کالیجا اس فقرے میں آگیا کچھ عرصہ بعد ترکوں نے موقع پا کر یہ جھوٹی خبر دی وہ اس کو لٹ گیا۔

ترکوں کی پسپائی۔ اس ابتداء میں خلاۃ الدہ نے اصفہان سے فوجیں مرتب کر کے ترکوں کو دھوکہ دینا شروع کیا ان کی غرض سے خروج کیا۔ ترکوں کے ایک گروہ سے مدد بھیج دی ترکوں نے جان توڑ کر مقابلہ کیا لیکن خلاۃ الدہ کی ششیر آپ داد نے ان کی مہری حراج کو توڑ دی فردر باد و بشو دان دلی آؤر باغیان نے بھی اس واقعہ کو سن کر ان ترکوں پر تلے گرد یا چراؤر باغیان میں طہیر سے ہوئے تھے۔ متحدہ لڑائیاں ہوئیں ہلاک کرویں (یعنی عربیہ ان دہشواں) نے ترکوں کو ذلیلانہت پر ہی خود پرزی ہوئی۔ ترکوں کی سامنے ہمت نہ ہوئی۔ اس کے بعد کول ان ترکوں کا سرگرد و سر گیا جو سے میں مجیم تھے۔

ترکوں کا رے پر حملہ۔ جس وقت ترکوں کا کاذبی دل دادا، انہم سے خواہش ان کی طرف تھی کہ وہ اتھان سے میں چہ لوگ اپنے دشمن اونی اور ممکن نہ رہیں باقی وہ تھے طغریک بن ویکانل بن سلوک ان کردہ باقی ماندہ کا امیر تھان کے بجائی دناؤ ذنبو نیان دور چٹوری تھی ان کے ہمراہ جس کے ہنن واقعات کے بعد جن کا ذکر دلی دلی ہو چکا ہے ان نوکوں نے خواہش کی جانب رخ نہ کیا۔ یہ نوک ترکوں کے پیچھے جگہ سے باہر اوقات اور بلافاصلہ حرکت دینا اور مردانگی و حکمت کے لئے ان سے بہت بڑے چڑھے ہوئے تھے۔ پال (برادر طغریک) ایک مختصر سی فوج لے کر ان کے طرف براعلاقہ دے گئے تھے بلکہ ان اور باہم تصادم ہو گئے پھر ترکوں کو شکست ہوئی بھاگ کر آؤر باغیان سے جڑ کر وہ ان میں چلے آئے۔ سلیمان بن نصیر لدہ بن مردان دلی تیرہ۔ نران میں سے منصور بن عزلی کو حیدر اکبر گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا جس سے اس کے ہمراہی منتشر اور ہراساں ہو گئے۔ مزید برآں فرداں دلی مرسل نے بھی اپنی فوجیں اس کی سرکوبی پر بھیج دیں پھر کیا تھا۔

دیوارِ بکر شقیں و غارت ترکوں پر باوجود وسعت کے زمین تنگ ہو گئی اور سرگردان و پریشان بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ بھڑے ہوئے جوں توں کر کے گئے پڑتے دیوار بکر پیچھے۔ لعل یا دیار بکر ان کی آہ سے بے خبر تھے خوب جی کھنکھان کر اس کا فست و تاراج کیا۔ نصیر لدہ نے ان کے امیر منصور کو اپنے بیٹے سلیمان کے قبضے سے باز کر دیا مگر اس سے اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا۔

موسل پر قبضہ۔ امیر منصور کے دہانے ہی ترکوں نے سلمان جنگ و دست کر کے موسل پر چڑھائی کر دی۔ دلی موسل نے بھی نہیں آؤر دست کر کے مقابلہ کیا۔ حدود لڑائیاں ہوئیں آخر کار شدت جنگ سے ملک آ کر کشتی پر سوار ہو کر سندھ چلا گیا۔ ترکوں نے شیر میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا اور اپنی کمپنی کرناخت و تاراج کیا۔ دلی موسل نے مدد بھیج کر جلال الدہ و نسیم بن حریر اور امراء عرب سے ترکوں کے مقابلہ پر آمادگی اور فراست کی۔ اور ترکوں نے اہل موسل پر بھی برادر پناہ و خراج کا حکم کر دیا۔ اسی سے ایک عام ہمارو فکلی بچا ہوئی۔ سب نے تسلی ہو کر ہندوستان کر دی۔ یہ اور مانہ تھا کہ کوکباش (ترکوں کا سردار) موسل سے چلا آیا تھا۔ بغاوت اور شورش کی خبر پا کر وہ جب ۵۳۳ھ میں موسل کی جانب ہر ہر ہمت کی اور مدد دینا داخل ہو کر قتل و غارت کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا دیا۔ یہ لوگ غلبوں میں پہلے ظیفہ وقت کو مارے یاد کرتے تھے اس کے بعد طغریک یک عام لیتے تھے

ترکوں کی غارتگری کے خلاف طغریک یک سے احتجاج جلال الدہ نے طغریک کو ان واقعات سے مطلع

مردانہ دنیا میں نہ رہے۔

اگر کسی کی زبان بولی اور علم، نظم کی حکایت تھی۔ مگر کسی کے لئے جو اہل تہذیب کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔

ترکوں کی پسپائی۔ چار سال کے اندر اس خطہ پر کچھ روایں بدل گئیں۔ ان کے بعد سے دست کش ہو گیا۔ وہیں کی عورتوں
 اور عورتوں کے لئے جو کچھ تھا، وہاں تک کہ وہاں کی عورتوں کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔

عمر الف کے اور سلطان مسعود کی جنگ۔ اس جنگ میں مسعود نے ایک بڑی خدمت کی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔

عمر الف کے اور سلطان مسعود کی جنگ۔ اس جنگ میں مسعود نے ایک بڑی خدمت کی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔
 یہ وہی ملکوت و دربار تھے۔ ان کے عطا کردہ عہدے پر سے کئے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک بڑی خدمت تھی۔

اس نے شہر کو آؤ کے حوالہ کر دیا۔ چند نچے ملواری کی حکومت کو گلا بند کر دیا۔ ایک کو تباہ کیا، استقلال حاصل ہو گیا اس کے بعد غزنویوں نے ہندوستان اور ہندوستان کے آخری زمانہ میں جو حیرت انگیز کاموں کے لئے تھے، ان سے نکالے گئے۔ انوشیروان نے انہیں ہزار ہزار سالانہ خراج دینے کا آخر کر دیا غزنویوں نے اپنی طرف سے ہندوستان کی حکومت حمایت کی اور ہندوستان کو جو اس کے ہمارے ان میں سے تھا۔ پچاس ہزار اور ہزار سالانہ خراج اور ان کو نے ہزار ہزار میں ماسور کیا غزنویوں نے ان کے ہندوستان اور آئے دن کی لڑائی کر دے کی غرض سے کائنات کی ہندوستان کو غزنویوں کے پاس روانہ کیا۔ مسالحت کی کٹنگ شروع ہوئی۔ آخر کار اس سے اور جلال الدولہ سے مصافحہ ہو گئی جس کے بعد ہندوستان خلافتِ ہندوستان کی ذمہ داری اور اس نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔

جلال الدولہ اور قراوٹاش میں جنگ اور مصالحت: قراوٹاش والی موصل نے اسلام میں اپنا لشکر لے کر بنو ہاشم والی شہر کے حکام کو روکا دیا تھا جس نے جلال الدولہ اور قراوٹاش کی شکایت کھینچی جلال الدولہ نے قراوٹاش کو مسالحت اور جس سے مسرت نہ ہونے کا نتیجہ قراوٹاش نے اس کی فوجوں کی بلکہ ہزاروں توڑ کر ان کے ہندوستان پر چڑھا۔ طرہ سے یہ کہ قراوٹاش کو جو ہندوستان سے جلال الدولہ سے فالت کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ جلال الدولہ کو اس کی خبر ہو گئی اس سے جلال الدولہ کو سخت برا کی جگہ ہوئی۔ اس وقت لکھنؤ کے سلطان ہمایوں نے جلال الدولہ سے قراوٹاش کے نائب کو جو ہندوستان میں قہر مارتی کر کے لئے روانہ کیا انہما ہمارے عربوں سے اتفاقاً چھیل چھوڑ دیا جو قراوٹاش کی جگہ سے ابوالفتح کے لئے ہندوستان واپس ہوا اور ان لوگوں نے ہندوستان کے مابین قیام کر کے ہندوستان شروع کر دی۔ اس وقت جلال الدولہ کو بہت زیادہ صدمہ ہوا لکھنؤ راستہ کر کے آباد کی جانب کوچ کر دیا۔ ان دنوں قراوٹاش ہندوستان میں قیام تھا۔ قراوٹاش کو اس کی خبر نہ تھی ہندوستان میں؟ کیا یہ یارانہ ہو چکے تھے۔ میران میں پانچ ہزار جلال الدولہ کو قراوٹاش کے مابین مصالحت کر دیا۔

جلال الدولہ کا انتقال: آہنی میں کسی اور فروغ نوٹ جانے کی وجہ سے جلال الدولہ نے تمام جوانی پر دست درازی شروع کی اور حکومتِ ہندوستان کو بھی لے لیا۔ یہ خاص غلیظ کے جب غریب کے لئے مخصوص تھا۔ اس کے بعد ہندوستان میں اپنی حکومت دورِ باستان کے سحر جو ہیں برس کر گیا۔ اس کے مرنے پر اراکین دولت کو ترکوں اور عوام الناس نے قہر پیدا ہوا۔ ہندوستان کے ملک میں عبدالمعزم اور اراکین دولت حرم مرائے خلافت میں آئے اور ہندوستان ان دنوں شہر کے لئے چھیل ہو کر ترکوں اور عوام الناس کی مدافعت کی اور اس کے بعد سے ہندوستان کے ملک ولعزیز اور منصور بن جلال الدولہ سے واسطہ میں اصلاحت کے بارے میں خط و کتابت شروع کی اور اس کو بلا سمجھا۔ اس نے حسب دستور قدیم حق اٹھایا طلب کیا۔ قیام مشہور یا حرم سحر جو کی زندگی وجہ سے ہندوستان کا سلسلہ جاری ہوا۔

ابو کالیجا کی امارت: ابو کالیجا کو ان دنوں وفات کی اطلاع ہو گئی۔ اس نے سر داران لشکر اور افواج شاہی کے پاس مذکور کثیر حق اٹھایا دیا اور اپنی حکومت و سر داری کی تحریک کی۔ سر داران لشکر اور لشکر جو نے ملک ولعزیز کو چھوڑ دیا اور ابو کالیجا کی طرف ہنس ہو گئے اس وقت میں ملک ولعزیز بھی واسطہ سے آسمان ہوا جس وقت ہندوستان میں ہندوستان کے لشکر ہندوستان نے ہندوستان کر دی۔ چارہ ہزار ہزار واسطہ کی جانب ہندوستان کی۔ ہندوستان کو بھی ہندوستان کے واسطہ میں ابو کالیجا کے نام کا خط پڑھا گیا۔

ایک ایسا بھاری بھر پور شخص تھا جس کی آمد جب ان کا بیڑہ رکھا جاتا تھا۔ اس وقت ہر شخص اس کے سامنے ہاتھ پیرا کرتا تھا۔ یہ شخص ایک ایسا بھاری بھر پور شخص تھا جس کی آمد جب ان کا بیڑہ رکھا جاتا تھا۔ اس وقت ہر شخص اس کے سامنے ہاتھ پیرا کرتا تھا۔ یہ شخص ایک ایسا بھاری بھر پور شخص تھا جس کی آمد جب ان کا بیڑہ رکھا جاتا تھا۔ اس وقت ہر شخص اس کے سامنے ہاتھ پیرا کرتا تھا۔

ام کا بیچارہ اور طغرائی ایک میں مصالحت۔ ایسا بیچارہ نے بغداد میں، اہل جوگہ تک ماحمد، بعدوں اور بیاد بغداد سے
 نکال دیا۔ چنانچہ حمید اللہ کی تحریرت کو راجد دیکر، ابو منصور، بن عطاء اللہ و بن کاویہ الیاضیہ ان سے کھڑا کیے کی عظمت
 قبول کر لی اور طغرائی سے سے شرف ہو کر اس کے، ہر کا خط پڑھنے لگا۔ ابو منصور اور ام کا بیچارہ میں بعد جنگ و مصار، کہ
 مصالحت خیر کی تھی۔ ابو منصور نے، خیال عرف آخندہ فراموش کیا۔ خطور کیا تھا اور یہی امر، بہت مصالحت ہوا۔ اس کے بعد
 ام کا بیچارہ نے سلطان طغرائی یک سے مصالحت کی ورنہ مصالحت کی اور اپنی جہی کا اثر سے بعد سے مصالحت کر لیا۔ یہ واقعہ
 ۳۶۹ھ کا ہے۔

چلو کا لیجا رکھا **انتقال**۔ چونکہ سید اسماعیل شہرستان فرما رہا تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے تو اس نے فرما دیا کہ: یا ہوا آئے
اے ایک نہ آیا، یہاں نہ رہا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سید اسماعیل کا انتقال ہو گیا تھا، لیکن یہاں والدہ نے اس حدیث کو
میں جو ہے نہ سہ، یہاں نہیں لگی اور خواہ جس حدیث میں کہہ کر کہنے کو، وہاں نہ لگا، والدہ نے اس حدیث کو غلط سمجھا لیا اور اس نے حکمت
علیہ السلام پر اعتراض کیا۔

[illegible]

میراجی بن محمد اس سے پوچھنا کہ میراجی بہت ہارے اکثر نے ایمان کی درخواست کی اور حضور مجبور ہو کر قاسم کے کسی عہد میں جا پہنچا اور ابوہریرہ سے اس ملک الریم کے نام کا خطبہ دیا وہ پڑھا گیا۔ لشکریوں نے خوشی کے نعرے بلند کیا اور الملک الریم کو ہوا از بلا پہنچا۔

شیعہ مکی قبادات زمانہ درموجو کی الملک الریم میں شیعہ والی سنت و جماعت کے مابین بھلاؤ میں جھگڑا ہوا تھا۔ فریقین کی جنگوں و فتنوں میں کتب ہر قسم۔ قید قائم نے صلیبوں اور عیسائی نے پتھروں نے جنتی بنی و تختیں۔ قدم قدم کے غرض سے ماسپر کا کراس و قد کی اسٹیٹ کا انکشاف ہوا اور خدا خدا ہو جاتا ہے کہ اس وقت کے مشاہیر علماء و جلاویں مجھے وہ میں بن حریہ کو ان واقعات کی خبر تھی۔ ظیف قائم کو کہو کہ وہ اس کا توجہ آجیر خط تحریر کیا اور اس وجہ سے اپنے صہبہ میں ظیف قائم کے نام و لقب و توف کو یا مکر ظیف قائم کی خدمت و کتابت سے بدستور اس کے نام کا خط پڑھا جانے لگا۔

ظفر علی بیگ کا خرمہاں اصحابان اور قادیان کے پتھر۔ ہم اوپر بیان کرتے ہیں کہ ۱۱۳۵ھ میں ترکوں نے خراسان و سیستان کے پتھر سے کام لیا تھا۔ بعد ازاں سلطان حضرت بیگ نے ۱۱۳۶ھ میں و سہاں کو بھی فتح کر لیا۔ یہ زمین لیا اور اپنے بھائی و سلطان بن واد کو دیا کہ قادیان کی جانب روانہ کیا۔ چنانچہ سلطان نے قادیان پر ۱۱۳۷ھ میں فتح حاصل کر لیا اور جس قدر وہم و بھال سے ان پاد کی اور توجہ دہر کر کے شہر فساد میں قیام نہ ہوا۔

ظیف قائم باہر اللہ اور ظفر علی بیگ ظیف قائم باہر اللہ نے ظفر علی بیگ کے پاس خلافت اور اقبال پر واد کیا اور اس کو فتنہ جاد کی سند خلافت ملی کی جس پر اُس نے تلب و تصرف حاصل کر لیا۔ قرہ سلطان ظفر علی بیگ نے دن چرا و دنا و نقد براہ راست قادیان قادیان پر چڑھتے اور چند ملک کے مانے خلافت و سب کی حضور میں تختہ روانہ کئے اس کے علاوہ ان کے والد کو پانچ ہزار دینار اور زر و نوادہ ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا۔ ۱۱۳۸ھ میں ۱۱۳۹ھ کا دوا کیا عید کی تقریب میں سلطان ظفر علی بیگ نے بھلاؤ میں حاضر ہو کر خلافت و سب کی دست پائی کا شرف حاصل کیا۔ خلافت و سب نے وہ ہارہ و سب کی اراکین کے ساتھ سوار ہو کر اپنے کاظم رہا۔ اس کے بعد ۱۱۳۹ھ میں ترکوں نے شہر الزمر پر حملہ کر دیا۔ ان دنوں شیراز میں و سب و سب (الملک الریم کا بھائی) حکومت کر رہا تھا۔ ترکوں سے صہر کر دیا اور جیسا کہ ہم آئندہ دان کے حالات کے ضمن میں تحریر کریں گے۔

الملک الریم کا بھرا ۱۱۳۹ھ میں ۱۱۴۰ھ میں الملک الریم نے اپنی وفیقہ اور بھرا کو دیا بھرا کی بھرا کی طرف۔ وہ واد نکلا چنانچہ بھرا کی بھرا پر پہنچ کر اسی جگہ بھائی اپنی کا حاضر و کر لیا۔ بھرا اور بھرا کی بھرا ہو گئی۔ بھرا کو اپنی کو کشت ہوئی اور الملک الریم کی فوج نے بھرا و بھرا پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد الملک الریم بھی بھرا کی اپنی نظر لے کر بھرا آ پہنچا۔ قادیان بھرا بھرا نے خبر ہو کر ان کی درخواست دی۔ الملک الریم نے ان کو ان و بھرا اور بھرا پر قابض و تصرف ہو گیا۔ بعد بھرا بھرا و بھرا کے مفاد و توازن سے آئے اور انھوں نے ان کی احاطہ و فرمانبرداری و اہلکار کیا۔

اس جگہ سے یاد رہے کہ میراجی بن محمد اس نے اپنی وفیقہ اور بھرا کو دیا بھرا کی بھرا کی طرف۔ وہ واد نکلا چنانچہ بھرا کی بھرا پر پہنچ کر اسی جگہ بھائی اپنی کا حاضر و کر لیا۔ بھرا اور بھرا کی بھرا ہو گئی۔ بھرا کو اپنی کو کشت ہوئی اور الملک الریم کی فوج نے بھرا و بھرا پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد الملک الریم بھی بھرا کی اپنی نظر لے کر بھرا آ پہنچا۔ قادیان بھرا بھرا نے خبر ہو کر ان کی درخواست دی۔ الملک الریم نے ان کو ان و بھرا اور بھرا پر قابض و تصرف ہو گیا۔ بعد بھرا بھرا و بھرا کے مفاد و توازن سے آئے اور انھوں نے ان کی احاطہ و فرمانبرداری و اہلکار کیا۔

الملک: الریحیم کا شتر بر قبضہ الملک: ہر چہ میں نے ہمراہ بقعہ حاصل کر کے اپنے وزیر یزدی کو دیا۔ وہ نے یہ ضرورت ملا کی اور اس کا راستہ دستور میں زمین پر ارباب کے پاس میں چون دستور کے حال کر دینے کا یہ صحیح جان و انوں نے ضمانت کے ساتھ قبضہ کو ملک الریحیم کے حوالہ کر دیا۔ یہ ساری ممالک انھیں تھوڑا بہن قصہ ملے گی۔ ان کے اپنے جس تھے اور نہ چلے۔ یہ کہانی یہ تحریر ہے جس میں الملک الریحیم نے امانت قبول کر لی۔

[illegible]

بغداد میں شیعہ نئی فضا و ارتقاء۔ بغداد کی اس فاسیانی، تاریک اور بے کفایت کھڑکی کے کھلنے پر، جو اس کی جانب مشرق و راکھی کا سامان کرے، نگاہ اور دین میں حرکت کو اس میں پھر جانے کے لئے بلا بھجھا۔ امراء و سرداروں میں غم و غم کا دور آ کر پڑا اور اس میں شیعہ و اہل سنت و جماعت نے پھر شیعہ کی شریعت، جو نئی احکامات و احکامات کے لئے آگے بڑھتی تھی، کے بغیر اس میں کھسکا۔ اہل سنت و جماعت کی غمناک و ناخوشی، جو نئی احکامات و احکامات کے لئے آگے بڑھتی تھی، کے بغیر اس میں کھسکا۔ اہل سنت و جماعت کی غمناک و ناخوشی، جو نئی احکامات و احکامات کے لئے آگے بڑھتی تھی، کے بغیر اس میں کھسکا۔

مکمل کے برقرار ہو جانے پر اس کو بیٹا جہاں سلطان نے خیر سے پاس چلا گیا سلطان نے اسے پاس سے واپس نہ لے کر لڑکا بطور ہبہ دیا۔ سلطان نے خیر کے پاس سے واپس نہ لے کر لڑکا بطور ہبہ دیا۔ سلطان نے خیر کے پاس سے واپس نہ لے کر لڑکا بطور ہبہ دیا۔

زبوں پر زبوں کو کسی بانی ذراغ سے نہایت خدا کا وقت نہیں ہے۔ ہندو لوگوں نے حقیق و غیر حقیق شرع کر دیا
 طرہ طرہ کے نظم کر کے لے۔ یہاں یہی نے ان کی روک جو کہ ہماری قوم سے خدوٹ کیا۔ وہاں سچ کہہ ان کو پھر کرنا چاہیگا
 نہیں کرنا۔ ہے۔ مجھے ہوگی۔ بسا میری نے خاطر خود کو شہانہ کی اور ان کے نقل کو ہم علم دے دیا۔ کافی حجت و ثابت کرنا
 ہے۔ یہاں میری کے ہر ایسے ہر کے بھی میری نے ناقص کیا۔ پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمارے سر کے ترکوں اور زخموں کی
 بہن قائم۔

[illegible][illegible]

غفرل تک کی فتوحات: ۱۰ حجہ میں سلطان غفرل بند نے سوچا کہ اگر یہاں کا قصد یہ والی تہہ پر اور مشہور ہو جائے تو اس کے مزاج کا کچھ نہ ہوگا۔ اس کے بعد کچھ دنوں کے بعد اس نے اپنے کو کھلوں میں لے کر اپنے ان کے غارت میں چلے گئے۔

[illegible]

آلپ پور کی حکومت کا خاتمہ۔ اس وقت سلطان مغول بہن بغداد میں رہا، وہ اس کے لغوی قریب میں اپنے صوبہ راجہ سائل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اگلے کار کوئی سلطان بغداد پہنچا اور اس سے تھوڑے دنوں میں بازاروں کے کچھ بزرگان کو اس کو بغداد روانہ کر دیا۔ شہر بغداد کی قیادت پر بھی اثر و رسوخ کا فیصلہ کیا۔ یہ اندازہ کہ سلطان المصطفیٰ نے سلطان مغول کے لئے کوئی بھیج دی۔ چاروں طرف سے نکل ایں بغداد کو ترکوں پرانے چلے۔ صرف اہل کربلا کی بھی شریعت تھی جو کہ ان کو کہہ دئے کہ کوئی بھی بغداد کے حملوں سے بچاؤ نہیں کی سکتا ہے۔ سلطان مغول نے کہ وہ باوجود یہ کہ سلطان نے مدد میں کوئی غیب علیہ و شکریہ ادا کرنے کے لئے نہ بھیجا اس نے اہل کربلا سلطان مغول بہن کے طرف سے لشکر روانہ کیا۔ سردارین و علماء اور اہلک التمام کے صاحبزادے، ان سے کہا کہ تم میری نسبت سے اپنے کے خیال سے عمل کرنے کی غفلت میں چلے گئے اور سلطان مغول بہن کے سپہ سالارین لشکر روانہ کیا اس کی بجائے کہ لو کرتے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بغدادیوں کے ایک گروہ نے تھوڑے روز گلیا بازار پر تاختی ہوئے۔ ان کے اہل و عیال اس سے مصائبوں کے ساتھ رہنا نہ چاہتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں ان کے کچھ لوگ اس کے خوف سے ہجرت کر رہے تھے۔ ان کو اس کی کوئی مدد تھی۔ ایک ہوا کا عالم سادہ شہر پر طاری تھا۔ یہ کام کے اگلے دن سلطان مغول بہن نے غلبہ قائم کیا۔ ان کا غلبہ اس وقت رونما ہوا کہ یہ قریب کیا کہ یہ مدنی حرمیں و عیال اور غلبہ لایم کی ہیں۔ اول یہ کہ فوراً حاضر ہو گئے تو اس جرم سے ان کے جانیں بچ گئیں۔ ورنہ ان کی سازش اس وقت اس کا غلبہ تمام کھینچا ہوا ہوتا۔ سب سے پہلے سلطان مغول بہن کے کا صدمہ نے امراد حضرت قوآچا، وہ جس وقت ان کے قریب پہنچے۔ ترکوں نے ان کو اور اس کے زہر لہاں لہاں کر دیا۔ مگر جو

مفسرین ایک کانگریس پر قبضہ اسے اس میں شہسواروں کی لڑائی و فریٹ والی مصلحت کے طور پر ہی طرف
نظر سے دیکھ کر کھینچ لیا اور ہونے والا کام دیکھ کر یہ بات سمجھ گئے تھے کہ اس امر اور دیکھ کر انکو
اس سے ڈرانے لگا۔ کانگریس پر قبضہ ہونے والا کام دیکھ کر انکو یہ بات سمجھ گئے تھے کہ اس امر اور دیکھ کر انکو
اس سے ڈرانے لگا۔ کانگریس پر قبضہ ہونے والا کام دیکھ کر انکو یہ بات سمجھ گئے تھے کہ اس امر اور دیکھ کر انکو

[illegible]

وہیں اور فریجس کی طاعت میں داخلہ، جس وقتکہ اس وقت اور قریش کی برائی داغ فرو ہو گئی۔ ہزار شب کے پانچ سلطان
ظفر علی بہ کو اس کی کرنے کا یہ کام تھا۔ ہزار شب کے گئے تھے سے سلطان ظفر علی بہ نے ان دونوں کی خطا معاف کر دی۔
اگر باہر سے اس کے حق پر کہا، چونکہ اس کی خطا کا قتل خلافت ثابت ہے اس لیے، یہ اس تک معاف کر دیتے
خلافت صاحب کو چاہیے کہ یہ ہم ان کی حکم کے تابع اور مہاجر رہیں۔ اسی بناء پر اس نے دہلی کی جانب کوچ کر دیا۔
بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے گروہ میں قتل نے اس کی اطلاع کی۔ تب سلطان ظفر علی بہ نے اور اس شخص کو وہاں کو
بامصر سے پاس میں کے خیالات دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ہوا صبح نے وہاں پہنچا کہ یہاں کیا کہ یہاں میری آپ کے
علم کم سے کم سے مرابطت ہو گئے۔ تو یہاں ہے مگر شہر ہے کہ ہزار شب کو ان کے لئے اس کے پاس رہا نہ ہو گئے
چنانچہ سلطان ظفر علی بہ نے ہزار شب کو ان کے لئے اس کے پاس روانہ کیا۔ ہزار شب نے ان دونوں کو

سلطان فخرل بک کی خدمت میں حاضر ہونے پر بہت کچھ اُبھارا اور چان و بال کی امان دینے کی قسم کھائی مگر ان دونوں پر خوف کچھ ایسا غالب ہو گیا تھا کہ انہوں نے ہر دو شب کی ایک بھی نہ سنی۔

قریش کی مسند حکومت اس کے بعد قریش نے یواسر اور پوتہ اللہ بن فہر کو اور انہوں نے اپنے بیٹے منصور و سلطان فخرل بک کی خدمت میں روانہ کیا۔ سلطان فخرل بک نے ان دونوں سے بیعت و احرام طاعت کی۔ اور ان دونوں کو ان کے مسدہات کی سب سے حکومت قریش کے عہدے فرمائی۔ قریش کے بڑے حکومت نمبر انکے ہارہ کی انتہا پر تھے۔ جن کی فتح و جلیقہ بنو فہر و فہر نے دیا۔ ان کے بعد بیت نبول اور نصیبن تھا۔

جزیرہ کا محاصرہ یہ نمایاں عہد سے تاریخ ہو کر سلطان فخرل بک نے دیا بکر کا رخ کیا اور جزیرہ میں عمر پر فتح کر جو حصہ کر لیا۔ وہی جزیرہ نے خطہ صاف کرانے کی درخواست کی۔ تمام قبائل اور گھرانے جیٹے گئے۔ اٹھارہ حصہ میں دیرانیم نیال (سلطان بن جہلی) نے کوآ کیا۔ ہمارا دور کا دشمن نے حاضر ہو کر تہہ زمین کھودا۔ اور ایک کھدے کے پتے پر سلطان فخرل بک نے جزیرہ کو جس اور قریش کے پاس رہا انہوں نے بعد مراجعت سلطان بکر ہاتھ پاؤں کاٹے تھے اور کوآ قبیلہ سرکشی و بدعت سے زور دیا۔ جس کو آپ سچا پر حق چٹا گیا اور قریش ہاسیر کے پاس رہے جس نے غمزدہ ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا سلطان قریش بھی تھا۔

فخرل بک کا سفیر پر قبضہ اسی عہد میں قلعہ ش (یہ سلطان فخرل بک کو فتح دیا تھا) نے اہل سفیر کی سب سے مذمت کی ہے۔ انہوں نے حکایت کی کہ ان لوگوں نے جس وقت قریش اور وہیں سے قسمت کھا کر دیا۔ جس نے جیسے سخت تکلیف پہنچی کہ اسی اور میرے آج میں دیا تھا۔ سلطان فخرل بک نے ایک سفیر سفیر پر قبضہ کیا جس نے طے میں حاضر ہونے کے بعد ہارہ کا سچا سفیر کو تہہ کر دیا۔ اس کے وقت وہیں نے بڑی کا باز اور گرم ہوا۔ جس میں اس سفیر سفیر بھی مارا گیا۔ اہل ہارہ کان کی بابت ابراہیم نے سفارش کی سلطان فخرل بک نے ان لوگوں کی خطا صاف کر دی سفیر اور اس کے ساتھ ہی وہیں سے سفارشات مومس کی جان حکومت ہارہ کو دی۔

فخرل بک کی بعد اور مراجعت اس عہد میں اس عہد کا دور تھا سلطان فخرل بک نے بعد وہی جو تب مراجعت کیا۔ رہنما اور کوآ طاعت مآب کی جانب سے استقبال کوآ یا اور طاعت مآب کا سلام پہنچایا۔ طائی جاہر صبح بخیر بھیج دیا۔ سفیر دی۔ سلطان فخرل بک نے سفیر کوآ کی کہ تمہارے وقت کوآ پہنچا اور اس وقت وہیں سفیر کے وقت میں حاضر ہونے کی درخواست کی۔ طاعت مآب سے حاضر کی کہ اس وقت وہیں سفیر نے دیرانیم عام سفیر کیا۔ سلطان فخرل بک نے سچے سرداران لشکر اور مسامحوں کے ہتھیاروں پر سوار ہو کر آیا جن کی فتح پر تہہ دیکھا طاعت مآب کی خاص سواری کا کھڑا پیش کیا گیا۔ سوار ہو کر وہاں طاعت میں حاضر ہوا اس وقت طاعت کا ایک تخت پر جو زمین سے سات ذراع بلند تھا۔ وہیں فوج تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اوڑھے ہوئے تھے ہاتھ میں نیکی پھری تھی۔ سنے کہ میں پڑی ہوئی تھیں۔ سلطان فخرل بک نے حاضر ہو کر دستور کے مطابق زمین پر ہی کی اور طاعت مآب کے اہر روہر ایک کمرے پر لوہے کے ساتھ بیٹھ گیا۔

[illegible]

قریش کی سرکشی و معزولی ان واقعہ کے بعد مزید صحو میں سلطان ظفر علی خاں نے دارالخلافہ بغداد پر قبضہ حاصل کیا اور اس کے کام کا جامع بغداد میں غلبہ پڑ جا گیا۔ برصغیر میں نے قریشی بنی ہریانہ والی موملہ اور دیش بنی حریز صاحب علیہ السلام پست چٹائی سے بغداد و سرکشی کی۔ سلطان ظفر علی خاں نے ان کی سرکشی کو بغداد سے خروٹ کیا۔ ابراہیم خاں (سلطان کا بھائی) اسی اپنی فوج لئے ہوئے آیا۔ چنانچہ سلطان ظفر علی خاں نے موملہ کو قریشی کے قبضے سے نکال کر ابراہیم کے سپرد کر دیا۔ ۱۱۰۱ھ میں کے بغداد و ہوابہ کل صوبہ جات کو جو قریشی کے زیر حکومت تھے ان کی سرحد حکومت بھی ابراہیم کو سونپ دی اور ۱۱۰۲ھ میں واپس آ گیا۔

معمر کے موصل: بعد ازاں اس نے جس جہاز پر خیر مسافر ہوا کہ اس کا بیچم نے موصل سے جلاوطنی کی طرف کوچ کیا ہے۔ اس سے سلطان شہر لک کو خطرہ پیدا ہوا کہ اس کو اٹھانے کے لیے بھیجے گا۔ لیکن وہی شخصوں کا قہر مان کر نہ ہونے کے ساتھ وہ نہ کیا۔ چنانچہ

یسا سیر کی کا واسطہ اور پھر ہر قبضہ اس کے بعد ہمایوں نے عقد دے دیا۔ اور بعد کی جانب کوئی گیا اور اس کا قبضہ حاصل کر کے اس کی طرف بڑھا۔ چاروں شب بن خلیل دلی احمد نے مصالحت کا کام کیا۔ پتا نچو ایک مقدمہ اور مقدمہ خراج سالانہ جیتے پر صلح ہوئی۔ مصالحت کے بعد ہمایوں نے ماہ شہبان ۱۰۱۱ھ تک واسطہ کار کیا۔ صدق بن منصور بن حسین احمدی اس سے پھر چاروں شب کے پاس چلا آیا۔ اس کو اس کے باپ کے بعد مہر حکومت ملا ہوئی۔ جیسے کہ آئندہ ہم تحریر کریں گے۔

سنا میری کافر اور ان واقعات کے بعد بامیری ملک یہ خبر پہنچی کہ سلطان مغربی ملک کو براہِ ابراہیم (بروز اور سلطان مذکور کا سپاہی حاصل ہوئی۔ بھی اہل نے اپنے بارے میں کوئی رائے تو غمِ زمین کی تھی کہ سلطان مغربی ملک نے قریش اور بامیری کے پاس یہ پیام کیا کہ تم لوگ بظاہر آج آپ کو اور اختلاف میں ایک ہی جگہ اور خطہ مسکن کے نام کا یہ ستور جاری کر دو۔ جس فدا ای امر پر قانع ہو جائیں گا۔ ورنہ مجھے اپنے سر پر پہنچا ہوا قصور کرنا۔ بامیری نے اتفاقاً جواب دیا اس خط پر سلطان مغربی ملک نے لشکر آور کر کے عراق کی جانب کوچ کیا جس وقت سلطان بغداد بھی قصر شیریں میں وارد ہوا اور بغداد میں یہ خبر مشہور ہوئی تو فوجوں میں تلکداری کی اہل سرخ معاہدے اہل، یہاں کے براہِ خشکی و دریا ہمارے گئے۔ براہِ خشکی کے آتی تھے تہہ تہہ مگر شہر اور کردی بامیری کو معالی و محال چھٹی ذیقعدہ ۱۰۲۱ھ میں بغداد داخل ہونے کے کابل تک پہنچے۔ براہِ خشکی کا یہ خطہ ہرگز اور اتنی قریب کی طرف ہوا اور اہل ہونگا۔

[illegible]

سلطان مغربی کی ایک واسطہ کار و اگلی اور خلافت بغداد کے انتظام سے فارغ ہو کر سلطان مغربی نے اس کی
۱۲۵۲ء میں مدینہ کی طرف توجہ کیا۔ شہزادہ شمس الدین غیاثی نے ۱۲۵۲ء میں فخریہ سلطان مغربی سے مل کر اس میں حاضر
ہوا۔ بعض معروضات کر کے دین بن حوالہ محمد بن منصور بن حسین کی فخریہ تصویر کرائی اور کافی کوشش سے دوبارہ سلطان میں
حاضر کیا۔ سلطان مغربی نے اس دن اس کو حضور صوفی کریمؐ کے بعد ازاں پہلی میں سلطان کو اسلام پر بشرا دے کر اپنی دو
لکھ سزائیں اور پچاس سو سارے دین مغربی کو بصرہ پر مامور کیا اور بغداد کی جانب مراجعت کی۔ دوبارہ خلافت میں حاضر ہوا۔ خلافت
مابقی کی مصروفی کا شرف حاصل ہوا۔ چند روز بعد مورخ الاولیاء ۱۲۵۴ء میں بلاشبہ کی طرف روانہ ہوا۔ یقیناً اس کے
بعد ہی کو کلمہ اربعہ میں مستقر کیا۔ اعلیٰ الکلیہ مغربی میں کوفہ بغداد کا شہر چھوڑ دیا اور بغداد کے لئے دیا۔ وہ حرم کو اپنی خدمت
کی امارت اور کوفہ و عراق کی حکومت پر واپس آیا۔ اسی سال میں دوبارہ خلافت سے سبقت لے کر سلطان مغربی کی کئی نصیحتوں کو پامال کر
رہا تھا کہ وہ تیرہ برس مرگ گیا۔

سید سلطان طغترن بیک کی خلیفہ سے رشتہ کی درخواست ۲۱ ص ۱۱۱ سلطان طغترن بیک نے ابو سعید کاظمی سے کہا کہ اس سے قبیلہ کا نام کی لا کی سے تاراج کرنے کی درخواست کی اور خلیفہ نے اس سے انکار کر دیا بعد ازاں اس نے ابو محمد نسیمی کی پائی سے کہا کہ کیا کمال سلطان طغترن بیک، ابو الحسین و اس رشتہ سے مدد ہو سکتی ہے، ورنہ ہمیں غدار بننا پڑے گا۔ سالانہ اور اس سے چار صفحہ سے

[illegible]

مستورچہ کی بی بی باغیریں جس سب قیدی کی بیٹی تھیں وہ رہیں۔

ماہِ محرم ۹۵۳ میں سلطان غفرل بیگ نے ارمینیا سے بغداد کی جانب مراجعت کی۔ ارمینیا اور دولتِ عجمیہ سے پہلے
 میں کا بیچارہ سرِ ناپ میں بدو بزرگ رہا اور اسے مسطورچہ بن کر اس کے گھر پر اس کے ہمراہ رکا رہا تھا۔ وزیرِ امین میر غلام
 صاحب کی طرف سے استقبال کیا گیا۔ سلطان غفرل بیگ نے اس وقت واسطہ تمام سے ملاقات کی کہ وہ غریب علی بغداد میں آئے تھے غفرل کے
 قیام کیا۔ کثرتِ فکر سے رہا باوجود اس کے کہ وہ غریب علی کی بیٹی تھی۔ وزیرِ امین نے اس کے غلاموں کی بیٹی (خلیفہ) کو بھی نکلی تھی کہ وہ
 رخصت کرانے کے لیے غلامتِ صاحب نے اپنی لڑکی اور غیر سلطان کے لڑکیاں دولت اور صاحبوں کے رہنے کو آپ کے گھر بھیج کر
 دیا اور اسے آزادی کو اس میں بھیج دیا۔ شاہزادہ کی تخت پر چڑھنے سے منع کیا گیا اور اسے بلوا اور فساد ہوئی۔ سلطان غفرل بیگ نے
 حاضرہ کرکڑ میں جو بی بی بہت سنا مانا اور بے شمار جوہر تھیں رکھے۔ چند روز تک اسی دستور سے سلطان غفرل بیگ آتا چلا
 رہا۔ ارمینیا اور دولتِ عباسیہ اور غلامتِ صاحب کے ہمراہ ہوں اور انعامات دیے۔ غلامتِ قافرا سے فرما دیا گیا۔ ۱۵ نومبر ۱۱۱۰ء
 اور ۱۵ دسمبر کو بغداد کا محکمہ بن گیا۔ جس پر تھیں اور محکمہ بن گیا۔ انہیں العریضی نے نجات کر دیا تھا پھر چاروں دیے۔ ارمینیا سے نصیر
 اور ہر گھر پر کر دیا گیا۔ واسطہ کا محکمہ دلاکھ سات پانچ ہزار تھیں سلطان کو دیا گیا۔

سلطان غفرل بیگ کی وفات۔ سلطان غفرل بیگ نے چند روز بعد ان میں قیام کر کے بغداد کی طرف مراجعت کی۔ بلو
 جلی کی جانب کوچ کیا۔ جس وقت رے میں داخل ہوا۔ عرضِ الموت میں گر پڑا۔ جو گیا۔ اور سلطان سترہ روز بعد وفات
 کی۔ راتِ دولتِ بغداد میں خیر بھیجی۔ ایک ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ غلامتِ قافرا کے طالب کرنے پر مسطورچہ بن کر تھیں والی حوصلہ نہیں
 حریز بزرگ رہا اور اسے اور ہم اور بدو بنی سبھل و غیرہ بغداد میں آگئے اور مسطورچہ قادی بھیج کر بغداد کے قصر یعنی پھر پناہ
 بنا کر ملے وغیرہ کافی دینی جمع کر لیا۔ مسطورچہ بن کر تھیں سوچا کہ بغداد سے فرار کرنے کے احوال و جواب بغداد کو تاقت و تاوان
 کرنے لگا۔ ان میں بن حریز کو تھانہ بخود رام اور کراہی سے جنگ کرنے کو بڑھے۔ مسطورچہ بن کر تھیں کا حراج درست ہو گیا۔
 بغداد۔ جو قہر کی اور بدستور علم عرب کے کے مراعات تم کر دیا۔ اس لشکر میں جو اس طرح ورام سرور اور کراہی کا
 انتقال ہو گیا۔ عربوں نے اس وقت واداج کا شروع کر دیا۔ خونے پر پھر مل گئے بازار چلی اور ہو باخوں کو دست درازی کا
 موقع مل گیا۔ یہی وجہ تھی کہ بغداد میں بدو عاشوں اور مسعودوں کی کثرت ہو گئی جس سے نظامِ حکومت عروج و زوال ہو رہا تھا۔

سلطان اولیٰ اور سلطان۔ سلطان غفرل بیگ کے انتقال کے بعد ارمینیا کی دولت علی انھوں میر غلامتِ کندی نے سلیمان
 بن داؤد چغتری کو سر پر حکومت پر بلوا کر دیا۔ داؤد بن چغتری بیگ سلطان غفرل بیگ کا بھائی تھا۔ بن کے انتقال کے بعد
 سلطان غفرل بیگ نے اس کی بیٹی (یعنی مادرِ سلیمان) سے عقد کر لیا تھا اس اعتبار سے سلیمان سلطان غفرل بیگ کا بیٹا
 بھی تھا اور بھتیجا بھی۔ سلطان غفرل بیگ نے اس کو اپنا ولی عہد بھی بنایا تھا۔ جس وقت سلیمان کا نام غفلوں میں داخل کیا گیا۔
 ارمینیا اور دولت نے غلامتِ شروع کر دی۔ باغیہ خانہ اور مردم بغداد سے قرآن چلا گیا۔ بغداد والے الپ اور سلطان کو بن داؤد
 چغتری بیگ کے نام کا خلیفہ پڑھا۔ یہ ان دونوں فرامان میں حکومت کر رہا تھا۔ اس کے پاس اس کا وزیر نظام اسٹک بھی تھا۔

عمید الملک کاندھاری کی سرکشی، عمید الملک نرائنی کو اپنی غلطی کا احساس ہو گا اس خیال سے کہ مرہٹوں کی قسم کا اقبال ہو کر میرٹھ میں بیٹا نہ دیا جائے۔ وہ بھی سلطان الپ اور مان کے نام کا خط لکھا اور اس نے یہ طریقے سے تمام کا خط لکھا۔ خواجہ سلطان الپ اور سلطان دوس کی بیڑی لگی۔ پھر مرہٹوں کے فرمان مان سے رہے۔ پنج حائی، کرائی، اجلی، نہ مان، الپ اور مان کی آہ کی خبر پا کر، پٹنہ کے آئے اور دوس کی اطلاع پہنچی کہ مرہٹوں نے عمید الملک کاندھاری سے لکھی۔ سلطان الپ اور سلطان کے شرم سے خندہ کی حاصل کیا اور اس کے بعد تمام الملک سے ملا تھا۔ اس ملاقات کے نتیجے میں لیکن اس سے بھی کچھ کڑواہ آ رہی تھی۔ بولی اور خاں کے ایک طرف سے سلطان الپ اور مان کی سوتیلی کہ بولی، پنجاب سلطان الپ اور مان نے تھوڑا سا خوف سے آ رہی تھی۔ جس کو کہ قاتل کرنے مرہٹوں نے قتل میں ڈال دیا اور ایک سال بعد اور پنجاب کے ۱۷۵۷ء میں قتل کیا۔

[illegible][illegible]

حکیم شاہ کی دلی عہد کی یہی خبر سن کر اس پر طمان نے اپنے بیٹے حکیم شاہ واپا کی وجہ بنایا۔ اس امر کی نفی اور
 فراہم کیا۔ اس سے حکیم شاہ کی بیوی کی سب سے بڑی سبب سے خوش قسمتیں دیکھ کر اس نے اس کے خلاف خود بھی دلی عہد
 کے نام کا نالہ نہ کرتے جانے کا علم کر لیا۔ پھر ان کے اہل خانہ کو حکیم شاہ کو پناہ گزین بنانا چاہیے تھا۔ اپنے بھائی
 سکین کے پاس۔ وہ خود مرزا کے اہل خانہ کو دلی عہد کے لیے امراتوں کے ساتھ ملایا۔ ان کے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے بھائی
 اس کے پاس۔ ان کے ساتھ ساتھ دلی عہد کے لیے امراتوں کے ساتھ ملایا۔ ان کے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے بھائی

خلیفہ تھے اور یہ خیر الدین تھے۔ تھیں۔ تم کا وزیر ختم شاہیں کو کم اور چیلان مرنے میں۔ چند روز بعد میں۔
خلافت مآب نے اس کو معزول کر دیا۔ چنانچہ خیر الدین بغداد سے نکلیں۔ انہوں نے اس میں طریقہ کے پاس تھیں۔ چنانچہ
خلافت مآب نے جب ان کے اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔
انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔
انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔
انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔ انہوں نے خیر الدین کو بعد از موت پر اس میں۔

[illegible][illegible]

ساحبان ملک شاد کی بھرت کا آغاز ملک شاد نے غلامی پر متعلق ہو کر ہوا اور انھیں سے نصیب ہوا۔ مرحوم
ساحبان نے اس کے قریب کو رہا جو ان کے عزیز بن گیا۔ غلامی کی حالت میں رہنے کے بعد وہ ایک سال یا دو سال تک رہا
تجربہ کار بن گیا۔ یہاں تو رہا کیا۔ پھر سے انھوں نے وہاں کے غلاموں کو اپنی اطلاع اور غلامی کی بات کو سننے کے لیے
سننے والوں نے کوئی رہنمائی نہ دی تھی۔ ان کے لیے ایک ایسا ہی ایک اور ملک شاد کی بابت

[illegible][illegible]

کے منہ میں ایک برس کا خراج صاف کر دیا۔ اسی کا نام شیخ فرید الدین نے رکھ دیا۔ اس کے
 اول اور ملازموں پر مختلف ہتھیار تھے۔ یہ لوگ خوف جان سے مراد دیکھ کر رو پڑتے ہیں۔ اہل ہندو
 مراد دیکھ کر ہرگز نہ کیا ہے۔ اس کو اس خبر کو سن کر آگ لگا دیا۔ فرید الدین نے کہا کہ اس کا نام شیخ
 مقابلہ پر آئے۔ فرید الدین نے یہ سچا کہ اس کو مستحق کیا اور جن میں کہ جس کو جہاں پہنچا اس کا
 لوگوں کے سامنے دیکھا جائے گا۔

آمریکہ میں آج کی خواہش کی کائنات۔ ۱۵۴۷ء میں ملک ہند نے اپنے بھائی جہاںگیر کو بلا دیا۔ شیخ فرید الدین نے
 اہل ہند کی طرف سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 ۱۵۴۷ء میں دہلی میں دہلی کے طرف سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 ترکمانوں کا ایک گروہ تھا۔ اسی زمانہ میں دہلی کے فرید الدین نے ایک فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 روانہ کی۔ اس فرید الدین نے اس کو فرید الدین کے طرف سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 اسی وقت ملک کا محاصرہ کیا گیا۔ فرید الدین نے اس فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 یہ خبر پا کر فرید الدین کے محاصرہ سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 آیا۔ فرید الدین نے اس فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 شہر پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اہل شہر کے ساتھ فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 خانہ دارالاسلام بن عساکر الدین نے کہ یہ واقعہ ۱۵۴۷ء میں ہوا۔ اہل شہر کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 فرید الدین نے کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق

شیخ ابوالحسن کی سفارت۔ خلافت مآب کی فروری ۱۵۴۷ء میں شیخ ابوالحسن نے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 کے قلم شریعہ کو دیکھ کر فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 مآب کا پاس دیا۔ فرید الدین نے کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 اس وقت نظام الملک کے پاس فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 از انجمن ابوبکر عثمانی تھے۔ جن میں شیخ فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 جہاںگیر کے ساتھ چلے۔ فرید الدین نے کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 طے کرنے کے بعد سلطان اور وزیر السلطنت کی خدمت میں پہنچا۔ سلطان اور وزیر السلطنت ابوالحسن کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 امام ابوحنیفہ اور شیخ سے وزارت مآب کے حضور میں منظر ہوا۔ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 ابوالحسن کی دہلی کے بعد لوگ فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق

عمید الدولہ کی معزولی۔ ۱۵۴۷ء میں عمید الدولہ نے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 فرمایا۔ اہل شہر کے ساتھ فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق
 کی طرف سے کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق کر لیا۔ سب قہار سے فرید الدین کو کہ جس کو مستحق

خطیفہ مقتدی نے اس کے وزیر امیر و سکرٹری نے حملہ کیا اور یہ ایک جنگی وزارت سے جڑواں کرنیوالا، شیخ مظفر حسین دیکھ کر
اب اس کو اس حملہ پر مقرر فرمایا۔ پھر اس کو حصارِ ول کر کے ابو شجاع محمد بن حسین کو قلعہ ان و زارت سپرد کیا جو اس وقت تک
حملہ و وزارت سے ممتاز رہا۔ اس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ ابوالحسن محمد بن محمد بن سلطان شہزادہ علی شاہ کو قلعہ کا
وکیل تھا اور علی شاہ کو بر آئینہ تختہ بلند کے ساتھ سلطان علی شاہ کی حضور کی ڈھڑبہ حاصل کرنے کو اس صحنہ
جہانم خطیفہ مقتدی نے اس خطیفہ کو ایک مہینہ قسطنطنیہ میں ان دنوں کو مجبور کرنے کی بابت چار دیواری لگوا دی۔ بدھوں نے اسلام

۵۵۹

قبول کر لیا اور بعض بھائیوں کے بھلے آن لوگوں کے لیے اسلام لائے تھے۔ ایچ۔ جی۔ ایم۔ مین مین رتبہ مولانا صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے۔

[illegible][illegible]

۱۰۔ انکار کیا ہے، یہاں اس کا جواب ہے کہ قدرت تعالیٰ نے اسے ایک فیصلہ کن کارکن بنا کر باقی مروجہ عقائد کو یکے کے بعد دھکیلا اور پھینکا۔ اہل تصوف کا یہ کہنا کہ یہ عقائد ان کے علم کے عکس ہیں، یہ تو بڑا عجیب و غریب خیال ہے۔ یہ عقائد ان کی حواس و ادراکات کے خلاف ہیں اور ان کے علم کے عکس نہیں ہیں۔ ان کے علم کے عکس تو ان کے عقائد کے برعکس ہوتے۔

وہ جس سے یہ بات کہ وہ اس اعلیٰ عالم کی طرف اللہ کی کہ جو نہ قدرت پروردگار و دین پروردگار ہے، تقاضی کے احاطے پر قبضہ کیے ہوئے ہے۔
 وہ جس سے یہ بات کہ وہ اس اعلیٰ عالم کی طرف اللہ کی کہ جو نہ قدرت پروردگار و دین پروردگار ہے، تقاضی کے احاطے پر قبضہ کیے ہوئے ہے۔
 وہ جس سے یہ بات کہ وہ اس اعلیٰ عالم کی طرف اللہ کی کہ جو نہ قدرت پروردگار و دین پروردگار ہے، تقاضی کے احاطے پر قبضہ کیے ہوئے ہے۔

دلی شہزاد کی اطاعت سلطان ملک شاہ نے اپنے بھائی کو لکھا اور شہزادہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے پاس آجائے۔ اس نے اس کی اطاعت کی اور وہ دلی شہزادہ کے پاس آ گیا۔ سلطان ملک شاہ نے اس کو بہت خوش رکھا اور اس کو اپنے پاس رکھا۔

[illegible]

الپ اور سلطان نے اپنے حضور میں طلب فرما کر قلم اٹھا کر وزارت میرزا کو دیا اور کہا: "میرزا، اس وقت کے سیاہ و سفید کا طالب اختیار کر لیں۔ چنانچہ حکام الملک سلطان، الپ اور سلطان اور اس کے بیٹے طلب فرمائے اور باہر میں میرزا وزارت سے ممتاز و سر فرار ہو گیا اور جس مراحم طبع پر یہ پہنچا اس کو آپ کو اپنے چڑھانے میں اس کی دل و جہد ہائے جلیل سے ممتاز تھی سلطان کو اس کا اس وجہ پاس نہ ملا تھا کہ اس کے پوتے خان بنام (جو میرزا کا دایا تھا) اور سلطان کے ایک امیر المکر نے جس کو ماحول نے قوی و مستقر کر کے دیا تھا تو اس میں یہ بھی۔ خان بنام نے بعد کو قیاس میں تھا۔ اس امیر کو قیاس کرنے کے سزا دے دی۔ امیر نے اپنی پائے کے بعد باہر سلطان میں حاضر ہو کر یہ روکی۔ سلطان کو اس طالع ہو انظر نظام الملک کے حکام نے عثمان بنام سے جو خوب طلب کیا البتہ نظام الملک کے چاہنے والی۔ "میرزا اس کو عثمان بنام کی نصیحت کرنے کو بھیجے۔ باہر کتاب الملک نے اپنے حقوق اور خدمات کا انصاف کیا۔ سلطان و نظام الملک میں باہر ایک مدت تک اس معاملے سے متعلق بحث و کتابت ہوئی اور عثمانوں نے قریاں بھی خوب کیں۔

نظام الملک جو کسی کا قلمی پندرہویں بعد نوادہ و یہ قصہ روایت دینے اور یہاں نشانہ میں شافعی و ابوحنبل آئینہ۔ سلطان ملک شاہ اور نظام الملک اصحابوں سے بعد واپس آئے۔ "میرزا و ملک شافعی نے دئے۔ نظام الملک بعد اظہار و ہمہ شافعی خیر سے لیں اسے خیر کی طرف رہا۔ "میرزا ایک لڑکا (جو خان لڑکا باطنی سے تھا) شافعی کی مسرت بنا کر لے گیا۔ نظام الملک نے اس کی بیٹی کی طرف سے ہاتھ دیا۔ "میرزا نے نظام الملک کے قریب پہنچ کر یہ کہ میں میرزا جو تک دنیا۔ نظام الملک نے بھی یہ کہہ کر تین پر گریز اور اسی وقت و مقررہ۔ "میرزا ایک لڑکا بھی کا فقیر جس نے دوڑ کر لڑکا کر لیا اور سلطان۔ سلطان ملک شافعی وافر کو اس کی روز نظام الملک کے خیر میں آیا۔ اس کے مصاحبوں اور فکر و خیال و وسوسہ کی صورت دیکھنے سے مگر وہ اصحابان اور ستموں سے بچا رہا۔ اس وقت کی۔ اس وقت کے طرہ و جوس نے ایک شاہ کے آپ الپ اور سلطان کے۔ "میرزا و سلطان میں کی گئی۔

سلطان ملک شاہ کی وفات نظام الملک کی وفات کے بعد جیسا کہ پہلی قسم پر بیان کر کے ہیں۔ سلطان ملک شاہ نے بعد اس کی جانب کوچ کیا اور چھوٹے سفر کر کے قریب باور عثمان۔ "میرزا اور سلطان کا وقت بعد اس کے واقع ہوا۔ "میرزا میرزا اور سلطان میرزا نے مقبول کیا۔ سلطان ملک شاہ نے نظام الملک کی وفات ابھی پر یہ قصہ لڑا تھا کہ قلم ان وزارت حاجت الملک نے چھوڑ کر دے دئے۔ "میرزا نے نظام الملک کی وفات کی خبر پر کچھ یہ کہ "میرزا نے نظام الملک کے بعد میرزا کے سے سلطان ملک شاہ کے خیالات اس کی طرف سے دیکھے۔ "میرزا نے میرزا کے شاہان نے اپنے ملک مرا کی جانب حکومت کی۔ "میرزا کا وقت کیا۔ "میرزا کے شاہان نے میرزا کو کھال کر لیا۔

سلطان محمود کی تخت نشینی سلطان ملک شاہ کی بیوی میرزا کا کمان ناتوان نے اس وقت کو پہنچا جو سلطان و مصاحب اس کا اور شافعی اور باہر کا قاسم کا سب حکمرانے نکالتے میں پہنچا دیا اور سلطان ملک شاہ کی تخت کو اجاڑت میں لے کر مصاحبان کی طرف کوئی کر دیا۔ "میرزا کے وقت و میرزا اور "میرزا کے سلطان کو بے چارہ و زرقہ و بی گئی اور یہ عزت کر گئی کہ میرزا نے اپنے حکم کو کھاتے تھیں۔

نہ فرج نظام الملک حق و باطل سے دیکھے۔ "میرزا کے شاہان نے میرزا کے شاہان میں لڑا کر لیا۔

اور مریم سلطانہ اور اسے تاج و تخت ملے۔ چنانچہ انہوں نے یہاں کیا بعد اس کے اس ترکمان خاتون نے تمام والدہ کو جو (۱۵۵۰ء) کے بعد موصول کا حکمران ہو گا، کو قہر کر کے سلطان ملک شاہ کی انگوٹھی دی اور اسٹھان کے قہر واد کے پاس روانہ کیا۔ قہر واد نے تم سلطانی کیلئے کہ قہر واد پر دیکر دیا۔ حکومت کی عمر اس وقت چار برس کی تھی۔ چوتھ حکومت کے بعد قہر واد کی بیعت ہوئی۔ اس نے تمام خاتون کی طرف سے درخواست کی کہ "محمود کے نام کا خطبہ پڑھا جائے"۔ خلافت سب نے ترکمان خاتون کی درخواست منظور فرما لی مگر اس شرط سے کہ امیر اترائی: اے (سلطان ملک شاہ کے امراء سے ہے) امور سلطنت و حکومت انہما کے جائے جائیں اور تین ملک کے پر وقار رہائیں اور مقرر خراج دے۔ ترکمان خاتون نے ان شرطوں کو منظور کیا۔ آئندہ نام ابو حامد خانی ترکمان خاتون کے چوتھے شریف لے گئے اور یہ سمجھا گیا کہ نام لٹھ ہونے کی وجہ سے محمود کے قہر واد اور احکام شرفا جائز ہو اور چار دیواری نہیں ہو سکے۔ "مغزانی کے فرما" نے سے ترکمان خاتون کی شکل ہو گئی اور حضرت مآثر کی شرافت و عظمت برپا۔ آخر یہ خانی نے مذکور میں محمود کے نام کا خطبہ پڑھا "ماہر والدہ والدہ" کے لقب سے منسوب ہوا۔ حرمین شریفین میں اس کی تخت نشینی کی انصاف دی گئی اور وہیں بھی اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

برکیاہ رومی کی گرفتاری اور پالی: بوقت سلطان ملک شاہ ترکمان خاتون نے اس کے واقعہ موت کے چھ ماہ بعد اپنے بیٹے محمود کی بیعت سلطنت لینے کی یوکار دہائی کی اس کو آپ اپنے پرہیزگارے میں۔ چنانچہ ترکمان خاتون نے قہر واد سے چند دیواری سلطان ملک شاہ کے بڑے بیٹے پر کیا اور اس کے گرفتار کر کے کو اسٹھان بھیج دیا تھا اس خوف سے کہ مہادیو سے جینے مقرر ہے، برکیاہ رومی جھگڑے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اسٹھان بھیج کر برکیاہ رومی کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جس وقت سلطان ملک شاہ کی خبر موت مشہور ہوئی۔ تہذیب نگار کے ملاح خانہ میں جو اسٹھان میں تھا گھس پڑے اور اوقات حرب کے کہ شہر کو گھیر لیا۔ برکیاہ رومی کو جیل سے نکال کر اس کی سلطنت و حکومت کی بیعت کی اور جامع اسٹھان میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا۔ اس کی ماں تہذیب بنت باقوی بن دود (باقوی سلطان ملک شاہ کا چچا تھا) اپنے بیٹے پر کیا رومی کی بیعت ترکمان خاتون باوجود اسے بے حد مخالف تھی مگر جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ نفاذ یہ نام پر کیا رومی کا ساتھ دے رہے ہیں تو اس کو تسکین اور مسرت ہوئی۔

برکیاہ رومی کی پوروش: اس وقت حاج الملک اسٹھان میں داخل ہو چکا تھا لشکریوں نے اس سے بخوار کا مطالبہ کیا۔ حاج الملک اسٹھان کے ایک کدہ میں رہا۔ یہ لیتو کو کہا مگر خوف خدام بھگاسید بیٹھ رہا۔ جس وقت ترکمان خاتون اسٹھان میں آئی حاج الملک نے حاضر ہو کر سجدہ کی ترکمان خاتون نے غرور قبول کر لیا۔ برکیاہ رومی نے مع خاندان کا مایہ اسٹھان سے دے کارا ست لیا۔ "امیر اسٹھان! سلطان ملک شاہ کا ایک نامی امیر اسٹھان کا بیٹا رجب کی فوج کے برکیاہ رومی سے تھا۔ ترکمان خاتون نے ایک لشکر برکیاہ رومی سے جنگ کر کے گرفتار کیا جس میں سلطان ملک شاہ کے آخر ذریعہ تھے۔ دونوں فوجیں حرب ہو کر میدان جنگ میں آئیں۔ چند مسرک جنگ کا آغاز نہیں ہوا تھا کہ ترکمان خاتون کے اکثر امراء برکیاہ رومی کے چس بھاگ آئے بعد ازاں مسرک کارزار شروع ہوا۔ ترکمان خاتون کی فوج میدان جنگ سے فرار ہو کر اسٹھان کی جانب بھاگی۔ برکیاہ رومی نے تعاقب کیا اور اسٹھان بھیج کر شہر کو محاصرہ کر لیا۔

وزیر تاج و الملک کا قتل : وزیر تاج و الملک ایک تکریم کا خون اور بڑا بوقی میں موجود اور نہ ملکات و خون کی طرف سے
 گزرا تھا جس وقت ترکمان نہ خون کی کوئی بریت اٹھ کر بھرتی بن کر الملک بھی لاکھ پانچ روپے کی جانب ہٹا۔ انکار اور اسے
 گرفتار کر کے لکھنؤ میں لے کر ہرنیٹ چھوڑ دیا یہ وہ وقت تھا کہ بڑا بوقی اسٹیشن پر حاضر ہوئے تھے چار چوک پر بڑا بوقی اس
 کی حکومت شہر پر اور موافقی سے۔ وہ وقت تھا کہ سید احمد و وزارت سے جہانگیر نے کا قتل کیا اور تمام نظام الملک کو اس کی
 راضی کرنے کی کوشش سے یہ کوئی باری اس کی طرف سے نہیں ہے۔ وہ ملک راضی ہو گئے مگر اس کا قتل کیا اور تمام نظام الملک کو اس کی
 خبر تک پہنچی۔ چند نظاموں کو انکار کیا اور ان کو چھوڑ دیا کہ اس نے قتل کیا ہے۔ سردار ملک و قتل کیا ہے چنانچہ ان کے قتل
 نے ایک راج الملک کو گرفتار کر کے مارا اور ایک ایک عضو کاٹ کر پھینک دیا۔ یہ اللہ اعظم و قتل کیا ہے۔

عز الملک ابو عبد اللہ کا عہد و وزارت پر تقریر : اس واقعے کے بعد وزیر الملک ابو عبد اللہ نے سین میں نظام الملک کو
 ہر روز منبر پر بیٹھا۔ اس نے اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اس سے پیشتر کوئی اور نہیں نکلتی کہ وہ بھی اسے پانچ
 تمام الملک کی شہادت سے جیسے سلطان کب شاہ اور اپنے باپ کا شرف و سوریہ فعل کرنے کے واسطے بیان کیا تھا۔ اس نے
 اس کا باپ قید ہو گیا۔ سلطان ملک نے بھی وفات پائی اور یہ اس وقت سے اسٹیشن تھی جس جہانگیر نے قتل کیا اور قتل کرنے
 افغانستان کا ناصر و سر لیا۔ اس وقت سے اسٹیشن کے لکل کر بڑا بوقی کے۔ یہ آپ بڑا بوقی کے۔ اس وقت سے اسٹیشن کا اور
 قتل ان وزارت اس کے بعد کر کے امور مختلف و حکومت کے کیا وہ بھی قتل کر دیا۔

بر کھ روٹی کی بھجوا دیں : بعد از قتل اس کے بعد وزیر الملک نے جو کچھ چاہا وہ کر دیا۔ وزیر الملک نے جو کچھ چاہا وہ کر دیا۔
 قتل کیا۔ یہ وزیر الملک کی کمر وازم خطہ میں پڑھا پائے۔ قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے اپنا ذاتی بیان لکھا اور اس پر بڑا بوقی
 کے۔ یہ قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔
 بڑا بوقی نے پانچ آئے۔ بڑا بوقی نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔

خلیفہ مقتدی ناصر اللہ کی وفات : یہ شہرہ فخر ہے کہ خلیفہ مقتدی ناصر اللہ اور تمام اہل فخر و خیر کے یہ ہیں
 ہیں خلیفہ نظام ناصر اللہ نے وہ وقت قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔
 جدا اس دستہ جو ان کے چاہا کہ نہ لکھا۔ یہ بھی اچھا ہے۔ قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔
 اس میں خلیفہ مقتدی نے نماز پڑھ کر قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔
 صاحب ملط اور عظیم الشان قتل کر دیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔
 میں بڑا بوقی نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔
 عفرل یہ قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔ یہ وزیر الملک نے قتل کیا۔

باب: ۱۱۲

احمد بن مقتدی مستظہر باللہ

۱۲۸۵ تا ۱۳۱۲ھ

بعثت خلافت خلیفہ مقتدی نے انتقال کے بعد دور پر عبد اللہ نے اس کے بیٹے ابو بکر اسلمہ کو بادشاہت میں لاکر
مستظہر باللہ پر متمکن کر۔ اور انہیں خلافت اور امرا اور دولت نے بیعت کی ابو بکر اسلمہ محمد بن المستظہر، احمد کا لقب اختیار کیا۔
بعد ازاں وزیر حمید اللہ بیعت لینے کی غرض سے برکباد روٹی کے پاس گیا۔ برکباد روٹی نے طویل خاطر خلیفہ مستظہر کے وزیر
کے ساتھ پر بیعت کی خلیفہ مقتدی کی موت سے تیرت۔ وزیر مجلس عزت اسٹیل ہوئی۔ سلطان برکباد روٹی مع اپنے وزیر عزت ملک بن
عالم ملک اور اس کے بھائی بھادانک کے اور بادشاہت میں حاضر ہوا۔ اور باب مناصب سے طرہ و حجابی استعمر طوی اور خذہ
کہا سے قاضی القضاۃ ابو عبد اللہ واسطی، خزانہ اور شی و غیرہ بھی باقی ہی کوئے تھے۔ قزاقی کی اور خلیفہ مستظہر کی خلافت کی
دست کر کے انہیں لگے۔

تمش بن الپ ارسلان کی فتوحات۔ اور پر یان کیا نسبت کہ تمش بن سلطان الپ ارسلان نے سوچہ دمشق پر قبضہ کر
کے استقلال، اعظام کے ساتھ دمشق میں عکرائی شروع کر دی تھی؛ اور قس و ذات سلطان ملک شاد کو شہر سے بھی حاضر ہوا تھا
اور بھر واپس ہو گیا تھا؛ ابھی کے بعد ملک شاد کی وفات کی خبر پائی فوراً بیعت پر قبضہ کر کے سلطنت و حکومت حاصل کرنے کی
غرض سے دمشق کی طرف کوچ کیا اور لشکر آراستہ کر کے حلب پر فوج کشی کر دی۔ شہر الدولہ قسٹر والی صب نے سرحدت نم
کر دیا اور اس کے ساتھ ہو گیا۔ باغیان وائی آٹھ کیر نور ہوزان وائی اور ہاد حزن نے بھی آٹھ بیجا کر بطر مصلحت وقت تاہر سن
انہماں اولاد سلطان ملک شاد تمش کی اعانت قبول کر لو۔ باغیان اور یوزان نے بھی آق ستر کی قریر کے مطابق تمش کی
اعانت قبول کر لی۔ اس کے نام کا خطبہ اپنے شہروں میں پڑھنا شروع کیا اور اس کے عہد کا یہ کہ مہاجر کو جو تہ مذہب حرم
لائے تھے میں مذہب متوحہ ہوا تمش کے نام کا خطبہ جامع مسجد کے منبر پر پڑھا گیا۔ بعد ازاں تمش نے نصیحت کا رخ کیا اور ہزار قس
اس کو بھی متوحہ اور عفت و جہد کر کے تہ بن شرف الدولہ کے حوالہ کیا۔ اور موصل پر قبضہ کرنے کے قصد سے کویت کر دی۔
اتما ونا میں کافی بن لمر الدولہ بن جہر نے ملاقات کی۔ یہاں دوسرا جزیرہ ان عمر میں تھا۔ تمش نے براہ عزت افزائی عہد
وزارت سے اس کو برقرار کیا۔

یوزان ابورہ آقہسٹر کی برکباد روق کی اطاعت: ہنر پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد محض نے راہد اگلافتہ بغداد میں اپنا نام خطہ میں داخل کئے جانے کی درخواست کی۔ گو ہر آئین شہنشاہ نے سوارش کی۔ جواب دیا گیا: "مظفر: سلام سے جہد کے لئے کا اظہار کیا گیا۔" ہے۔ "قاصد نے نہیں دھرم محشر کے پاس واپس آیا۔" نے دہرہ کوئی طرف قدم بڑھایا اور اس پر قبضہ حاصل کر کے دریا پانی کا قصد کیا۔ ان وقت کی خبر پر یازد روق تک پہنچا۔ اس وقت برکباد کی کادو کے متعلق میں کیا پانی حاصل ہو گئی تھی اور اہل ان دورے پر مشرف ہو چکا تھا۔ فرمیں کہ جب کر کے اپنے چچا محشر کی مدد کے ہو کر آئے۔ اس وقت آؤں فرجوں کا حاکم یوزان آقہسٹر نے یوزان سے کہا: "ہم نے محشر کی اطاعت محشر اس وجہ سے قبول کی تھی کہ ہمارے آگاہانہ اہل شاد کے لوگوں میں اختلاف چاہو تھا۔ بدینے کے کہ اس کا نتیجہ کیا ہو رہا ہے۔ ائمہ فقہ کے جس امر کے ہم خواہ مخواہ تھے وہ پروہ غیب سے ظاہر ہو گیا۔ یعنی ہمارے آقائے نامہ آؤں کا برکباد روق عکرا فی کرنے کا۔ اب ہم کسی طرح محشر کے امر اپنی روئیکہ۔ کیوں یوزان نہ تھا کر کیا مانا ہے؟" یوزان نے جواب دیا: "مگر آپ کی رائے سے مشق ہوں۔" آقہسٹر نے یوزان کو لگے سے لگایا۔ فیصلہ پر کیا۔ وہ راہد سے اپنے ہمراہیوں کے محشر سے نکلے ہو کر برکباد روق کے پاس چلا گیا۔ ان دنوں امراء کی علیحدگی سے محشر کی قوت ٹوٹ گئی۔ گشتہ کھا کر وہاں کی جانب لوٹ آیا۔ اب برکباد روق کی حکومت مظفر ہو گئی گوہر آئین نے حاضر ہو کر محشر کی درخواست کی سوارش کرنے کی کوشش کی۔ برکباد روق نے اس کی ایک نہ سنی۔ مسرورہا کر کے امیر گوہر آئین کی جگہ وہاں تک اہل شاد حضرت برکباد اس کے بعد برکباد روق کی ظہر اہل اس پر چا گیا۔ ظہر نقوی نے وفات پائی اور اس کے بعد منہ خلافت پر ظہر مظفر محشر ہو گیا۔ کہ ہم اور ہر خانہ کر کے تھے۔

آفسٹر اور پوزیشن کا انتظام: ہمیں نے آذربائیجان کے شام کی جانب مراجعت کرنے کے بعد فرہین مرتب کیں اور آفسٹر سے جب کرنے کی طرف پہنچا۔ یہ کیا روش ہے امیر بوق (جو آئندہ امیر مصل مہذا) آفسٹر کی کمک پر روانہ ہوا۔ قریب طلب نوؤں فرجوں کا متہ بل ہوا۔ طلب کی فوج کے قدم اکٹھے گئے۔ آفسٹر کو گڑبڑ نہ گئی اور کھائی ہے کئی سے

۱۲۔ کھانا اور آئینہ کے لیے جیسا سر سجدہ کر رہا تھا وہاں بھی اس مقام سے طبعاً فکریات دھنسنے لگی۔ جب تک کہ ان کے پاس سے گزر رہا ہو تو وہ بھی اس طرح کے سر سجدے کرتا تھا۔

۱۔ اہم قسم کی درسیں: قسمۃً اولیٰ حسب نفسہ کے اور دوسری کے جدا۔ جدا بنیادوں پر مبنی جو ہماری تعلیم کے لئے اہم ہے۔ ان کی تعلیم کا کام ہے۔

گوجرات میں کی دیکھ کر اس نے اس کے گھمب کوٹ لہا اور اس کے جدوجہ کے جس نے گوجرات کے پھر وہیں بٹھار کیا۔ میر
کر ہوا نے چند ہی سوئے مقابلہ کیا مگر میر نے جیسے کہ یہ زور و تھک کو روک کر۔ ناچھوڑا پیچھے پڑوئے یہت کی کھڑکی عموں کر کے
چند ہستہ کا نام دوج ہستہ کی لک پر بھیجی دنی امیر کو جاکھا دھست فاش ہوئی جو نے فوج اور سری صاحب سے برکباد دوج کے مقابلہ
نظر پر مل کر دیا جنگ منظر پر ضرب ہوئی۔ ہر کیا دوج بھاگ کر لہا۔ اسے میں کو میر آئینا ہے منہزم لشکر کو فرام کر کے
میدان جنگ میں بھر دیا۔ با اتحادی وقت سے گھوڑے نے غور کر کھائی کو ہر آئینا منظر میں نہ سکا۔ میں پڑو رہا۔ ایک فرامان
پہننے کے لک کر سر آجایا۔ اس کا لشکر منتشر ہو گیا۔ وزیر الاموال کھائی کر تار کر لیا گیا۔ سید الملک نے عزت با احترام پڑو رہا۔ کین
اپنے شہر میں آجایا اور فوج جنگ کے بعد اس کو اور اذالافت بعد از روانہ کیا۔ چہ تو اس نے بعد اس کے بھی کر لہا۔ وجہ
۱۹۵۷ء کے یہاں عزت علیہ مستحق سلطان مگر ہے۔ مگر اس کے بعد پڑو گیا۔

مگر بر آئین کے ابتدائی حالات۔ مگر آجایا کا ابتدائی حال یہ ہے کہ یہ فرزند سراج ملک ایک عورت کی خدمت میں
رہتا تھا۔ یہ دفعہ اسے یاد و جوتھ ضرور تھی اس عورت کی جوتھ جیسے دو سب آجایا میں انجام دینا کرتا تھا۔ اس عورت کے
خاندان والوں کو بہت گوارا آئین کی ذات سے بہت آرام تھا۔ پانچ گویا میں بھی اس کی بہت عزت تھی۔ آجایا سے ہر گز
تھا۔ دفعہ کو۔ آجایا ملک اور کھار میں سلطان الدولہ کے یہاں ملازم۔ آجایا اور اپنی ٹھاپاں خدمت کی بدولت اس قدر
روح پید کیا کہ ملک اور کھار نے اسے اپنے بیٹے جوتھ کے سراہ لہا۔ روانہ کیا۔ ایک مدت تک جوتھ کے ساتھ جوتھ میں
پہنچا۔ کہ سلطان مغل اس کے زور و تھک کو کر کے قلعہ میں قید کر دیا۔ اس کے ساتھ وہاں آئین بھی تھکے۔ اور میں
قید کیا۔ یہ جس وجہ سے تھک نے وفات پائی اور گویا آئین کو برائی ملی تو گویا آئین سلطان اب دہلی کی خدمت میں پہنچا۔
سلطان اب دہلی نے اس کی خدمت گزارا اور غیر جوتھ سے خوش ہو کر اس کو واسطہ جوتھ پر میر حسرت فرمایا۔ بعد ازاں
خود فرمایا جس وقت حست نواری نے سلطان اب دہلی کو رخصتی کیا تھا اس وقت گویا آئین سراجا قلعہ تھک سلطان
اب دہلی کے پاس کو حست نواری کے ساتھ پہنچا تھا۔ بعد ازاں سلطان اب دہلی اس کے بیٹے ملک شہ نے بھی اسے اپنی
عہدہ پر قائم کر لیا۔ چہ گویا آئین بعد از وفات ہوا۔ دربار خلافت میں اس کی بڑی آذیت تھی۔ اس کی طبعی ملی۔ خطاب نہ مرا۔
ملکوت اور دہلی دربار خلافت نے اس کی بے حد اذیت کی اور جو عزت احترام اس کو حاصل تھی تو لے لیا۔ یہاں
تھک کردہ جنگ تھک تھک رہا تھا۔

معز کہ خوشحال۔ یہ کیا دوج نے اپنے بھائی محمد سے شکست کھا کر رہنے میں ہار کر رہا۔ دوش و جاسی جاسی سے تو اپنے
ہوا تو اسوں اور مددگاروں دلی۔ کہ خطو بار دہت کے چند دنوں بعد وہ لوگ اس سے آکر اس کے سب اسرار میں لیا۔ جانب
روانہ ہوئے اور وہ دوشی کی خوشحالی دلی فرامان و خبر ملان کو واسطہ سے جابجھا۔ امیر داد۔ نہ حاتم کی کا دھ و کیا اور
اپنے آئے تھکے بر لہا دوج کو نیل پور میں جا کر قیام کرنے کو کہنا چتا تھا۔ اس دہت نے مطابق بر کیا۔ دہت نے جیتا پور کا راستہ کیا
اور وہاں پہنچ کر دہلی سے خیریت پور کو تھک کر لیا۔ مگر وہ چند سے اس سب کو ہار کر دہلی اور دہلی بار دہلی خط امیر داد دہلی کو ملنے کا روات
کیا امیر داد دہلی نے صدر دہلی کے کہ چہ کہ سلطان مغل نے لکھا۔ اس کو لے کر گھر پہنچے۔ حال کیا ہے اس وجہ سے حاضری سے قاصر
ہوا اور اگر ملنے بہت دلی حالت میں لہا دیا جا۔ تاہم دہلی دوج کو اس خط سے چاہنے سے محنت صدر ہوا۔ دہلی میں آ کر ان

دقت فیل ہزار سو روپے کی بحیثیت سے امیر دادا دھشی کو ملکہ کو روانہ ہو گیا اور دادا دھشی کی کلاب میں جس میں ہزار روپے کی مقامی توختیاں پر تلے سے مقابلہ ہوا۔ فخر کے میدان پر امیر پر فخریہ بھروسہ میں کوکر اور قصبہ میں اس کے ساتھ رحمہاں کیا رہتی نے قلعہ انکار پر حملہ کیا۔ مگر سخت کھار ہوا کاٹا۔ اور گھیریں مارا گیا۔ پھر نئی کے ساتھ فخریہ جنگ کو ہوا۔

بر کیا روٹی کی پسائی بر کیا روٹی کی روٹی میں اس کے لشکر چھوٹے ہوئے میں معروف ہوئی۔ بجا ہوا اس کو تیلیاں حاصل ہو گئی تھی اور فخر کا قلعہ بالکل ہار گیا تھا کہ اس نے وہ میں بر فخریہ اور کوکر کے اپنی اپنی کلاب کی فوجوں کو جمع کر کے بر کیا روٹی کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ روٹی کی فوج کا رستہ کری میں مصروف تھی اسے اپنا ٹکڑے سے گھیر کر بھاگ کر گڑھی ہوئی۔ بر کیا روٹی میں ہاتھ بچانے کی غرض سے بھاگ کر کوکر میں اسے ایک شخص نے امیر دادا دھشی کو کرنا دیا۔ جد خاص جنگ بر فخریہ سے ہو رہی تھی کیا کیا بر فخریہ نے اس کو قتل کر ڈالا۔ باقی رہے کیا روٹی وہ میدان جنگ سے بھاگ کر بر جہان چھپا اور پھر بر جہان سے اسخان میں جا کر دم نہاد وہ خاندان میں بھی خود کھانے کا کھانا دیا۔ وہ خاندان میں رہا اور اس کے ساتھ ہی وہاں کی مکمل مصنفین نے اس میں وطن کے خود کا پیسے بھرے گھر کا خانی وقت سے خود اس کے پیچھے سے فخریہ اسخان میں داخل ہو چکا تھا۔ پھر امیر کو کوکر آ گیا۔

وزیر حمید لدو کی شہزادی ہم کہہ چکے ہیں کہ سلطان بر کیا روٹی کا وزیر ابوالحسن مکمل ٹرائی میں جو بر کیا روٹی وادہ میں رہتی تھی کو کرنا کر لیا تھا اور سو پرانے ملک میں نظام الملک (محمد کے وزیر) نے اس کو دھار کر کے اپنی طرف سے بلدا اور تانہ تانہ چھاننے پر ابوالحسن سے بلدا اس کے پیچھے آخر غلطیہ مستقیم سے اجازت حاصل کر کے سلطان محمد کے پاس چلا گیا۔ پھر امیر ابوالحسن کے موافق فخریہ مستقیم کو وزیر حمید لدو کی شہزادی پر گھر کیا اس نے باقاعدگی حمید لدو کے فخریہ شہزادی کی حمید لدو کے نے فخریہ لکھی کو ابوالحسن کے قتل کے بعد کوکر دیا۔ قریب ملتا ہوا ابوالحسن اس شخص سے دوجا ہو گیا جو بھی اس شخص نے حمید لدو کو ابوالحسن پیچھے بیٹ کیا تھا اور قوت کے اس میں یہ گھر پر اور اور ابوالحسن ایک گاؤں میں ہو چکا۔ بعد ازاں اپنی قلعہ پر چڑھتی ہوئی بجا ہوا ابوالحسن سے اپنی بہن کی موت کی خبر ہوئی کہ اس کے ساتھ غالی بلیں دانت شہزادی خیاں چلا ہوا تھا کہ کب صبح ملے اور کب ابوالحسن کا کام تمام کروں ابوالحسن نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا اور اسی وقت امیر ابوالحسن کی بہن کو فخریہ فخریہ دولت طلب کر لیا اور اس کے ساتھ بھڑا آیا تھا اور اس سے فخریہ بھڑا لکھی گیا تھا۔ امیر ابوالحسن کے جانے سے اس شخص کو اپنی کامیابی سے بڑی خوشی۔ ساتھ ساتھ ابوالحسن کو کچھ تانا۔ کچھ بوئے سی سب کے سب بھڑا دئے۔ ابوالحسن نے وہ بار ملاقات میں حاضر ہو کر حمید الملک کا پیام دیا اور مسترد کر دیا۔ ملاقات وہاں تک پہنچا کہ ملاقات مآب نے حکم سے دیا۔ چنانچہ ابوالحسن نے وہ رمضان میں اس کے حمید لدو کو فخریہ اس کے بھائیوں سے کوکر کر کے نیکل میں ڈالی۔ یہاں تک کہ بھائیوں پرانے غار پر نہ بھی کیا۔ پھر وقت سے یہ امیر مغل اور یہ غازی میں رہتا تھا کہ اس حالت میں تانہ تانہ سے بھڑا دئی ہو کر وہی ملک تمام ہو گیا۔

محمد بن ملک شاہ کی شکست و فخر۔ آپ اچھے چھوٹے ہیں کہ جنگ میں بھاریا روٹی اپنے بھائی محمد سے شکست کھا کر اسخان کی طرف چلا گیا مگر وہاں اسخان نے اس کو داخل نہ ہونے دیا۔ قصبہ پر فخریہ قصبہ میں تھا اور خزانہ اسخان میں خزانہ میں اسے بھی وہاں پہرہاں پرستی بھی آچھے چند روز قیام کیا۔ اسے بھائی کی بہن کو کچھ کیا۔ بھائی میں کچھ سی امیر ابوالحسن کا جو محمد کا قلعہ بھی بھی فخریہ اور اس کے سر پر آ رہا اور اس سے فخریہ اور کئی وجہ سے کشیدہ خاطر ہو گیا تھا اس کے کلاب میں پانچ ہزار

بریکبار روقی گئی : اے کوہرا جیت، بریکبار روقی اس جگہ سے قاریخ، خدا کرے، اُن جانب رو نہ ہو اور میں : ہجر کر دینا
 والی، تو صلہ اور نور اللہ و ذلک منافع صدقہ میں خریدے، حاد و نذر رو نہ چہار طرف سے تو بھیں آکر قریع ہو گئیں۔ ایک لکھ سوا دس
 سے جمعیت جمع ہوئی۔ راکش کی وقت ہونے لگی، خرقہ اورد گاڈن میں جگہ بنی تھی۔ بریکبار روقی نے غریبوں کو احقر، توھر پھینکا
 دیا۔ نور اللہ لرا اپنے باپ کے پاس واپس آیا، امیر کو ہوا، سو دو دین اسامی کل بین با تو اسے جنگ کرنے کو کاؤر با بیانیہ چلا گیا
 اس نے سلطان بریکبار روقی کی خاک سے پر علم بھارت چلے گیا تھا، اور ایاز نے اپنے اہل و عیال میں ماہ صیام گزارنے کو بیوان کا
 راستہ لیا۔ تھوڑی کرفونج کے ساتھ بریکبار روقی بائی رہ گئے۔

محمد بن ملک شاہ کا ہمدان اور سلطان پر قبضہ
 حضرت جرجان میں مقیم رہا۔ تخر سے ہائی اور فوجی مدد طلب کی۔ تخر نے محمد کو ہمدان کی بددلی بعد از اس وقت تک لنگر لائے ہوئے
 محمد کی کمک کو جرجان آجلیا اور اس کے ساتھ ساتھ دامن خان کو روانہ ہوا۔ دامن خان نے جو قبیلے اور گروہ بدلتے تھے ان کو لشکر
 خراسان جمع کرنا چاہتا تھا۔ تخر نے کے قریب پہنچا اور فوج خلاصہ یمن کی حمایت پر مدد کی۔ تخر ہی اس کے قریب
 بھی کوئی تکرار نہ ہوئی کہ بریکار دقت نے اپنے لشکر کو ابھر کر دستار کر دیا ہے اس کی روک میں اب تخر کی ہی فوج ہے جو قلعہ اور
 میں تخر سے فرما کہ نہ ہوئی تھی اور تخر پر ہی نہ رہا تھا تخر نے آتے آتے مٹے گئے۔ بریکار دقت کو ان واقعات کی خبر پہنچی۔ اس کی
 پہنچ بھی میں نہ آیا۔ آخر ایاز سے سنے ہمدان کی جانب روانہ ہوا۔ انکار دہ میں یہ معلوم ہوا کہ ایاز نے محمد سے خط و کتابت
 خراج کر دی ہے، فوراً اس کو کھڑا ہوا اور حوض سہان کو راستہ لیا۔ کوچ و قیام کر کا جو دستار پہنچا۔ امراء شی برتین کو بلا کر اپنے ہندوستان
 امراء نے یہ سن کر کھٹکا کھانہ پانے محمد سے خط و کتابت شروع کی ہے اس وجہ سے وہ لوگ نہ آئے جو اب بھی نہ آئے۔ بریکار دقت
 گھبرا کر عراق کی طرف روانہ ہوا۔ امیر ایاز نے جڑ نہ کتابت محمد سے کی تھی اور اس کی مطافہ قبول کرنے کا مصدق ہوا تھا۔
 اس کا نتیجہ ایاز کی عرض کے خلاف ہوا۔ محمد نے اس سے ملنے سے انکار کر دیا اس وجہ سے پاؤں بھی ہمدان کو خبر بار کہ نہ
 بریکار دقت کا سر کاٹا گیا اور اہل کفر کا تھا فتنہ کی کہ بریکار دقت اور ایاز کے بعد دیگرے طوین میں وارد ہوتے تھے۔ دور دراز ایک

آپ نے ایلخانی اور عثمان تو پہلے مجھے مسلمان کیا، اب آپ کی فوج کے ساتھ، قلندر آباد آیا، ہر جمعہ ایلخان برکیہ روٹی کے نام کا قلعہ چڑھا گئی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے غلیظہ مستقیم کی طرف سے سیف الدہلہ صدقہ والی صوبہ کو سلطان بیکار روٹی کی امداد کا پیغام بھجوا دیا، سیف الدہلہ صدقہ نے ایلخانی جواب دیا اور سالانہ مقدار دست کر کے جس قدر ضرورت کی جانب کوٹ کر دیا۔ بعد ازاں دیکھو اس سے سلطان کے نام نکال دیا اے مجھے صرف خلافت و تہ کی خاطر استغاثہ کیا گیا۔

سیف الدولہ اور ایلخانداری کا استحکام سیف الدولہ نے مصر میں پہنچ کر ایلخانداری اور عثمان نے پاک کرنا بھیج کر بھیج کر تیار ہی اور کو آتا ہوں ایلخانداری اور عثمان یہ سن کر لوٹ گئے۔ اور سب کے سب بل بل کر وکیل کے قلم چھوٹے پڑے۔ دیکھتے ہیں کہ وکیل نے کتنے کتل و نمارت کی آرم بازوں کی شروع ہو گئی۔ عربوں اور کردوں نے جو سیف الدولہ کے ہمراہ تھے وہاں انھوں نے غلطہ منظر پر سیف الدولہ کو اس طرح بلایا کہ برقی کی دوک تمام اور اس میں قائم کرنے دیکھا مگر کوئی نتیجہ نہ ہوا۔ وکیل کے دیہاتوں کو سخت نمارت کر کے ان لوگوں نے وہاں میں پہنچ کر قیام کیا۔ عوام انکار تو ان سے برہم ہی تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یہ جنگ آج بھی اٹھ نکڑے ہوئے۔ یہ جنگ یازدہ روز برہم ہو کر عاقبت یہ آپ نے قاضی القضاۃ کو بلایا کہ سیف الدولہ اور تاج الزماں میں مصالحت کیا کہ سیف الدولہ کے پاس اس جنگ سے ہونے کو روکا نہ گیا۔ سیف الدولہ دیکھ کر کہ یہ شرطیں ہیں کس کو روکا کہ مقتضی قیصرانی کو جو بریاء و رزق کی طرف سے بلایا کہ تختہ پید نکالے۔ زیادے (۱۰) ماہ میں بغداد میں سلطان احمد کے ساتھ پھر غلطہ چلا جائے۔ خلافت عاقبت نے دونوں شرطوں کو منظور فرمایا۔

کشتکین کی زبان کی درخواست۔ چنانچہ کشتکین نے بغداد سے بھیج کر دیا کہ اس کا واسطہ لیا اور سیف الدین نے ظفری جانب روانہ کی۔ ابھر جامع بغداد میں سلطان محمد کے نام کا خط پہنچا اور کشتکین نے واسطہ میں بھیج کر سلطان کا حکم لیا۔ اس نے نام کا خط پہنچا دیا۔ سیف الدین اور یلغازی کو اس کی خبر کی فراغت ہو تو اس کو مرید کر کے واسطہ پر جانے سے کشتکین نے واسطہ چھڑ دیا۔ سیف الدین نے تعاقب کیا یا کشتکین نے، اس کی درخواست تھی اور اس میں حاصل کرنے کے بعد سیف الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیف الدین غزنیہ و احرام سے پیش آیا۔ واسطہ میں بھی سلطان محمد کے نام کا خط پہنچا گیا اور سلطان محمد کے بعد سیف الدین اور یلغازی کا نام داخل کیا گیا۔ اس کے بعد تمام امیروں نے اپنے بیٹوں کو اپنا نائب بنایا۔ یلغازی نے بغداد کی جانب مراجعت کی اور سیف الدین نے طرک طرب بنے بنے واقعات و حدیث مذکورہ بالا سے خلافت سے توبہ کو سیف الدین سے کشید کی تیرا کہوئی تھی اس وجہ سے سیف الدین نے یہ سہ وہیں کے وقت اپنے بیٹے منصور کو بغداد روانہ کیا خلافت عاقب نے اس کی خدمت قبول فرمائی اور خوشنودی مزاج کا اظہار فرمایا۔

نیپال کی شکست اور بغداد کو روکا گیا۔ رے میں سلطان برکیاروق کا خلیفہ پڑھا جاتا تھا جسے جب سلطان محمد کو سامنے
 سلطان سے فرصت ملی تو پانچویں اور آٹھویں صدی ہجری کے درمیان کے خلیفہ اور سکہ جاری کرنے کے بارے میں سوال کے
 اسرار میں ہم میں اس کا کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ ان لوگوں نے رے میں پہلے کتبہ لکھ کر لایا اور عیاں طرہ طرہ کے علم و رسم کرنے سے
 سلطان برکیاروق نے برحق بن برحق کو ایک عظیم لشکر کے ساتھ پال کی سرحدوں کو روانہ کیا۔ رے کے باہر ایک میدان میں
 برحق اور پال سے ہمرکھ ہوئی۔ سخت اور خونریز جنگ تین روزوں کے بعد ۱۱۶۱ھ بمطابق ۱۷۵۸ء میں اپنے بھائی سلاطی کے

حکومت کھایا گیا۔ علی نے قزوین کا راستہ لیا اور نیال پہنچی راستہ سے بغداد کی جانب روانہ ہوا اور اٹھارہ ماہیں اس کے اکثر ہمراہی پرنے لکھنؤ میں مل کر کمر بستہ ہوئے اور وقت فراہی بسیار حالت سوجھ بوجھ کے ساتھ بغداد پہنچے خلیفہ مستطیر بنی آؤ بھکت سے ملے۔ دو چار روز بعد جب نیال کے ہوئے اور اس اور منت ہوئے اور سبکی خانہ میں دیکھ کر ہوئی تو اس نے الخلیفہ بنی اور سخاں پیران اربع کو مشیر ابو خلیفہ میں بھی کیا اور سخاں محمد کی اطاعت کی قسم کوئی یوں ہوا اس سب کے سب سیف الدولہ نے اس کے پاس گئے اور اس سے بھی سلطان محمد کی اطاعت کا طے لے کر واپس آئے۔

نیال کے حیر و مستند کا استیصال۔ نیال نے بغداد میں پہنچ کر ایلازی کی بہن سے نکاح کیا۔ جو تابع الدولہ تھیں کی زوجیت میں آئی اور حسب عادت قہر لگوں پر حکم و حکم کرنے لگا۔ اور انیس دولت اور امراء لشکر سے جہانے ہوا ان وصول کرنے لگا اس کے ساتھ ہوا اور لشکر میں نے بھی کئی وفات تری کا باعث ہوا۔ جو شخص ان لوگوں کو ذرا بھی تلی و حور و حرم اس کو نہ تلی اور ہر جو باقی۔ خلیفہ مستطیر نے قزوین القضاۃ اور انیس اصنافی کو نیال کے پاس ان اللہ لی فیما اور ذرات خلافت کی مخالفت کو بھیجا۔ پاس سے قسم کھانی کر کہ وہ ہذا ایسے فہم نہ کیا۔ اس سے مخالفت ماب کو نازا مصلی پیدا ہوا اور قلاب نے کہا کہ۔ محمد بن محمد پر رائے مرکا۔ بدستور اسی وزیر و ہر قائم رہا۔ خلافت سے اب نے اس شخص کا پیار ایلازی کے پاس بھی بھیجے تھے۔ اس نے اس خلافت ماب کو بھیج کر اطاعت کا قہر کیا کہ تم کھانی نہیں اس لیے مصاحبوں اور لشکر میں کے باخو ظم و ذم سے نہ کرے تب مخالفت ماب نے سیف الدولہ کو ان لوگوں کے ظلم و ستم اور ظالمانہ حرکات کو دیکھ کر بلا بھیجا۔ سیف الدولہ نے ماہ رمضان میں بغداد کی جانب کوچ کیا اور ماہ شوال ۵۹۶ھ میں وارد بغداد ہو کر مقام میں خیمہ زن ہوا۔ نیال و ایلازی کو طلب کر کے نصیحت و نصیحت کی اور ان کو حرق سے کو بج کر جانے پر مجبور کیا۔ نیال نے مہلت مانگی۔ سیف الدولہ نے اس کو مہلت دی اور سلاطین جانب اس ہو اس کے بعد نیم و نصفہ سندہ کو نیال نے اوانا کی طرف کوچ کیا اور اہل اراک کے ساتھ بھی وہی افعال قیہ اور حرکات ظالمانہ کو جو اہل بغداد کے ساتھ کر رہا تھا۔ اس سے بھی زیادہ ظلم و ستم ڈھانے لگا۔ مخالفت ماب نے سیف الدولہ کو پیران کی شکایت لکھ بھیجی۔ سیف الدولہ نے ایک جزا و سوار بھیج دیے جو خلیفہ مستطیر کے معاصروں اور ایلازی شہزادہ کو بغداد کے محرابو نیال کے پاس گئے۔ نیال ان لوگوں سے رو بہ واسطہ بن محمد کے دربار میں حاضر ہونے کو ذرا پانچواں کی طرف بل کر انہوں اور ایلازی سے اپنی فوج کے بغداد واپس آیا۔

نیال کا زے پر قبضہ۔ سچہ اور چارہا، ایران پر سلطان محمد کا قبضہ تھا یہاں پر اس کا ایک لشکر با افسر امیر عز علی، پاکر ہوا تھا۔ سلطان محمد اصحابان میں ایک مدت سے محصور تھا۔ امیر عز علی مع اپنی فوج کے سلطان محمد کی ملک کو اصحابان کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ منصور بن حکام الخلیفہ اور محمد بن صویر الملک بن حکام الملک بھی تھا۔ ۶۰ ذی الحجہ ۵۹۵ھ کو یہ لوگ دے پہنچے۔ برکیہ روٹی کے لشکر نے دے چھڑ دیا۔ اس کے بعد سلطان محمد کو صاحبزادہ سلیمان سے نجات ملی۔ محمد بن شہان لوگوں کو سخاں محمد کی ملازمت حاصل ہوئی۔ سلطان محمد کے ساتھ نیال اور علی پیران انوشکین بھی تھے۔ سچہ جزا و سواروں کی نصیحت سے ان لوگوں کو سلطان محمد نے نیال کو بیع اس کے بھائی علی کے دے کی جانب روانہ کیا۔ سخاں کو برکیہ روٹی کا لشکر نیال کی آمد کی خبر یا کر دے چھڑ کر بھاگ گیا۔ نیال نے دے پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ابھی آپ اور پڑھ آئے ہیں اور واقعہ کے بعد ہوا ان میں ان لوگوں کو یہ خبر ملنے سے سلطان نے برکیہ روٹی کا لشکر اہل دے کی ستائے کو آگیا۔ سلطان محمد نے باور فرمایا کہ قصہ کیا۔ روز رشتہ

باب فوجی کا مسعر کر سلطان پر کیا رونق نے ان لوگوں کے آجرام سے مٹا دیا مگر لشکر کو تیار کی کا حکم دیا: رہنما تہ تیغی سے فوج کو آواز دے کر اسے کر کے کوچ و قیام کرنا ہو سلطان محمد کے قریب پہنچ گیا۔ آواز پانچان کے باب فوجی پر دونوں سلطانوں کا مقابلہ ہوا۔ مغرب سے عشاء کے وقت تک ٹھسائی کی لڑائی ہوتی رہی۔ آخر میں سلطان پر کیا، اتر کی طرف سے اپار نے سلطان محمد سے لشکر پر حملہ کیا سلطان محمد شکست کھا کر علاقہ کی جانب بھاگا۔ امیر سلطان بھی اس کے ہمراہ تھا۔ امیر غلام الدین ورم نے اسی سے ملاقات کی۔ بعد ازاں آئی کی جانب کوٹھ گیا۔ منوچہر برادر سلطان برادری اسی شہر کا حکم تھا ہجرتی سے توجہ چلا آیا۔ محمد بن سوید غلگ بنا بھگام ملک بھی اس جنگ میں سلطان محمد کے لشکر کے ساتھ تھا۔ شکست کے بعد سلطان محمد نے دیارِ بحر میں جا کر دم دیا۔ چندے دریا کو بحر میں قیام کرنے کے بعد مذہبی طرفہ واپس ہو گیا۔

وزیر مسودہ الملک کی معزولی خلیفہ مستعظم نے حمید الملہ و لدوز کی معزولی کے بعد سدرہ الملک ابو العالی بن عبد البرہہ ابن
ملقبہ پہ حلف اٹھایا کہ ظفر لدوز کو تہہ و ذروت پہ دفن کر دیا جائے۔ جب ۹۳۳ھ میں اسے گرفتار کر کے مع حمید الملہ کے اہل و عیال کے دورِ اختلافت
میں قید کر دیا۔ اسی کے اہل و عیال اسٹھان سے بھاگنا آئے تھے جو اس بلائے اٹھائی میں مبتلا ہو گئے۔ اس کی معزولی کا سبب
یہ ہے کہ وزیر مسودہ الملک بعض شہرٹی کے قواعد سے ناواقف تھا۔ اس کی ساری عمر سلامین کی ملازمت میں بسر ہوئی تھی۔ اس
شہر کی سختی اور تہہ کا عادی و فکور ہو کر تھا اور انکس شہرٹی خلقت کا یہ طور اور پریشہ نہ تھا۔

[illegible]

ابوالقاسم کی معزولی اور بھائی پانچویں صدی کے آخر میں مذبحہ کو دسا، پھر مصلیٰ بن گیا۔ خوفِ گرفتاری، سیاف، تلوار، صرغ، بھنگ، خمر کے مکان میں جو بغداد میں تھا جا کر پڑ و گزین ہوا۔ عین الدولہ نے اس کو مختلف مقامات پر طوع کیا۔ یہ اوقاف، ممبرانِ کرامت کے تھے، ہر کسی میں جیسے بعد و خیر ملے، آیا تھا۔ کاشانی ابو الحسن واسطانی چند روز اس کی خدمت میں تھے کہ راجہ بہمد و امیر الحائری بن محمد بنی مطلب و اکرم اس سے جو عہد و وزارت سے ممتاز ہوئے، پھر عہد و عیش و نشاط طالعین بکر معزول کیا گیا مگر اس شرط پر کہ آئندہ دل و انصاف سے کام لے گا۔ پایا کے برحقہ ظلم و ستم سے پیش آئے گا اور وہیں میں سے کسی کو فساد داری کا عہدہ نہ دے گا۔ پھر عہدہ وزارت پر باجرات سلطان، مذکورہ خیال ہوا اور جب اس سے اتفاق ہو گیا پھر معزول کیا گیا۔ اس کے بعد بجائے ابو القاسم بن جعفر عہدہ وزارت پر، سورہ ۱۱-۱۹ سے بھگت وزارت کر مارا۔ بعد و ریح ابو مسعود بن دین و بیچار محمد بن حسین، وزیر سلطان قلدان وزارت کا سنبھل کر رہا۔

میں نے اس کی شرائط ان لوگوں نے پہلے سلطان پر کہہ دی تھیں کہ یہ مصلحت پہنچایا بعد مصلحت کے فوائد خانہ بننے کے لئے نہایت گوارا دینا۔ کہ جس پر عمل کیا، سلطان محمد ان لوگوں کے حکم کے انصاف سے حاکم ہو کر مصلحت و آمانہ بن گیا۔

ۛ فیہ ان سترافہ سے اردوں بھنیواں مک پر صلاکت نہونی۔

(۱) یہ کہ سلطان یہ کیا، وقتِ ملحقان محمد کے ہم و ملکہ سے حرام و قرض ہے۔
(۲) یہ کہ فریقین کے بارہ مضبوطی میں، دونوں اسلامیوں کا نام غلبہ میں داخل ہے۔

۱۲۔ چکر وٹوں، سٹاپوں میں ڈھیر ہوں مکتے۔ طے سے تھوڑا دکھاتے کی جائے، بغیر کی سٹاپوں پر، کی ایک دوسرے کو ملتا نہ لگے کے گا۔

(۴) کہ کسی فریق کو مجاز نہ ہو کہ وہ کسی غریبی نور، اک نوک تو لے لے کر اس ماحول کے پاس ہی چلے جاے۔

۱۵۔ چہ کنو سمنہ مدد سے وہ بظاہر اب دین و رکنِ جزیرہ معلوم اور شامینِ حلالین کھجہ کا قبضہ تعریف رہے اور یہ ادویہ ہیں صدف کا تھوڑا سا بھی حلالین کھجہ کے تحت سمجھا جائے۔

(۷) ایک علاوہ وفد، روئے الا شمر نے کابل میں ایک ایامیہ حلماں، ریادتی کو دئے ہا غمی۔

محمد کی اصطفیٰ ہے و تعمیرِ داری کی صحت ہونے کے بعد سلطان محمد نے اپنے ابراہیم جو اصفہان میں تھے بلحاظ بھائی
سلطان نے کیا دوستی کے سرا، کو شہر پرانا، حوالہ کر کے کہا کہ ابراہیم، یہاں رہو تو میں ان لوگوں کو بخش دوں گا کہ تم سے
رہے اور وہ ناجائز، لیکن ان لوگوں نے منظور نہ کیا اور مسیح بنیت اصفہان کو سلطان پر گریہ و رنج کے طور پر اس کے نوالہ کر
کے سلطان کو کی طرف سے پہنچا۔ مگر ان لوگوں نے کراہت کو سلطان محمد کے اہل و عیال بھی بھیج دیا۔ سلطان پر گریہ و رنج نے تخریب و ملامت
و احرام سے زکریہ اور بیعت مسلمانانِ سرزمین فرما کر اپنے بھائی کے اہل و عیال کو رخصت کیا۔ حفاظت و خدمت کی قرض
سے ایک قونون بھی ان کے ہمراہ تھیں اور۔

[illegible]

برکیاروق کی وفات۔ سلطان برکیاروق نے مصالحت کے بعد اسمعنان میں اقامت اختیار کی۔ کئی مہینے مقیم رہا۔ اس وقت اس میں ٹیبل جو کما اسی حالت میں بغداد کی جانب روانہ ہوا۔ مقام جہد پہنچا تھا کہ مرض نے شدت اختیار کی۔ چار روز مجبوری قیام کیا۔ نقص حرکت نہ کر سکا تھا۔ چالیس روز تک ٹیبل مر رہا۔ جب اس کو اپنی زندگی سے امید ہوئی۔ اپنے بیٹے ملک شاہ کو بلا دیا۔ اور کین سلطنت بھی حاضر ہوئے۔ دستور شاهی کے مطابق ملک شاہ کی بیعت کی گئی کہ اس کا اعلان کیا گیا۔ اس وقت ملک شاہ کی عمر پانچ برس کی تھی اور امیر یاز کو اس کا ابا تک (۷ سال تک) مقرر کیا۔ اور اس وقت سے امیر یاز اور ملک شاہ کی اقامت دفرامیہ رومی کی بیعت کی گئی اور ان کو کون کورہ آگئی بلکہ ان کا نظم دیا اور خود بھروسہ دیا کہ اسمعنان پر دبر میں ٹیبل مر رہا۔

امیر یاز اور ملک شاہ سلطان برکیاروق سے درخواست ہو کر انھارہ جس کی مسالمت طے کر چکے تھے کہ باور بھی فرما دیا کہ اس میں سلطان برکیاروق نے وفات پائی اور ملک شاہ اس خبر کو سن کر لوٹ پڑے۔ نتیجہ و تحقیق کر کے اسمعنان میں تھے اور اس وقت میں جو اس کے لئے جانی جی تھی آگئی تھی۔

ملک شاہ کی بغاوت اور آگئی۔ تجزیہ و تحقیق وغیرہ سے ظاہر ہو کہ امیر یاز نے پردے اپنے پھر بے خبر اندازہ تمام اسباب جو شہی شان و شوکت کے لئے ضروری ہوئے ہیں ملک شاہ کے لئے مہیا کئے امیر ایطیازی تخت بندہ اور حرم سلطان برکیاروق کے پاس مہرم میں اسمعنان آیا یہ تھا اور وہی اس کو قہار کردہ تھا کہ اس کے لئے جارہا تھا۔ جب اس نے وفات پائی تو اس کے بیٹے ملک شاہ اور امیر یاز کے ہمراہ بلکہ اپنی طرف روانہ ہوا۔ چنانچہ اس وقت فرستہ کے بعد یہ تک بغداد میں داخل ہوئے۔ ہندہ جزیرہ اور مد کاہ میں تھے۔ وزیر ابو القاسم علی بن حمیر نے استقبال کیا۔ مقام دیالی میں ملاقات ہوئی مجلس شہر علی میں امیر ایطیازی امیر ایطیازی نے حاضر ہو کر ملک شاہ کے مہیا طلبہ پر صفائی اجازت چاہی۔ خلافت ماب نے یہ درخواست حکمران فرمال اور یہی خطبات اس کو عطا کئے جو اس کے دادا سلطان ملک شاہ ملجونی کو دیئے گئے تھے۔ خطبہ کے وقت حاضرین نے جہاد میں سوا اور چاندی مٹا دیا۔

سلطان محمد اور دالی موصول پھر شمس۔ چند مہینے قبل اس بناء کے تھا کہ سلطان محمد کو بروئے مصالحت ملے تھے۔ اس ہر سے مصالحت کے بعد سلطان محمد نے موصول کی روانگی کا عزم بالجبرہ کیا (موصول اس وقت تک پھر شمس کے قبضہ اقدار میں تھا) مگر آذربائیجان سے اپنے ہمراہیوں کے آنے کے انتظار میں تھوڑے میں مقیم رہا۔ جب اس کے ہمراہی آذربائیجان سے توجہ آئے تو سلطان محمد نے مدد انگ ایوان اس کو خلافت اسمعنان کے موصول قلعہ ان وزارت پر دفرمایا اور ماہ رمضان ۸۷۳ میں متعدد موصول کوچ کیا پھر شمس کو اطلاع ہوئی۔ اس نے قلعہ بندی کا انتظام کیا شہر کی قلعہ بندی پر چاہا۔ نتیجہ میں نصب کرانیں۔ چند مہینے تک دانی۔ دوسری ہندہ اور بیروہجات موصول کے رہنے والوں کو شہر میں چلے آئے کا حکم دیا۔ اس اثناء میں سلطان محمد نے موصول پہنچ کر شہر کا محاصرہ کر لیا۔ آغا ز جنگ سے خوشتر اپنے بھائی سلطان برکیاروق کا خطا پھر شمس کے پاس پہنچ دیا جس کی رو سے موصول اور جزیرہ پر فتح ملکیت اس کو حاصل ہو اتھا اور نیز دلیغ مہر بھی دیکھا۔ جس پر سلطان برکیاروق کے خطا تھے۔ ساتھ ہی یہ ہرہ کیا کہ اگر تم میری مطاعت قبول کر لو گے تو تم کو تہا سے عہد ہے پر ہمال رکھوں گا۔ پھر شمس نے لکھ لکھا "سلطان برکیاروق کا فرمان میرے پاس آیا ہے جو اس مصالحت اور صلح کے خلاف ہے۔"

سلطان محمد نے یہی کرنا چاہا تھا کہ اس کے تختی سے تمام لینے والے لڑائی چڑائی، جہاد جانیس جانیس کی طرف ہو گئیں۔ ایک مرتبہ سلطان محمد کی فوج تمام دن لڑائی رہی اور اس قدر تھک رہے تھے کہ شیر پناہ کی دیوار تک پہنچ کر قسطنطنیہ میں رہیں کر دیا۔ لڑائی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ رات ہو گئی تھی اس لیے سہ پہر میں وہاں آئے۔ مصوروں نے رات ہی کے وقت شہر پناہ کی دیوار دست کر لی اور تھکے لڑائیوں کو اس کی حفاظت پر متعین کر دیا۔ صبح ہو گئے ہی پھر پناہ کا کارزار گرم ہو گیا۔ سناجیوں نے سرفروشانہ جنگ شروع کر دی، ہمدانی لادال ہمدانی تک برابر لڑائی ہوتی رہی۔ دسویں ماہ مذکور کو سلطان محمد نے قسطنطنیہ کی وفات کی خبر پکڑ کر شش کو پہنچی اس نے اور باب شہر کی کو جمع کر کے حضور کیا۔ رائے یہ قرار پائی کہ سلطان محمد کی حفاظت نفل کو لی جائے۔ چنانچہ پکڑ کر شش نے سلطان محمد کے پاس یہ پیام بھیجا ”آپ اپنے وزیر السلطنت کو میرے پاس بھیج دیجئے میں آپ کی اطاعت بخوشی و رغبت قبول کرتا ہوں“۔ سلطان محمد نے اسی وقت اپنے وزیر کو موصول روانہ کیا۔ وزیر نے موصول میں پہنچ کر پکڑ کر شش کو بارگاہ سلطانی میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا اور اس کا ہاتھ جکڑے ہوئے سلطان محمد کی خدمت میں لے آیا۔ سلطان محمد نے دیکھ کر تعجب کیا اور پھر بڑے تاخیر سے موصول دیکھ کر دیکھ کر کچھ شہر پناہ کے پہلے آئے۔ صبح پھر یہ سلطان اور گریاں والاں تھے۔ اگلے دن پھر شش نے سلطان محمد اور وزیر السلطنت کو پیش پرانہ تکلف اور مذرائے وفات کیے۔

سلطان محمد کی بغیر نوکروں والی جنگ۔ سلطان محمد کو اپنے بھائی سلطان محمد کو قسطنطنیہ کی بغیر نوکروں والے ہمدانی کی ہمدانی کو کچھ کر۔ عثمان قسطنطنیہ کو، پکڑ کر شش کو موصول وغیرہ اور دولت سلجوقی اس کے حکمران تھے اس سے جو شہر سیف الدین اور دہلی طہ نے بہت بڑی فوج جمع کر لی تھی۔ چارہ ہزار سوار تھے اور دس ہزار پیادے اور اپنے بیٹوں اور ویش کو سلطان محمد کے پاس اسے بغیر دوانے کو بھیجا تھا۔ یسیر دونوں بھی سوکھ۔ لڑائی کے ساتھ تھے۔ امیر یاز کو سلطان محمد کے آنے کی خبر ملی۔ لشکر راستہ کر کے ٹھکانہ کھڑا کیا اور بغداد کے باہر آ کر خیمے نصب کرائے۔ امیر یاز کو اس وقت کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ سلطان محمد کی اطاعت پر زور دیتے ہوئے ان کو قسطنطنیہ کی رائے کی قسطنطنیہ اور جنگ کے محاذ پر بغیر نوکروں والے کو ذکر سلطان محمد کی اطاعت کرنا کرنا چاہئے کی فوج اور یادوں ہے۔ تم کو مخاطبہ اور جاگیروں سے الامالی کرو گے۔ امیر یاز نہیں بیٹھ گیا۔ کچھ مصالحت و مذاکت کی جانب متوجہ تھا اور کسی وقت جنگ و جدال پر تکل جاتا تھا اسی طرف اس کو بلایا گیا۔ سلطان قسطنطنیہ کو بھی جمع کرتا جاتا تھا اور تاکہ بندی بھی کر دیتا تھا تاکہ سلطان محمد ہمدانی اور خیر ہمدانی کو بغیر نوکروں والے کو بلایا گیا۔ فوج بغداد میں مقیم ہو اور اس جانب کی مساجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ ملک شاہ کے نام کا خطبہ شرقی جانب پڑھا جاتا تھا۔ جامع منصور کے خطیب نے علیحدہ مستطیر کا دعا پڑھا کیا اور علیحدہ مستطیر سلطان الامام کہ کر خواش ہو گیا۔

سلطان محمد اور امیر ایاز۔ امیر ایاز نے اپنے ہمدانیوں کو پھر جمع کر کے ملک شاہ کی اطاعت اور سلطان محمد سے جنگ کرنے پر طلب کیے تو کچھ ان میں سے بعضوں نے طلب کیا اور بعضوں نے یہ کہہ کر تال دیا کہ وہاں دھب لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلا ہی خط ایسا نہ ہو واپس وعدہ کے لئے کافی ہے۔ اس جانب سے امیر ایاز کے کان کھلے ہوئے۔ یہی وقت وزیر السلطنت ابو الحسن اور اپنے نائب صفی کو سلطان محمد کے کعب میں مصالحت کی لشکر کرنے کو بھیجا پہلے ابو الحسن نے سلطان محمد کی قسطنطنیہ قسطنطنیہ اور دہلی قسطنطنیہ کی طرف متوجہ ہو کر دہلی قسطنطنیہ کی کام کر دیا اور پھر دہلی قسطنطنیہ کی طرف متوجہ ہوا۔

محمد کے وزیر محمد بن محمد سے ملاقات کی اور اعتبار طلب کیا۔ محمد بن محمد ابو الحسن کو لئے ہوئے سلطان دربار میں حاضر ہوا۔ ابو الحسن نے امیر ایاز کا پیار بچانے اور عہد حکومت سلطان پر زیادتی میں جو اسے ادا کیا اور امیر ایاز سے مراد ہونے لگے تھے کبھی اس کی طرف سے اس کی طرف سے سلطان محمد کی طرف سے عذر و توجہ قبول فرما کر اس کی کل درخواستیں منظور کر لیں۔

مخالف امیر کو اہل امان: محمد بن محمد کا شخصی انتقام اور بعضی وزیر امیر ایاز شاہی دربار میں حاضر ہوئے۔ صفی نے عرض کیا کہ امیر ایاز سے خلاف شان ملازمتیں شامی دیکھیں، چند افعال مراد ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ خوف جان حاضر دربار نہیں دے گا، ابی اور ملک شاہ (جو حضور کا بہادر زادہ ہے) اور ان کے لئے امان کا مسئلہ ہے جو ان کے ہمراہ ہیں۔ سلطان نے فرمایا: ”نیک شہادت میرا نتیجہ ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے، باقی رہا ایاز اور اس کے امراء میں جو بھی امان دیتے ہیں ان میں اس رعایت سے خیال رکھنا ہے۔“ صفی یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ امیر ایاز دربار میں حاضر ہوئے۔ امیر ایاز نے جو کچھ عرض کیا، سلطان محمد نے اسے دینا ٹھکڑے کی قسم لی۔ جس پر فرماست ہوا: ”دوسرے دن ایاز نے اسے سو گھر شرف ملازمت سامنے کی۔“ شامی سے اسی وقت پہلے الدوز محمد بھی آچکا۔ سلطان محمد نے یہ حکم دیا کہ ایاز کو ایاز امیروں سے ملاقات کی اس کے بعد امیر ایاز نے اپنے مکان پر جو گھوڑا کھین کا تھا اس کی خدمت کی۔ امیر سینہ الدوز محمد اس رجوع میں شریک تھا۔ بعد فراغ رجوع تھا کہ اور تھوڑے عرصے کے بعد امیر ایاز بھی تھوڑے عرصے کے بعد ان کے حضور کے ساتھ گئے۔

امیر ایاز کا خاتمہ: امیر ایاز نے دولت کے دن اپنے کاموں کو سلطان محمد کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے انہیں اپنی لباس پہنا اور ان سے جواب سے سخت کیا۔ اس کا واسطہ تھا کہ ایک صوفی نے جس شخص کو کہا تھا کہ ایاز کے غلاموں نے اس کو مار کر کھینچ کر لیا اور اس سے وہی جواب دیا اور اس سے چھینچا کر لئے گئے۔ اس شخص نے خبردار کیا اور سلطان محمد کی ایک خواہش کے پاس ہ کر کہا۔ سلطان محمد نے اس کو اپنے پاس بلا دیا۔ یہ خبر دے کر سلطان محمد نے اس میں خوف پیدا ہوا۔ امیر ایاز کے مکان سے فوراً اٹھ کر چلا آیا۔ چند دنوں کے بعد امیر ایاز کو بلا بھیجا اس کے ساتھ چکر مشی بھی تھا۔ ملازمین اس کے اور اسے دو راہنمون دولت بھی تھے۔ سلطان محمد کے ایک بہادر سالار نے کفر سے روک کر کہا ”اے سلطان، بن سلطان بن قلعش نے یہ دیکھ کر پریشان کرنے کے قصد سے فوج نکلی ہے۔ تم لوگوں کی کیا رائے ہے ہم اس سے جنگ کر نہ کے؟“ اس کو سامہ کر لیا۔ حاضرین نے امیر ایاز کی شرف اشارہ کیا۔ امیر ایاز نے گزارش کی ”میرے ساتھ اس کم پریف الدوز محمد بھی حکم کیا جائے۔“ سلطان محمد نے امیر ایاز اور یوسف الدوز کو اپنے قریب پایا جو بھی یہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کر سلطان محمد کی طرف چلے شامی خواہشوں میں سے ایک نے لپک کر ایاز کا سر اٹھ لیا اور ایک کھال میں لپیٹ کر اسے پھینک دیا۔ ایاز ہی بہ ہتھکڑی ایاز کا مکان لے گئے۔ سلطان محمد نے اس کی حفاظت کو اپنی فوج بھیجی۔ جس سے لشکر ایاز منتشر ہو گئے۔ صفی وزیر ایاز کو خوف جان چھوڑا۔ خادم شامی نے لپک کر اسے وزیر ایاز کو امان کے مکان سے گرفتار کر لیا۔ اسی دن کے امراء و حضرات میں صفی کو بھی یہ خبر ہو گئی۔

ان واقعات کے جو مطالعہ اور قیام حکومت پر مجبور ہو۔ عدل و انصاف کے کام لینے والا فکرمند و قوی کر۔ ہے۔
 فکرمند و قوی و متعدی سے رہے، باوجود ان تمام باتوں کے کہ میں نے انہیں ممانعت کر دی۔

تو کمانوں کی سرکوبی ۱۸۵۷ء میں فرانس نے عراق تک تنازعوں نے بہت تیزی شروع کر دی تھی۔ وہ انکا ہاتھ
گھس گیا سلطان محمد نے کہا ہے ہم اس امر پر اکتفا نہیں کیا تھا کہ وہ اپنی زمینوں کو نہیں دے سکتے تھے
تہاؤں کی طرف تو اٹوٹھی کی ہے۔ ان کو کوہ ہزار کے قصبہ انجیر کی طرف جو درجہ صاف بہت ہے۔ اس کے متوجہات سے تھانہ
ہاؤں کے خاصہ سے اور پٹنگ کے بعد پٹانزی کو فتح نصیب ہوئی۔ اسی میں سلطان محمد نے آتھتر پر مشتمل عراق کا اکثر
کیا۔ آتھتر پر مشتمل عراق کی فتح سے اس نے اس میں سادہ تھا کہ چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ ہمیں یہی شریعت ہے۔

سلطان محمد کی اصفہان کو مراد دہشت اہل سندھ میں سلطان محمد نے امیر کا پیر کو کوئلہ پھیر جایا یہ مرثیہ قرعہ ادا ہو رہا ہے
 عالم دلہ بان سدا کو بادست فی کہ تاجہ نہ داس کے ہموں پر جو کھنڈہ کے چہرہ توہنی سے محفوظ رہے اہل مکت کے ہندو حضرات میں
 سلطان مسعود اصفہان و چکن آدرمایا کی رفاہی جانب توجہ نہ دینی فتنہ پس کے ہندو ہضم اور جاہلہ حرکات کی روک تھام کی
 اور ہمارے اصفیاء سے اہل توحید کا خیال بنیاد۔

انسان حکمت کی تعمیر عظیم محمد عمر سلطان محمد نے پورا اقدار سمیٹیں۔ آج محمد انوار احمد اور ذوالحیون شاہی اور ابو الفرج بن
دعبلہ، ابراہیم، انور، قاری، لڑکے، خاں، محمد بشر، خاں، آئندہ، سعید، رقم، سہر، باجوہ، پند، نور محمد، کے وصال کرنے پر غمزدین ہر روز ہم
ماسور کیا۔ دینے ای کو ای کہی حکومت کی تعمیر، انگریز، چنانچہ اس کے ایمان حکومت کی بناؤں اور رہا گیا کے ساتھ نہایت نعمت کا
برکت آئی۔ جب اس کے بعد سلطان محمد عبداللہ بن محمد و محمد کا محمد بن جس کے محلہ میں اس کی وکلی سرکاری کی شخصیات کی اور
اصغر، انیس، آیا۔

سلطان محمد کی وفات تین ماہ تک دروز قحط ہالے پر لقمہ ہا جاتا ہے جن کو آپ بھی اوپر چاہتے ہیں اور رعایا نے اس کی کوئی صحت دیتی ہے جو ایک مدت کے بعد روکے ہوئے ہے سلاطین کو یہ کہہ بھی ٹانہ صلی اور اندرونی معاملات سے ایک قوت ایممان عافیت ہو جاتا ہے۔ محمود احمد خیر گز نے غصہ پوچھا کہ بعض راج اور رکن نے غلبہ بیکہ سے ایک دور را رعایا پر ہو جاتا ہے وہ وہاں اس طرح میں سلاطین کو ملایا ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ مرض میں ایک غلبہ سب حالت پر ہو جاتی ہے اس لئے اس میں دانی و خبر آجایا نہ اور ماہ تک کہ ایک آخر میں لکھاں سے کوئی اور رعایا کوئی حضرت دلی میں لئے ملک مرہ کو راستہ اختیار کرتا ہے۔

[illegible]

امیر ابو الحسن کی گرفتاری اور وفات کی خبر سے اپنے اہل خانہ میں ہلچل مچ گئی۔ امیر ابو الحسن نے اپنے اہل خانہ کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ان کی گرفتاری سے مدد فرمائے۔ امیر ابو الحسن کی گرفتاری کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔ امیر ابو الحسن کی وفات کے بعد ان کی تدفین ہوئی۔ امیر ابو الحسن کی تدفین کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔ امیر ابو الحسن کی وفات کے بعد ان کی تدفین ہوئی۔

[illegible]

میرنگھم میں اور ملک مسعود میں مصافحت اور منہجیہ نے جلا کو کھڑکیا اور وہیں بنی مسجد ہے سداش
کرنے آتھو برستی سے مزید کرنے پتیا گیا۔ لیکن بعد ملک مسعود نے اپنے عہد کو چوس کے بننے تک وہیں ملک میں

والی خرمیاں ملک سخر: ملک سخر زمانہ حکومت سلطان محمد سے خواہ اس نے اور ماہر اور انجم کی کرسی حکومت پر چھٹکن چھوٹی جس وقت سلطان محمد نے وقت پائی تو سخر کو اپنے بھائی نے انکسالی سے بے حدود و جوارائی، دلائیک ہاڑ اور قوم جندو حاکم مغلطان سلطان محمود کے پاس دیا تا کہ اسے باظنیہ اور غیبی اور معروف کرنے کے واقعات کو ذکر کرنے کا حکم دیا۔ بعد پر سخر نے اپنے گھر سلطان محمد کے بعد اس کا بیٹا محمد حسنہ حکومت پر چلا اور فرزند ہوا ہے ازہ و مراد اور سبک دولت پاشا نے پٹاپہ ہے۔ ملک سخر نے اس پر کہ سننے سے مار مٹتی پیدا ہوئی۔ چلا دینا اور حقوق کا قصہ کیا۔ جو اس کے بیٹے سلطان محمود کے قبضہ میں تھے۔ ملک سخر پہلا اپنے زمانہ والدین کے لقب سے ملقب کرنا۔ بعد انقبالی سلطان محمد کے معزولین میں کا لقب۔ تھیں وہ کیا اجازت کے پاس سلطان ملک شاد کا لقب تھا۔

[illegible]

علی بن عمر کی دانشمندی، جس وقت بھی بن عمر مقام پر جان میں آخر کے خدمتہ گھوڑے کے قریب پہنچے (جس کا سر وادامہ امیر امراء اور دانشور دانشور سے ہر ذی دماغت کھینچا) کا ہر انداز و سخن و محو و وسعت و روش اس نے پیکر کر لیا۔ بھائی بن عمر میرے سپنے خود اور اس کی سلسلہ کی حفاظت کر۔ نکاح۔ ہم نے نوگوں سے سبکی اطاعت اور غرض و خیر واری کا حلقہ بنا رکھا اور ہم اس وقت تک نہیں جھڑپیاں کرتا تھے، بن عمر جب اس نے ہماری خدمت و سلطنت کے دوال پر تکرار فرمائی ہے تو ہم اس میں جہد اپن کر کو جو راز نہ رکھیں گے تم کو یہ معلوم ہے کہ جہاد کے لنگر کی تھوڑی سی شے سے دین و دنیا میں بد بے جا تھوڑی دولت و برائی اور تکرار کاری کے بھی ہزاروں فوج تیار کی فوج سے ہر جہاد یاد ہے۔ "امیر امراء و امی پیام سے ایسا سنا کر ہو کہ بلا جہد ال و قول نہ جان سے فوت گھڑا ہوا۔" معائنہ خود کے لنگر یوں نے پیکر کر دیا کہ سب سے کئی۔ بعد ازاں علی بن عمر بھی سلطانہ خود کی خدمت میں راجہ ہوا یا کھلی حالت میں عرض کر کے سلطانہ خود نے علی بن عمر اور اس سے نکل کر لوں کا شہر میں ادا کیا۔

ابو طالب سمری کا عہدہ وزارت پر فخر و اعلیٰ بن مرنے پر مصلحت سلطان محمود نے اس میں قیوم کرنے کی رائے لی۔ سلطان محمود نے شکوکہ کیا مہاراجا غور دست کر کے قہر میں کاروائی کیا۔ حج و حج میں کھینچنے والی امیر شکر علی خان بغداد عراق سے دس ہزار سواروں کی جمیت سے آگیا۔ امیر محمود بن صدوق ہزار دہائی اور اسراہیل علی بھی آگئے۔ سلطان محمود نے ان لوگوں کے آنے کے بعد ہوان کی طرف کوچ کیا۔ ان میں اس کا وزیر، بیب مریداس کی جگہ پر ابو طالب سمری کو قتلہ ابن وزارت پر درگزر۔

بھر کہ ساوہ اور سلطان محمود کی شکست سلطان محمود کے رے سے روانہ ہونے کے بعد ہی ملک شہر میں ہزار سے رے پر آئے۔ علاوہ ہزار سلطان جنگ اس کے پاس اٹھا۔ جنگی ہاتھی بھی تھے۔ اسراہیل سے ابن امیر ابو الفضل وانی جو خان خوارزم شاہ محمد امیر خوارزم اور امیر قاج قاک ہارالد کے صاحب ہیں قراقرم میں کا کوپ والہ جنگی آٹا۔ یہ سلطان محمود شہر کی بہن کا داماد تھا۔ مگر سلطان محمد نے ان کو انحصار زانی نہ سہل فرما۔ بعد وراثت سلطان محمود نے اس کو طلب کیا کسی وجہ سے حاضری میں تاخیر ہوئی۔ سلطان محمود نے اس کے موہ کو قراقرم سائی کے حوالہ کر دیا۔ حج بعد میں ہوان کا شہر ان سواہ اس اتنا۔ میں سلطان محمود کے خبر کے پس چلا گیا۔ سلطان محمود کا سبب حائل بن گیا۔ اس کے ہمراہیوں کے اشتباہات اور باہمی اختلاف سے آگاہ کیا۔ رہا اور ملک کی جاسی کے حالات ظاہر کئے۔ چنانچہ خبر نے ہوان سے سلطان محمود پر فوج کشی کی تحریک ہزار فوج سلطان محمود کی رکاب میں تھی۔ اسراہیل سے علی بن محمد امیر و جب امیر شکر علی نے اعلیٰ بن رے میں سفر بخاری اور قراقرم سائی وغیرہ امراہ تھے ان لوگوں کے ساتھ نوسٹ جنگ آور تھے۔ وہ مراد پر جہاز کی لڑائی لڑتے تھے۔ میں سلطان محمود اور ہجر (یعنی پلا میٹھا) کا قتلہ ہوا۔ ابن ملک خبر کا لشکر شکست کھا کر جا کر ملک شہر میں اپنے مصاحبوں کے ہاتھوں کی طرف میں گھڑا اور اڑا رہا۔ اور سلطان محمود اپنی فوج کو لے ہوئے پڑھا تھا۔ ان میں ایک شہر نے ہاتھوں کو بدھایا اس کے شکست خوردہ لشکر نے یہ خیالی کر کے سلطان محمود کو شکست ہوئی پلٹ کر سلطان محمود کے لشکر پر پیچھے سے تلو کر رہا۔ سلطان محمود کا لشکر اس اچانک حملے سے گھبرا کر بھاگ کر ہوا۔ غرض علی، نائب گرفتار ہو گیا۔ ملک شہر نے کامیابی کے بعد ہوان کی جانب مسدودت کی۔

ملک شہر کا پیام مصالحت : اس واقعہ کی خبر دار المصافحہ بعد ایشیائی تھی۔ امیر دہلی میں حدود فیضہ مسز شد سے سلطان شہر کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی تحریک کی۔ خلافت میں نے اجازت دے دی۔ ۶۲۰ ہجری ۱۲۲۳ء میں سلطان محمود کے نام کا خطبہ موقوف ہو کر سلطان شہر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ سلطان محمود نے شکست اٹھا کر مغلان جا کر دم کیا اس سے امراہ اس کا وزیر ابو طالب سمری امیر علی بن محمد اور قراقرم سائی وغیرہ تھے۔ رت و محمود کا لشکر بھی اس کے پاس آ کر جمع ہو گیا جس سے اس نے قہر ائے مصلحت میں تواضعی وزیر ہمت پھر کر کوئی ملک مجرور کی خبر تھی تو اس نے اپنی کی فوج سے نصف ہاتھ سلطان محمود سے دوبارہ مصالحت کے لئے خدا و کتابت شروع کی۔ اس مصالحت کی محرک ملک شہر کی ماں سلطان محمود کی وادی تھی۔ رکنش کے سہلے لکھ شروع ہونے کے بعد آتسمر علی شہر بخدا آ پہنچا۔ یہ ملک مسعود کے پاس آ کر رہا ہوا جس میں اس وقت سے تھا جب وہ بخدا سے واپس آیا تھا۔ اس اتنا۔ میں سلطان محمود کے پاس وہ قاصد واپس آیا جو پیام مصالحت لے کر

بیسویں صدی کے بیشتر واقعات جس وقت سے مطالعہ محدود ہوئے ہیں اس کا طلب معروضہ سے منسلک کر لی گئی ہے۔

زمانہ سے ملک مسعود نے آراء یا بیان اور مسائل و اپنا معتد تر حکم قرار دیا تھا۔ آخر سر پر بھی شک بنیاد سے طبع و دور ملک مسعود کے پاس؟ کیا ہی ملک مسعود نے اس کو طلاق و وجہ کے ساتھ بغیر کسی حمایت کے خفا کرنا جس بنیاد کو یہ معاملت پسند تھی اس کی تفرق اندازہ دیتے یہ چاہتی تھی کہ ملک مسعود اور سلطان محمود میں کچھ نہ کچھ جھڑپیں یا بے وقافتے نہ ہوں اور حاصل کرنے کا وسیع باجمہ آئے۔ اسی تصور کے حامل کرنے کی غرض سے یہاں تک آتا ہے کہ خط و کتابت شروع کی اور اس خط و کتابت کو سلطان محمود کی طرف منسوب یا کھڑے لکھنے کا برقی کو کرتا کر کے یہ ہے پاس کچھ دیا اس خط و کتابت کے مسئلہ میں بے حد و پیر میں تم کو وہاں کا کسی ذریعہ سے برقی کو اس کی خبر ملک کی تو ملک مسعود کی وفقت تک کر کے سلطان محمود کی نہ ست میں رہا۔ سلطان محمود نے اس کی ہی وہ بہت عزت افزائی فرمائی کہ اس کی رائے سے امور سلطنت کو انجام دینے لگا۔ ایسی کامنوس: جب اس سے جہاں نہ ہو تو اس نے یہاں تک کہ اس امر کی سلسلہ بھائی شروع کی کہ تم ملک مسعود کی شہی کا اعلان کرو کہ تمہارا ساتھ ہو گا۔ محمود اس سے یہ کہ جس خیر میرے باپ (محمود) نے وہاں سلطانوں کو کیا روٹی اور محمد پیر میں ملک شہادت کی نجات سے وہ وہ مل گیا تھا اسی خبر نہ کچھ بھی دیا۔ وہاں ہی انہوں نے ملک مسعود کو سلطان محمود کی وفقت و خاتمہ بخشی سے مستفید ہوا۔

ملک مسعود کی شہادت کا اعلان ابوالمہدی محمد بن و اس کی حسین بن علی اصفہانی سلطان محمود کا بیکر بنی تھا اور یہی فریقین شام کی بیرونی بر شامی خضر سے لکھا کرتا تھا وہی دلوں اس کا باپ ابوالحسن حسین اصفہانی سے پتا شامی سلطان ملک مسعود کی خدمت میں پہنچا۔ ملک مسعود نے اپنے وزیر علی بن قار وانی نظر اہل کا حوالہ کرتے اس کے جہاں ۵۵۵ھ میں یہ وہاں پہنچا کہ وہ ہزارہات سے سر فرما لیا۔ یہ تقریر ہی سونے پر سنا کر کہی۔ دیکھیں جس امر کی تحریک ایک مدت سے کہ باخداوند بہت ہو گئی۔ خوش اسلوبی سے انہوں نے یہ جواب دیا۔ اس کے بعد ابوالحسن نے مسعود کے مسعود کی بیڑی چھوئی۔ وہ دن وہ سلطان محمود کو اس کی اور دیکھنے والی و شب اور ایسا سائل کو تیرے آہم فرما لیا۔ چلی مسعود وہ وہاں لوگوں کے ذریعہ بھر گئی۔ اس کی بیرونی کی تم نجات بلکہ کر کے ملک مسعود کی شہادت کا اعلان کیا۔ جامع مسجد میں اس کے نام کا قلمب پڑھا۔ سلامتی کی تہمتیں بگنے لگیں۔ یہ واقعہ اس طرح کا ہے۔

مصر کے امیر آبا: سلطان محمود کا لشکر ان دنوں: اور مختلف میں متفرق تھا۔ ان کو گولہ طبع و منظم ہونی موقع مناسب سمجھ کر کے فوج کوئی: ملا تا: میں ۵۵۵ھ میں: اور ان دنوں وہاں ہی رہتا تھا۔ وہاں سلطان محمود کے مقدمہ: پیش کا اہم ہوا تھا۔ اس مصر کے شہر برقی نے یہ وہاں دیکھا: انہوں نے یہ کئی بار خطرناک حالتوں میں جبر ہوا۔ پھر اپنی جات آؤ تو شہر سے نجات پائی۔ تو وہاں لڑائی ہوئی رہی۔ شب ہوتے ہوئے ملک مسعود کا لشکر شکست کھا کر ہٹا۔ ایک کوہ: رفاہ کو لپکی۔ جس میں ملک مسعود کا وہاں رہتا: انہوں نے شہر اطراف میں کھانہ: دینی: محمود نے وہاں ہزاروں میں کہ میں کھانا: حق یہ واقعہ ہے قس کا منظم ہے۔ ایک برس اس نے وہاں رہی۔ ایک بار شہر اور سب تہذیب کچھ تھا۔ علم انہی ماسا اس کی متعدد تصانیف ہیں۔

ملک مسعود اور سلطان محمود میں مصالحت: ملک مسعود نے شکست کھانے کے بعد ایک پناہ پر یہ کہ پناہی جرمیدان جنگ سے انہوں کو ان کے قافلے پر تھا اور چنے بھائی سلطان محمود کے ذہن امان کو یہاں سلطان محمود نے برقی و امان نامہ

دست کر ملک مسعود کو بادشاہی میں حاضر کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ اس وقت، جس میں کے بعض امراء بھی اس سے ملے ان لوگوں نے چٹھوے کے کہ جوصل میں چل کر قیام کیجئے اور وہیں سے ادا ہو کر سلطان محمود کے مقابلے میں پھر آئیے۔ اس شان و ان تمام قاپ کی کئی بہائی حضرت مسعود و سلطنت واپس آجائی کی۔ ملک مسعود نے عاقبت اس کشتی سے اس مشورے کے مطابق جوصل کی جانب لوٹ کر آیا۔ اس کے بعد برحق پہنچا ملک مسعود کو تاپا۔ دیانت کر کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا جتنا کسی کوں مغرط کر کے حکومت ما۔ سلطان محمود کا امان مار دیا اور کچھ بچا کر انہیں لایا۔ جو بھی سلطان محمود کے لشکر قریب پہنچے۔ سلطان محمود نے سب اسے لشکر کے استعمال یا نگے لگا دیے۔ پیشانی پر جو روایا۔

جیوش تک کو امان۔ جیوش تک اس تک بھی شریک نہ ہو وقت خلافت ملک مسعود سے چھڑ گیا۔ جہاں تک جوصل پہنچا وہاں فراہم نہیں آئے میں ملک مسعود اور سلطان محمود کی مصاحبت کی خبر مسون ہوئی۔ جوصل سے ذاب کی طرف کوچ کر۔ اس سرسبز ملک پر محمود کا بیواں جس کا اثر و اثر، ایک اس کے لئے امان کی درخواست کی۔ سلطان محمود نے امان دے کر اور جو اس کا احترام و تحفظ کیا

ذہب کی سرکشی۔ باقی رہا میں وہ جس وقت حرات میں تھا جن وقت میں کو ملک مسعود کی خدمت کا حال معلوم ہو تو اس حالت کوئی ترغ کرئی۔ کچھ کے شہر و بیان کرنا اے تانہ مسعود نے غمانخت کی دیر سے ہونے کو نہ کہ جب غلبہ مسعود نے سلطان محمود و دین کے حالت کو بھیجے۔ سلطان محمود نے اس کو ان افعال و حرکات سے باز آنے کی ہدایت کی۔ دین اس پر بھی باز نہ آیا بلکہ لشکر آراستہ کر کے اس پہانے کو اس کے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا چاہتا تھا اور بغاوت پر دعا دے کر دیا اور بد اخلافت کے سامنے پہنچ کر غیر نصیب کر لیا۔ خلافت تاپ کو دیکھی دینا شروع کی مگر پھر جیسے سوئی کچھ کر دینا خلافت سے لوت کر ہوا اس کے چند ہر جب میں سلطان محمود اور خلافت لہو او میں اور دین اور مسعود سے براہ کشتی و چاچا کی سلطان محمود کو روکنے کی غرض سے اس کی تحریکی غرض سے فرمیں حرب کر کے بادشاہ کو ملے میں بڑھائی کر دی۔ در باہم دور کر کے کو ایک جزیرے میں اپنے ہمراہ لے گئے جس کو اس کی فریاد کی گھر اگیا امان کی درخواست کی عذر کی عرض داشت بھیجی۔ سلطان محمود نے اس کی درخواست منظور فرمائی۔ پہنچا میں کو وقت ہلاک اور سلطنت محمود کو دھمکا دیا مقصود تھا۔ بعد حصول امن پہنچا المراد و غزل ہو، خلی و صوبہ کو پیچھے رہا اور بادشاہت حاکم سلطان محمود کے پاس نہ کر چلاؤ نہ کر دیا گیا۔ دین کی روگنی کے بعد سلطان سلطہ میں داخل ہو ایک قلعہ کی نظر پڑا۔ تاپ جب محقق کر کے مانتے کرانے۔

مستعد برادر و پیش کی نظر بندی۔ میں نے چند روز بعد اپنے بھائی مستعد، اطراف و احوال کے امراء کے پاس بھیجی اور میں خود اپنے کے دربار سے سلطان محمود سے مصالحت کر۔ نے کی خواہش ظاہر کی کہ جس کی تو یہ وہی ہے وہی تاپ مستعد نے اپنے بھائی و پیش کو راضی میں بلا بھیجا۔ چنانچہ دین نے سلطان محمود سے صلح کر لیا اور امانی اس پر قائم ہو کر و متصرف ہو کر بادشاہت اور سلطان محمود کی خدمت میں عذر سے مانہ بھیجا۔ گو چند ایامات اور فراموشی واری یاد دہا دیا۔ میں وقت خلافت تاپ نے حضور خازر دیا۔ یہ حکومت بنانے جو بہت سی نظرس دیکھا بلکہ لشکر آراستہ و حرب کر کے پھر سری مسعود

[illegible]

خلیفہ مسٹر شرکی: ہمیں سے مشروط معاہدات اس وقت کے ہو جائیں گے، خلافت مآب کی نہ مدت ہر انصاف و اعانت کی غرض سے غرضی است، اور نہ ہر کہ انصاف مآب خلافت مآب ہم سے مع غرضی ہو جائے، اس سے فائزتر

[illegible]

دشمن کا عراق پر قبضہ کرنے کا منصوبہ آپ اور پڑوسے جی کہ میں میں صدر ہمارا حنب کے بعد ملک فخری کے پاس چلا گیا تھا۔ ملک فخری نے دشمن کی عزت افزائی کی اور اپنے خاص معاہدوں میں شامل کر لیا۔ وہیں نے ملک فخری کو قبضہ پر اہماد ناپا اور جب ملک فخری نے دشمن کرنے کا وہیں نے قبضہ عراق کا ہوا۔ اٹھایا۔ چنانچہ ملک فخری وہیں جی فوجوں کو آراستہ کر کے عراق کی طرف روانہ کیا۔ وہاں تک پہنچ کر پڑاؤ کیا۔ کچھ دن بعد ہر روز سے ٹھہر گیت سے خلافت ماب کے ملک فخری اور دشمن کی فہم اور ملازمت سے چلنے لگا۔ خلافت ماب نے ان دونوں سرکشوں اور فوجوں کی مدد و نصرت کی۔ فخری سے سرور جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ فخری نے دشمن کو شکست دے دی۔ ہوا کہ تم قزاقی لشکر میں مصروف اور ہر وقت جنگ پر مستعد رہو۔ پہلی ابتداء کے علاوہ ہر فوجی طرح پر فوج ہوگی۔ و صفر ۱۰۰۰ جی خلافت ماب نے دیر اور خلافت بغداد سے نقل کر کے ہمارے شہر میں قیام فرمایا۔

ملک فطرن کی غارت گری: ملک فطرن نے یہ سن کر کہ خراسان کی جانب قدم اٹھائے۔ اس کے لشکریوں نے غارت گری شروع کر دی۔ ربا و جلاولہ میں پہنچ کر ملک فطرن نے پڑاؤ کیا۔ وزیر السلطنت جل جلالہ میں بن صدق نے اپنی فوج کو اس کی طرف بڑھایا اور دیکر وہاں پہنچ کر غارت کیا۔ اسے جس عظیم مسترشد کا سوکھ چاہوں بھی آگیا اور وہ بھی دیکر وہاں سے اپنے ملک فطرن اور وہاں سے ربا و جلاولہ سے لے کر بارونہ میں قیام کیا۔ ملک فطرن اور وہاں سے پرانے قراہ پانی کے پہلے دریاؤں منقطع ہو کر صحران کو عبور کر گئے۔ بعد ازاں دہلیس و پایاب غارات اور مغانوں کی مخالفت و غارتی کرتا رہا اور ملک فطرن اپنی فوج کو دریا و قاضیہ، حدود کی طرف بڑھائے مگر اتفاقاً یہاں سے اپنے چلنے آگے کے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکے۔ زور کی بددعا ہوئی ملک فطرن تپ شریہ میں مبتلا ہوا۔ رسول اللہ کی سے فوج میں قاضی کی کنایت پکڑ لی۔ دہلیس میں عبور کرنے کی غرض سے صحران پر آ پآ بجھ کر سے براعالم پر ہاتھ اٹھا۔ قتال سے ہندوستان مل گئے جس پر پکڑے اور ملک فطرن کے کھانے تھے یہ اونٹ داد، لکھنؤ ابتدا سے خلافت ماب کی خدمت میں جا رہے تھے وہیں سے ان کو لوٹ لیا۔ خلافت کے لشکر کا بھی یہ خبر مشہور ہو گئی کہ وہیں نے دریا و قاضیہ ہند اور پربت کر لیا۔ خبر کا مضمون نہ جتنا کہ یہ زخم لشکر میں ایک پھل کے ٹکڑے کی منظری مال و اسباب عبور کر کے روانہ کی طرف بھاگے۔

دعوت کا اظہار رابطہ محنت۔ خلافت مآب نے بھی دھکم دے نہروال کی جانب کوچ کیا نہروال میں نیچیتو دھن اور دھن کے نہروال میں کوہاڑے جو بڑا مشہور محل سے دھن کی انگوٹھ لگائی۔ دیکھ کر خلافت مآب علم خلافت کے بچے دھن دھن مقررہ ہیں۔ آگئیں ملنا بڑا آغاز زمین ہر کی تعلق اور خوشامد سے اخبار مجر و احاطت کرنے لگا۔ خلیفہ مسٹر دھن سے مصالحت کرنے پر تاجک ہو گیا۔ اس حرم میں وزیر المصالحات چال بند میں پہنچ گیا اس نے خلافت مآب کی سہرا کے کو بدل دیا۔ اس کے بعد خلافت مآب کا مکتوب آج کل نہروال کے محل کو پہنچا کر کے اسی روز نہروال کے پہنچے جو پہلے روز بدلا اور پہنچا اور دھن نے ملک

ملک طغرل اور ویش کی خراسان کو مرا جعت۔ جس نے بعد ملک طغرل اور ویش نے باہانہ قرآنے ملک خجری کی طرف کوچ کیا۔ بعد ان کا گزرے۔ اطراف؛ چراغ کے شیر و درقصاب کوٹ لیا۔ محل شای سے ۲۰ ماہ اور ترہ نے وصول کے سلطان محمود نے یہ خبر پڑ کہ ملک طغرل اور ویش کا قاصد پہنچا کہ ملک طغرل اور ویش ہیں۔ چاند نے قرآنے کی قوت تھیں یہاں تک کہ ہرے۔ خراسان میں ملک خجری کے پاس جا کر دم لیا۔ خجری سے شہر اور بستی شہر کی شکایات کے ملنے لگے۔

[illegible]

تخفیف اور عطا الدین میں معرکہ آرائی، غلیظہ سب سے شہ نے، درمیان میں یہ کہ خدا کے فری میں اس کو اس اعلان نے
 اخیر جو دنیا سے اس کا طاعن محمود نے ازراہی قدم آگے بڑھانے تو میں بعد از چہرہ کر چلا جاؤ گے۔ سلطان محمود کو اس کی خبر کی
 اپنی ہمت اور لے کر اس کی مدد میں، ایسی آئی، اور خواست کی خلافت مآب نے نگاہ کر دیا۔ جہاں محمود کو اس
 نے ناراضی پیدا کی، نصیحا کے نزدیک بعد اس کی طرف بڑھا، اور غلیظہ سب سے فری بعد اس میں نمودار اپنے خادم خاص حضرت
 دلی کی اہلی میں ایک لشکر روانہ کیا، مآب نے سلطان محمود کی خواست سے روانہ کیا۔ سلطان محمود نے امداد دینے کی ہمت
 بہتر کر اس کے مقام پر پہنچا۔ امداد دینے کی ہمت اس پر تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کرتے ہیں۔ الموضع، غلیظہ اور خاندان دین
 نے نصف آرائی کی۔ خوب خوب بڑیاں لڑی، فرکار حریف سے لشکر کو خلافت دی، ایک کر دیکھ اس کے لشکر کا بار لگیا۔
 بہادر اراہی حضرت بہت تر خلافت مآب کی خدمت میں پہنچے۔ خلافت مآب نے کہیں میں فتح نہ آئی اور اس کے سرانے خلافت
 علی اور اس نے ہاشمیتا باب فونی رہ کر لائے اس سے تیں۔ طاعن محمود ازراہی قدم سے بڑھا، دلی اور اس کے بہرے
 آئے پڑا۔ لشکر میں لوگوں کے بڑھانے میں قیام کرنے سے منع کر دیا۔ غلیظہ سب سے شہ نے دلی کے اور مدد لیت کرنے کا
 چاہا۔ حلیان محمود نے مصالحت اور معاہدے سے انکار کیا، بعد اس کے طاعن نے لشکر کا ایک حصہ موٹی پانہ فتح کر دیا، دلی میں

[illegible]

ملک مسعود اور خلیفہ کے مابین معاہدہ اس کے بعد ملک مسعود صاحب نے اپنے بھائی ملک بنوئی کے مقابلہ کیا یا اور
اسی مقام پر رہ رہے کہ کئی عرصہ تک یہاں رہے۔ ایک دن اس نے ملک بنوئی کو مدعو کیا جس نے اس کے ساتھ اپنے
ہو اور خلیفہ صاحب کو یہ خبر ملی۔ بلاشبہ اس نے اس کے ساتھ مل کر ملک بنوئی کو مدعو کیا جس نے اس کے ساتھ اپنے
قرابا اقی بھٹ سے مصالحت کر لیں اور اس سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد اس نے ملک بنوئی کو مدعو کیا جس نے اس کے ساتھ اپنے
کا۔ یہ خبر اسی کے یہ بھی وہ نہ دے گا کہ اقی بھٹ سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد اس نے ملک بنوئی کو مدعو کیا جس نے اس کے ساتھ اپنے

۱۔ خیر القریں کے نام پر جو مسکن بنایا گیا ہے اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

ہرگز ان کے خلاف نہ ہو۔
 ورنہ اب اس پر جس طرح چاہیں اپنے تصرف جاری کر دیں۔ غرض نام نکوست میرے قید خانہ اور رہا کر دی جائے اور حقوق شاہ کی
 بابت یہ قرار دیا جائے کہ میرے بعد وہ ہر وقت تان وقت ہوگا۔ خلافت شہاب اس بلوچ شہزادے کی بیٹی میں آکر ٹھہرے
 عدالت منظور کر لیں۔ چنانچہ جیل معاہدہ کی فرض سے ملک مسعود کو یہ بھی دیا گیا کہ وہ اس کے بعد آکر اس کا نام لکھا گیا
 اور مصافحت ہو گئی۔

ملک خیر اور سلطان مسعود کی جنگ آپ اور پڑھتے ہیں کہ سلطان مسعود نے میرے بھائی کے بعد اس کا بیٹا اور والد
 ملک پر چڑھ کر حکومت کی۔ یہ اس کے چچا ملک خیر کو گوارا کرنا تو بھی میرے بھائی کے ملک والا کو کر کے گوارا دینا کی
 جانب کوئی توجہ نہیں تھی۔ اس کے بعد اس کا وہاں داروہ ملک خیر بن سلطان محمد تھا۔ وقت وقت ملک خیر نے پہنچ کر وہاں
 قیام کیا کہ میرا ان کا رشتہ کیا۔ سلطان مسعود کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ فوجیں مرتب کر کے اپنے بھائی کی طرف روانہ
 فرما دیں۔ ملک خیر کی روک تھام نہ ہو سکی۔ سلطان مسعود بھی چھوٹا سا فوج لے کر اس کے پاس پہنچ کر ملک مسعود کی روک تھام
 کی۔ بعد وہاں ہوا۔

ملک خیر نے یہاں پہنچ کر یہیں کوئلہ تلایت فرما کر اپنے بھائی کی جانب پر دستہ کھڑا کیا۔ جیسے ہی پہنچا، وہ فوجیں
 بند کر کے لڑاؤ میں لڑ گیا۔ سردار کے بعد اوتار دنگی کا کھمبہ اور اس کی روٹی کے بعد پہنچ کر وہاں فوجیں مست شدہ تھیں۔ یہ
 خبر پا کر دنگی اور وہیں اپنے بھائی کی طرف چلے گئے۔ میرا اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ فوجیں سے اور تلایت کی
 جانب مراجعت فرمائی اور سلطان مسعود اپنے اس بھائی کو ملک خیر کے ملک کرنے کو کہنے لگا۔ ملک خیر حجاز
 و سرحد میں ایک کھنڈہ کی جمیعت سے بڑھ کر کے ہوئے تھے۔ سلطان مسعود کا لفظ حریف کی کثرت سے گھبرا کر راجا ہوا
 تھا۔ چار ہزار لے پیچھے بیٹ آیا۔ جاسوسوں نے ملک خیر کو اس کی خبر کر دی۔ اس وقت فوج کوئی دینی کا کھمبہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔
 نکو ہوا۔

دینور کا معرکہ ۸ ربیع الثانی ۱۲۵۵ھ کو دوسری طرف سے کھنڈہ کا کھمبہ ہوا۔ سلطان مسعود کے بیٹے پر راجا کی اور
 امیر کرنا تھا۔ میرے پر تعلق۔ زور اور پورے چاروں۔ پہلا سلطان راجا کی نے اس کے دروغوں کی جمیعت سے ملک خیر کے
 ملک لٹکر پڑ گیا۔ ملک خیر متاثر کرنا۔ ایچھے بڑ۔ خدا اور تمام جوش مراد گئی ملک خیر کے ملک خیر کے بیٹے اور میرے
 میدان خالی کی کہ قراہ۔ سنی کو دروغوں طرف سے گھیر لیا۔ گھاگھی کی لڑائی ہو گئی۔ قراہ سانی زخمی ہو کر گھڑے سے
 گرا۔ ملک خیر نے چاروں نے فتح کر کر کر لیا۔ سر ہٹکر تیر پڑ کر لڑا گیا۔ سلطان مسعود اور اس کے ہمراہی
 اس خبر کو فتح ملک سے پریشان ہو کر بھاگ پڑے۔ ہارے۔ خدا اور تیریں بھڑا اور فوجیوں کو ہار دینا اور بھڑا کر لے
 گئے۔ مسعودوں میں یہ ہار ہوئی تھی۔ قیدیان جنگ کی بعد خاتمہ جنگ ملک خیر نے لوگوں کی دھم دھم کی اور بھڑا کر لیا
 حکم۔ یہ ہوا۔

ملک خیر اور سلطان مسعود میں مصافحت اس واقعہ کے بعد سلطان مسعود اپنے چچا ملک خیر کی خدمت میں حاضر
 فرمایا کی فرض سے حاضر ہوا۔ ملک خیر نے وقت و قریب سے پیش آئے۔ ملک خیر نے اپنے خاص فیہ میں ٹھہرایا
 اور کچھ سمجھائی۔ خورمالی اور مصافحت پر اور اٹھنے لگا۔ یہی دور مسعود کا تھا۔ نہ کہ ملک کی جانب۔ وہ کہنے والی ہار دینا اور ہار

اور میں کی شکست اور فرار اور خلافت مآب نے جب کہ آپ اور چڑھائے ہیں وہیں اور زندگی کی راحت کی غرض سے
بہار کی طرف ہرجست کی بھی ابتدا ہوئی یہ خبر خوش گزار ہوئی کہ سلطان محمود کو بتا دیا کہ ملک خجرت شکست ہوئی۔ خلافت مآب نے
یہ سننے کی فوج کو تیار کیا تاکہ ۱۱۱۰ اور غزنی سال کو میر کے عہد پر کی طرف روانہ ہوا ۱۱۱۰ء میں کو قلعہ برائے ہر زندگی
اور تباہی سے بچا بھیجی ہوئی خلافت مآب کے سینہ پر جھانکا اور اقبال تھا اور ہمسہ پر سلطان محمود نے زندگی نے خلافت مآب کے
سینہ پر حملہ کیا۔ اقبال کے یہ کتاب کی فوج مقابلہ میں کمزور پڑی تو عہد ان جنگ سے بھاگنے کا قصد کیا۔ حملے نے ہر کیم کر حملہ اور
گروہ پر پڑتے سے حملہ کیا۔ خلافت مآب بھی انہماک گیر لڑنے کے حملہ اور ہوئے وہیں شکست کا مار بھاگا۔ زندگی نے کہاں
اختیار ہوا۔ مقابلہ زندگی کو شہر کی گلیوں میں تھا۔ زندگی ہارنے۔ یہ ایک خط بھی خلافت مآب کی فوج کے مقابلہ پر نہیں۔
معاہدہ انہماک اور اپنے مقابلہ حریف کے سپرد کر کے چلا پھرتا نظر آئے۔

[illegible]

سلطان مسعود اور سلطان داؤد کا آذربائیجان اور ہمدان پر قبضہ: سلطان مسعود نے چین کو ترک ملک داؤد کو

برقاجہ ملک فطریل قوت سے جوتی ہے اور وہ قوت کہ کما کر بعد و چلا گیا ہے۔ بعد ازاں سلطان کو بت کیا۔ رفیع رشتہ قریب بعد و
پہنچا۔ ملک و داد نے بعد اسے قتل کر دیا۔ سلطان کو بت کیا۔ ایک دوسرے نے قتل کر دیا۔ یہ دونوں سات سو برس بعد ازاں کے سلطانین
مسعود نے بعد اس کے پانچ کراویوں شاہی میں قتل کیا۔ دارا شکوہ نے بعد اس کے کچھ ویں پر اس کے ذمہ کا اور اس کے بعد ملک اور
نے نام کا تخت چڑھا۔ یہ بعد سلطان مسعود و ملک و محمود و دارا شکوہ میں حاضر ہوئے۔ ان کے غلام نے کہ یہ حق
یہ سلطان مسعود و ملک و محمود اور بیچون پر فوج کشی کر رہا ہے۔ دربار قیامت سے ان لوگوں کو ملانے اور فوجی دہرائی جاسے
تو ان نے چنانچہ اس دے کے سلطان علی سلطان مسعود اور ملک و داد و دارا شکوہ کی طرف رجعت ہونے اور پیچھے ہٹنے کی غرض سے
دشمنوں سے ملے۔ تمام اور ملک میں ملک فطریل کے چند حرا و تھوڑی سی فوج کے ساتھ رہے تھے۔ ان لوگوں کو گولے جا
کھیرے۔ بعض ان میں سے چھپ کر بھاگ گئے اور بعض قتل کر دیے گئے۔ چھ افراد ان لوگوں میں آ رہے تھے جو ان لوگوں نے جہاننا کا
رہا کر۔ ملک فطریل ان میں مرتب کر کے مخالفہ پر آجائے۔ لیکن پہلے ہی حسنات نکلتی کہ کما کر بھاگا۔ سلطان مسعود نے بعد ان میں
داخل ہونے والی فوجی کا محاصرہ کر دیا۔ اس مقام میں آتے ہوئے کو تیک میں نے جہنم کو پہنچے سے تھوڑی سی فوج لے کر آجائے۔ چنانچہ
سے کچھ فوج لے کر سلطان مسعود کی سازش سے آتے ہوئے کو قتل کیا تھا۔

[illegible]

نہیں، اقلیت کے فرائض و سبب سے مراد یہ ہوتا ہے۔ اٹا، روغن، اس کے ذریعہ اہل الحاکم نظام کو دینا، دروازہ لگانا۔

والفہام و اہل عزت کے۔

خلیفہ مسٹر شہد کا محاصرہ ہو موصول اور مراجعت بغداد۔ اس وقت علامہ الدین زرقی کہ: شاید خلیفہ مسٹر شہد فوت ہوئی۔ جیسا کہ ہم ابھی یہ بیان کرتے ہیں تو علامہ الدین زرقی نے موصول میں جا کر یہ لایا اور سلاطین کو قید و بان میں بوجہ ظالمت اسکی اور خانہ کعبی نام صرف چاروں وقایہ ہو گئے اس وقت سرور الملتیہ آئندہ خطرات سے بچنے کے خیال سے بغداد چلے آئے۔ ان کو کوئی نہ آتا جانے سے خلیفہ مسٹر شہد کے ہیکل و کفر در خواست عراقی میں دوائی خود کرائی۔ خلیفہ مسٹر شہد نے ایک بڑے توبہ اس وقت سرور و وفات سے تھے۔ علامہ الدین زرقی کے پاس سمجھانے اور لایا گیا۔ اس بزرگ صلیبی نے زرقی کے پاس پہنچ کر انہام نصیب ہو گئی، تقدیر آتہ امت نہ کہ۔ بعد چند سو طلبہ میں کئی اور دشمنی سے بھی کام لیا۔ کئی نے ان کی جو تحریکیں اور کفریہ کلمات میں مذہبی پایا۔ اس کے بعد خلیفہ مسٹر شہد نے محاصرہ موصول کا قصہ فرمایا۔

سلطان مسعود کو بھی اس کی تحریک کی۔ چنانچہ نصف ماہ شعبان ۵۸۵ھ میں بغداد سے تیس ہزار فوج کی جمعیت۔ جو کوچ کیا۔ جس وقت دہل کے قریب پہنچا۔ دہلی نے مسعود کو چھوڑ دیا اس کا نائب حسین الدین چتر جو محل میں خیرا اور شہر کی حفاظت اور حاکمین کو نہ اذیت نہ ہار دیا۔ دہلی نے دہل سے نکل کر تھر کے پاس جا کر قیام کیا اور یہی ہوشیاری سے ہر ہری باہر نہ رہی کہ کوئی کاغذ مسعود کی آمد اور مسعود کا مسلح لشکر ہو گیا جس سے غلط فہم ہو کر بہت سے امور میں صدمہ ہوا۔ انہیں اٹھانے پر تھر پر بھی تین ہزار دہلی مصل کا حاکم روئے ہوا۔ جب کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو وہی صدمہ اٹھا کر دار الخلافہ بغداد کی جانب ہرجاقت کی کوچ و قیام کرنا اور اسی سبب کے یوم جزہ کو بغداد میں پہنچ گیا۔ جان نیا جانے۔ کہ سطر خادم نے سلطان مسعود کے لشکر کا وہ سے حاضر ہو کر یہ گزارش کر دی تھی کہ سلطان بغداد کو روانہ کا قصد کر رہا ہے اس وجہ سے خلافت مآب نے مصل کا حاکم، چھوڑ کر دار الخلافہ کی جانب حاکمیت فرمائی تھی۔

سلطان مسعود اور غزنوی کی جنگ جس وقت سلطان مسعود نے غزنوی کی شکست کے بعد بغداد کی طرف ہرجاقت کی۔ یہ خبر غزنوی کی امداد کی کرک۔ ۱۰۱۰ھ میں ہو۔ (سلطان مسعود کا بیٹا) خود بخود بغداد میں باقی رہ گیا ہے۔ فرار و غفلت و زبردستی کے لئے کوئی غور و فکر نہ کیا۔ اس نے غزنوی کے قتلے کے قریب غزنوی کے قتلے پہنچ کر اسے اپنے حاکم سے مل لیا۔ ملک غزنوی کو موقوف کیا۔ یہ ان خالی دیکھ کر دہل کی طرف قدم بڑھانے پر رنڈ رنڈ تو نہیں بھی بھیج دی تھیں بلکہ دہل کے آخر شیروں کو خروج بھی کر دیا۔ چنانچہ وہ صلیب پر وہ ملے سلطان مسعود سے جنگ کرنے کی فریاد سے غزنویں پہنچے۔ سلطان مسعود بھی بغیر پا کر ملک غزنوی کی سرکوبیا کو آئے۔ چونکہ مقابلہ ہونے سے پہلے ملک غزنوی نے سلطان مسعود کی فوج کو ایک صدمہ کوٹھا دیا تھا اس وجہ سے وقت حادہ سلطان مسعود کی فوج بڑھ کر تھی جو کہ اس کے نتیجے میں سلطان مسعود کو آخری ماہ رمضان ۵۸۸ھ میں اپنے باقی بیٹے سے شکست اٹھنا پڑی۔

سلطان مسعود کی بغداد کو روانہ کی اس سلطان مسعود نے میرانجاہنگ۔ برکھنڈہ لکھا کہ بغداد آیا اور خلافت مآب دار الخلافہ میں ارض ہونے کی اہم تر سے سب کی۔ ان دنوں اس کا نائب ہفتی ملائی مع اس کے بھائی سلجوق شاہ کے اسفہان میں تھا۔ اس ناگہانی شکست کا حال سن کر یہ نوک بھی بغداد چلے آئے تھے سلجوق شاہ نے بغداد پہنچ کر کھڑے ہو کر اس قیام کیا۔ خلافت مآب نے وہی ہزار روپہ خرچ کے لئے بھیج دیے اس کے بعد سلطان مسعود اپنے اہل و عیال کو روانہ کیا۔ وہ تھا اس نے نہ بے بے مصائب اٹھائے۔ اس کے مہاجرین کے پاس کافی سوار ہائیں نہ تھیں کچھ لوگ سوار تھے اور کچھ پیادے۔ غصے بھی نہ تھے مال اور سبائی بھی نہ تھی۔ کیا کے بدن پر کپڑے نہ تھے۔ خلافت مآب نے بے تحاشے رحمت فرمائے۔ مال و اسباب اور روپہ ہزار ہزار عزت و احترام سے بھیجا۔

سلطان مسعود کو غنیمت کی اعانت غرض کا احوال اس کے بعد سلطان مسعود نے بغداد میں داخل ہو کر درگاہت میں قیام کیا اور ملک غزنوی کو بمال کا جھڈا لے کر دہلی میں بھیجا۔ دار الخلافہ بغداد میں پہنچ کر سلطان مسعود کے ہوش و احساس بجا ہوئے اور بار خلافت میں خلافت مآب کی دست برداری کو غرض ہوا خلافت مآب نے اس کی دشمنی و بیاد یاد فرمایا۔ تم ناگہانی شکست سے برداشت خاطر نہ ہو کہ بہت باعدہ کر چکا ہے بھائی غزنوی سے لڑنے کو انھوں نے بدولت و اقبال اس ہمیشہ پر غصے میں تھے کہ ساتھ چنے کو تیار ہیں۔ سلطان مسعود نے خلافت مآب کا شکریہ ادا کیا اور دوبار خلافت سے

انہرے عرصہ میں خفا ہے در نکلت میرا۔

[illegible][illegible]

خفیہ ستر خمد کی بغرض جنگ بغداد سے روٹی، روغن و زعفران اس ملک پہنچ کر گرفتار ہو گئے۔ یہاں سے بغداد
 بلکہ سلطان محمود کو جب ۱۲۹۹ء میں بغداد سے خروج فرمایا۔ مقام شیعین میں پہنچ کر چاروں پانیاں پھر سے اسے اور غصب کی
 اس سے بمقابلہ سلطان محمود اور اپنے سے نکال کر اور امر اور کوفہ جو وقت ماب کے ہر کام تھے وہ وقت ماب کو
 خانہ اور محمود سے جنگ کرنے کو کہا جاتے اور وہ وہاں دیکھ کر رہے تھے۔ وقت نکلتا تھا۔ انھیں کوچ و قدم کرنا پڑا اور ان
 تک پہنچا۔ اس کے بعد ماہ شعبان ۷۰۰ھ کو کوفہ کو روانہ ہو کر ماب سے بھی حراق فرمایا۔ قابل قاتل کچھ کچھ فرار ہو کر ان کی حمایت
 سے ہمدان کو فتح فرمایا۔ انہاں سے شہرین تک بڑھ کر کوفہ کو روانہ ہو کر ماب سے اس فریق کی تعداد سات ہزار تک پہنچ کر اور
 عرب انصاریات ماب کو اپنی اطاعت فرما کر اور ان سے غلام لگے۔ اسے سلطان محمود کو کوفہ کی خبر نہ تھی۔ اس نے ان کو

۱) قیصر مسٹر شہ سلطان مسعود کو پارلاکھ چار سالہ اور اکھا کرے۔

۲) خلیفہ مسٹر شہ کو بھال بیک اور تھو فوج رکھنے کا اختیار ہوگا۔

۳) کسی غرض سے کسی وقت میں خلیفہ مسٹر شہ اور خلافت سے نہ ہر نہ نکلے۔ مسخ نامے لکھے جانے کے بعد فریقین کے درمیان صلح ہو کر اپنے دھنکوں سے مرعبہ کیا۔

خلیفہ کا قتل۔ خلیفہ مسٹر شہ بعد اسی بلند اور سامان سفر و رسم کرنے لگا۔ روانے خلافت روئے والی مئی آیت میں یہ خبر پائی کہ ایک شخص کا قصداً یا ہے اس وجہ سے خلیفہ مسٹر شہ کی روانگی میں تاخیر ہوئی اور سلطان مسعود ایک شخص سے ملے کو سوار ہو گیا۔ خلیفہ مسٹر شہ کا خیر شاہی یکپ کے باہر ایک میدان میں علیحدہ نصب ہوا۔ تقریباً تین گز یا اس سے تھو زیادہ باطنی و لغت خلافت ماب کے خیر میں تھا پڑے اور اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ سرکات کر صلیب پر چڑھایا۔ یہ واقعہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کا ہے۔ سازجے مسٹر و سال خلافت کی قاتل گرفتار کیے گئے اور قتل ہوا لے گئے۔

باب : ۱۲۳

منصور مستر شد باللہ ۵۲۹ھ تا ۵۳۰ھ
محمد بن مستنصر الامر باللہ ۵۳۰ھ تا ۵۵۵ھ

یہ مدت خلافت اس کے بعد اس کا چچا ابو نعیم بن ابیہ بن اپنے باپ کے منہ خلافت پر۔ اہل افروز و اہل اندام میں بحال رہی
راہیں ملک اہل دست و پاؤں کی فوج پر کی گئی۔ اقبال اعلیٰ منہ شد کا نام اس وقت بلند ہوئی شیخ۔ جب یہ سارا
حق آؤ تو حاصل ہوئی کہ جو سر کے تکریمت اور اس کے لیے انجام میں میرور کے پس جا کر قیام کیا۔

وہیں کا قیام خلیفہ مستر شد کے لیے اس کے چند دنوں بعد وہیں میں صدق بھی شیخ فخری کے باہر صدق روزانہ پر ہزار کیا۔ سلطان
سعود نے ایک اور بھی خدا کو اس کے کئی پر امر کیا۔ چنانچہ اس نے راہ چلتے میں اس امر آتا رہا۔ وہیں کے قتل کے بعد
اس کا لشکر اس کے خدا اس کے آپ صدق کے پاس ملے۔ چکر بھیجے ہوئے تھیں تھیں بھی اس کے صلہ کے لیے کہ وہ
چلا گیا سلطان سعود نے ایک تک شہزادہ اولیٰ پر تختہ کرنے کو کہہ دیا۔ چنانچہ امیر تک نے اپنے فوج کے ایک حصہ کو ملے
جانب روانہ کیا۔ صدق نے مقابلہ سے کنارہ کشی۔ تا کہ ۵۳۵ھ میں سلطان سعود واریتھا وہاں اس وقت صدق نے
حاضر ہو کر صلحت و رخصتی کر لی اور وہی کے امر ہوا۔

خلیفہ راشد اور برقیش کی جنگ منہ خلافت پر خلیفہ راشد کے متمکن ہونے کے بعد برقیش کو سلطان سعود کے
پاس سے راشد سے وہ نہ تھ و صوفی کرے کو خلیفہ آجیہ جس کا تہرا اس کے باپ خلیفہ مستر شد نے کیا تھا اور چار لاکھ رقم
تھی کہ خلیفہ راشد کے جواب پر پور ہزار گوار ایک جہز تہرا میں نہیں چھوڑ گئے۔ چونکہ مال و اسباب اور زر نقد تھا وہ سب کا
جب اس کے لیے برقیش یہ سن کر نہ سوئی۔ آپ اس کے بعد لوگوں کے خلیفہ راشد سے یہ جزو کا کہ برقیش مصر کے خدا انت بر
وہ نہ تھ کرے کی فکر میں ہے اور اس فکر میں وہ نہ تھ کرے سنا ہوا اور یہ میں کہہ رہا ہے۔ خلیفہ راشد یہ سختی و کج چل ہو گیا۔
فوجیں فراہم کر لیں۔ شہزادہ کی مرمت رائی کے موقع جمع سے اس دور سے یہ امر اس کے برقیش مع ہوا خلیفہ
تہرا ہو کر نظرسائے خلافت کے آئے کو نکلا۔ وہاں اس اور خلافت ماب کے فکر نے مقابلہ کیا کہ اس کی لڑائی ہوئی۔
وہ خود خلافت ماب نے فکر نے برقیش کی فوج کو اپنے ان جنگ سے مار دیا۔ برقیش نے دار الحکومت سے اہل کفر فرما دیں تا
راستہ لیا۔

جہانگیر نے اپنے بیٹے کو سلطان مسعود میں تشیید کی۔ اس پر بعد ازاں خراسان کی جانب بھر گیا۔ یہ کشمیر نے جہانگیر پر جتان بندھ گئیں جس جا کہ وہ ملہا تو اس اور شہر میں نے سلطان کے مکان اور موضع ان خاص وہ نہ کو خاطر نہ ہو لیا۔ اس واقعہ سے انہیں سلطنت چاہا اور مخالفت مآب سے باخبر متوجہ ہو گئی۔ اراکین سلطنت اور سردار حکومت سلطان کی اطاعت سے منصرف ہو گئے مخالفت مآب کے آگے مخالفت بھگایا۔ کلب دلاؤ میں سلطان محمد ویت انگراؤ زور بٹھان بھگاد کی جانب روانہ ہوا تا کہ سفر ۱۵۲۵ء میں ۱۰ بجھا اور کرمش مرزے سلطان کی میں تو گیا۔

جہانگیر نے الہ الدین ابوالرحمن کا مہمدہ وزارت پر تقرر۔ عہد الدین زنگی وکیل سے برکھش بازدارہ ان خودی خودی سے بھڑکی یہ وہی استبداد سلطان سے مہمدہ میں وہی وکیل حاکم سے اور ان برس ۱۵۲۵ء میں علی وغیرہ میں اپنے کلب دلاؤ نے جو شخص بازدارہ خودی کی بھیجی تھی اس کی اور غلطی راشد نے ماسک الدولہ مہمدہ حسن بن حیدر استاد دلاؤ اور بنال الدین افغان کو گرفتار کر کے قتل کر دیں۔ ہمالہ الدین آجانی خیریت سے بن ۱۵۲۵ء زنگی کی سفارش سے انہیں سے انہیں کو باخبر کر دیا۔ ہمالی نے بعدہ زنگی کی پامی دیا۔ وزیر السلطنت ہمال الدین ابوالرحمن مہمدہ زنگی سے شہ کو باخبر کر دیا۔ پھر سے مر گئے جس منہم ہمالی زنگی نے اس کی غارتگری۔ خلافت مآب نے بھگاد و کھڑا وزارت عطا فرمایا۔ خاص احمد زنگی بھی زنگی کے پاس آ گیا تھا۔ پھر اس کے سردار وکیل رہا یہ وہی اس کے میں ملکوت شاہ و صاحب کھنڈیا۔ یہ میریب آئی تو گرفتار کر کے اس کے دل واسطیاب کو لے لیا۔ زنگی یہ خبر پا کر اسطہا ہا ہا ہا اور وہوں جس مصاحبت اور ستے کی کرا کے بھگاد ویت آ گیا۔

سلطان مسعود کا بھگاد کا محاصرہ ان واقعہ کے بعد کلب دلاؤ نے بعد جنگ سلطان مسعود خیر خراسان کی طرف کوئی کیا زنگی میں اس کے رکاب میں تھا غلطی راشد بھی اپنی فوج آ رہا کہ کرے خبر سلطان راشد ہو ویت سے طریق خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ مگر قیسرے کی روک تھام آ یا اور کلب دلاؤ اور قتل امرہ و دیکھ جاتے ہونا چاہے ملک دلاؤ اور کلب امرہ و دیکھیں وقت وہیں آ گیا اس امر باتفاق کر لیا کہ شہر بند کر کے اندر سے ملک مسعود سے جنگ اور سرکرہ راہ کی جائے۔ جس میں سلطان مسعود کا بھگاد میں مضمون صادر ہوا "شما بدلہ وہاں مخالفت مآب کی اطاعت نہ کرنا۔ وہاں مجھ سے معرکہ والی کی کیا ضرورت ہے۔" خلافت مآب نے اس خط کو اہل کتب و کتب کے یہ روٹی میں پانوں کو کھڑا۔ سلطان مسعود سے معذرت کرنا منظور نہ کیا۔ چارہ ۱۵۲۵ء خلافت مآب نے بھی ان لوگوں کی رائے سے قہر کی سلطان مسعود نے یہاں باوجود نہ پا کر بھگاد کا قہر لے اور سلطنت کے اس کے ہند اور پھنکا اور شہر کا سرور لے لیا اور شہر اور جہانگیر پیشوں کی بنائی ان دہڑے کوٹ و شہر اور کھڑی۔ مگر جہانگیر اس دن تک سلطان مسعود بھگاد کا محاصرہ کرتے رہے جبکہ کھڑی کے سرور نے بھگاد آئی تو محاصرہ تھا کہ وہاں کی طرف روانہ ہوا۔

سلطان مسعود کا بھگاد پر قبضہ اس مرحلہ میں طرفی دلاؤ وہ ایک جیل ویش کشمیر کے لئے ہوئے آ گیا۔ سلطان مسعود نے اسی وقت بھگاد کو جانب معاہدت کی بھگاد کی فکر۔ یہ خبر کر کے مرزہ مر سلطان مسعود کا لشکر روانہ ہوا۔

کون سی طرفی سے عبور کیا وہی سے ظلیقہ راشد کے امیرانہ سربراہی لشکر میں چلے گئے۔ سب نے یوں یا بڑھ کر قبول اپنے اپنے صوبوں کی راہوں۔ زنجی اس وقت سے غزنی پر سلطانِ مسعودی نوٹوں سے صرف ہوا۔ حال و حال خود ظلیقہ راشد نے اس کے یوں ہاں کر گل جاتے تھے۔ زنجی اکیلا یا نہ اس نے زنجی میدان جنگ اپنے حریف نے جو کہ ایک ہی خلافت سب کے سامنے اٹھاتا رہا۔

ظلیقہ راشد کی معزوری ۵ ذی قعدہ ۵۹۵ھ میں سلطانِ مسعودی ظلیقہ راشد کے امیرانہ سربراہی لشکر میں چلے گئے۔ سب نے یوں یا بڑھ کر قبول اپنے اپنے صوبوں کی راہوں۔ زنجی اس وقت سے غزنی پر سلطانِ مسعودی نوٹوں سے صرف ہوا۔ حال و حال خود ظلیقہ راشد نے اس کے یوں ہاں کر گل جاتے تھے۔ زنجی اکیلا یا نہ اس نے زنجی میدان جنگ اپنے حریف نے جو کہ ایک ہی خلافت سب کے سامنے اٹھاتا رہا۔

مقتضی الاسلام کی خلیافت ظلیقہ راشد کی معزوری اور اس کے نام کا خیر موقوف ہونے سے بعد سلطانِ مسعودی نے انہیں دولت اور مشیرانِ مملکت کو انتسابِ خلیفہ کا علم دیا۔ ان لوگوں نے مقتضی پر محمد بن مسلم کو منتخب کیا۔ سلطانِ مسعودی نے خلیفہ راشد کی معزوری کو مسترد کر دیا۔ مگر میں ظلم و غصب اور گل و غلاں تھا۔ جو خلیفہ راشد کی مملکت اور خلافت تھے انہیں خیر میں یہ بات لکھوائی کہ کسی شخص میں ایسی مملکت ہے جس کو دولت و مملکت کی قابلیت نہیں۔ خلیفہ راشد کی مملکت پر یہ بات لکھوائی کہ کسی شخص میں ایسی مملکت ہے جس کو دولت و مملکت کی قابلیت نہیں۔ خلیفہ راشد کی مملکت پر یہ بات لکھوائی کہ کسی شخص میں ایسی مملکت ہے جس کو دولت و مملکت کی قابلیت نہیں۔

بیعتِ خلافت ابو عبد اللہ بن مسلم کو کلمہ اے میں سے طلب کرنے سے بعد خلافت پر تختیں پر سلطانِ مسعودی نے ملامت لے کر اسے احتجاج کرنا شروع کیا۔ سلطانِ مسعودی نے ملامت لے کر اسے احتجاج کرنا شروع کیا۔ سلطانِ مسعودی نے ملامت لے کر اسے احتجاج کرنا شروع کیا۔ سلطانِ مسعودی نے ملامت لے کر اسے احتجاج کرنا شروع کیا۔ سلطانِ مسعودی نے ملامت لے کر اسے احتجاج کرنا شروع کیا۔

سلطانِ مسعودی اور ملک و خود کی جنگ خلیفہ مقتضی کی بیعت خلافت لینے کے بعد سلطانِ مسعودی نے اپنی فوج کے ایک

حیدر علی ملک وازو کی تعاقب اور سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ مقام سرافند میں ملک وازو سے ملے بغیر ہوئی۔ دو چار ہاتھ لڑ کر ملک وازو بھاگ کھڑا ہوا۔ قراستہ نے آڈرم بجان پہ قبضہ کر لیا اور ملک وازو خوزستان پہنچ کر فرہیں اٹھی کرنے لگا۔ قزوین کے قتل میں نہ کافوں کا ایک لشکر بزم ہو گیا جس کی تعداد اسی ہزار جوانوں سے کم نہ تھی ملک وازو نے ان کو مرہب اور مسلح کر کے لشکر پہ عاصروہ کیا۔ سلجوق شاہ واپس واپس واپس تھا۔ اپنے بھائی سلطان مسعود کو اس وقت سے آگاہ کر کے کہ وہ ان کی خدمت کی۔ سلطان مسعود نے ایک فوجی لشکر کی ملک پہ بھیج دی۔ سلجوق شاہ ان کی آمد کی فوج کی مدد سے خسر بچانے کو روانہ ہوا۔ ملک وازو نے قتل مراد گئی اور ہوشیاری سے متوجہ کیا۔ سلجوق شاہ کو شک سے ہوئی۔

سلطان مسعود کا بغیر اوش میں قیام۔ ان دنوں سلطان مسعود اس خوف سے کہ مراد ازہر ول خلیفہ راشد موصول سے رافق کا قصد نہ کرے بے بند دسی میں مقیم تھا اور اس زمانہ قیام میں سلطان مسعود نے زرگی کو تنگی کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی بات تحریر کیا پتا نہ لگے کہ مراد جب اس خطبہ کو خلیفہ راشد کا خطبہ سمجھ کر کے بعد پد خطبہ کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ خلیفہ راشد کو زرگی کا یہ خطبہ ناگوار نہ رہا۔ ماسل کو چھوڑ کر چل کھڑا ہوا۔ سلطان مسعود نے اس واقعہ سے مطلع ہوا اور اپنے امراء لشکر کو ان کے بار کی طرف مہمعت کرنے کا حکم دیا۔ جلد ہی ان واپس واپس ملنے پہنچا جی کہ سلطان مسعود سے کتابہ کر کے ملے کہ اس کی طرف مہمعت کی۔

بلقش سلاوی کا عہدہ شجرہ برقرار۔ اس کا نام ایک گروہ ان امراء کا جس کا عہدہ ازہر کے ساتھ تھا سلطان مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا جن میں بلقش سلاوی برحق بنی برحق واپس لشکر اور مسفر خوارنگین قزوین تھا۔ سلطان مسعود نے ان لوگوں سے بکوال شدہ چوستانی کے طاقت کی عزت و احترام سے شہم لیا۔ خوشنودی حراج کا اہم فرمایا اور بلقش سلاوی کو واپس اٹھانے کے لئے حکم دیا۔ بلقش سلاوی کی واپس آمد پر اس نے دعایا کو اپنے خیمہ و سیم سے پہچان کر نہ شرمایا۔

امراء کا خلیفہ راشد کی اطاعت کا عہدہ۔ خلیفہ راشد موصول سے نکل کر آڈرم بجان کی جانب روانہ ہوا۔ کوچ و قیام کر رہا ہوا۔ چھک لوز اب واپس خوزستان امیر صبر وافر میں ہنر بلک واپس خطاں اور ملک وازو سلطان مسعود سے خائف اور دسی کے مخالف تھے اس وجہ سے ان لوگوں نے امیر صبر وافر کی واپس قیام کے پاس جمع ہو کر حلق و حشر پڑنے کی تمہیں کہہ دیں۔ اور اسی امر کا بھی عہدہ و بیان کیا کہ خلیفہ راشد کی مخالفت نہ ہیئت ہو یا۔ ذکر ناچے چنے چوچوئے رائے کے مطابق خلیفہ راشد کے پاس ایک نصابہ لایا گیا۔ خلیفہ راشد نے ان لوگوں کی درخواست کو منظور فرمایا۔ انکشافی پچھو یا پیش آئے کہ خلیفہ راشد نے یہ بھیج دیا۔ ان کی خبر سلطان مسعود پہنچی۔

امراء کی سرکوبی۔ سلطان مسعود نے عسکر آراستہ کر کے بخداو سے لاہ شہادت موصول میں ان لوگوں کی طرف کوچ کیا۔ خوزستان سے قریب متابلہ ہوا۔ ایک خوزیہ جنگ کے بعد سلطان مسعود نے ان لوگوں کو شکست دی۔ امیر صبر وافر واپس قیام کر رہا تھا۔ سلطان مسعود نے اس کو اپنے دوہر واپس کر دیا۔ امراء لشکر اس کا خبر ہو کر یوں خوف نہ کرے اور امراء و امراء بھاگ کھڑا ہوا۔ سلطان مسعود نے اپنی فوج کو بھگڑوں کے تعاقب پر روانہ کیا۔ پورا ناپ اور عہدہ الرمن نے سلطان مسعود کی فوج کی کسی محسوس کر کے دوچارہ لائی کی ضمان لی۔ چھک لوز نہ بھگڑ کر امراء بھاگ کھڑا گیا۔ سلطان مسعود کے امراء بھاگ کھڑا گیا۔ گردہ بھگڑ کر ہوجیا۔

اور علیحدہ صدر بن و بیس ابن قمر اسطر جانب اولیٰ آذربائجان اور مصر بن ابو اسطر بھی تھا۔

جانشین کے امراء کا قتل۔ اس جنگ میں میدان جنگ بڑا وسیع اور میدانِ مہم و ازموش کے اچھر و اچک مسعود کے لشکر کو کشت ہوئی۔ جس وقت ہوا چو کہ یہ معلوم ہو کہ سلطان مسعود نے امیر منکر بن کوئل کرنا مایہ آبی وقت اس نے ان سب قیدیوں کو بوسلطان سوئی طرف سے قید کئے گئے و قتل کروا دیا۔ اس نرانی میں یہ حبیب و عارف قوی آیا کہ دونوں فریق کو شکست ہوئی اور دونوں فریق میدانِ جنگ سے ہٹ گئے۔ اس وقت کے بعد سلطان مسعود نے آذربائجان کا قصد کیا اور ملک وادوں نے ہمدان کی جانب قدم بردھائے اس میں غیظ اشد ہوتا چلا گیا۔ اس نے جس مرد کا مردار تھام دیا پر قبضہ کرنے کی اس نے دلی چن چن کر لوگوں نے قادیان پر پہنچ کر قبضہ حاصل کر لیا اور اس وقت اپنے دائر و حکومت کو خزاں متان تک بڑھا لیا۔

سلجوقی شہا و کا قبضہ اور پرچہ کا کام حملہ۔ انہی واقعات کے اثناء میں اتھوق شاہ بن سلطان مسعود کو بغداد کے بعد کرانی میں تیر ہوئی۔ الممترہ راستہ کرتے رہا و ملکات بغداد کی جانب بڑھا و قشربن سعد امامہ و حکام امیر خزانہ اس کی مدد کی طرف شہر مصر و قہر و بازو ہوا اور باغیان کی بنیادی بغداد میں قیام دیا۔ یہ گری کی گرم ازوری ہوئی۔ شہر و اور ہر سادہ قہر مجوز چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اتھوق شاہ نے بے نکل مہم و جدت کی۔ قشربن سلطان نے بغداد میں و چن آ کر لوٹ مار کرنے والوں کو چن چن کر قتل و قید کر دیا و لوگوں کو سخت سزا دی۔

مسعود بن امین کے قتل کے بعد سلطان مسعود نے طبرستان کے بھائی محمد بن امین کو مامور کیا اور انتظام و حاکم بنی خواجہ سے پہلے ہی براہِ مخرج میں امیر اسیر کو اس کے ساتھ لے گیا۔

غیاث الدین کا قتل۔ غیاث الدین اور ملک وادوں نے قادیان اور خزاں پر قبضہ کرنے کے بعد جیسا کہ ابھی آپ اوپر پڑھا گئے ہیں عراق کا قصد کیا۔ خزاں و شہر انجی کو اس کے ہمر او تھا جس وقت یہ یوسف چارہ کے قریب پہنچے سلطان مسعود کو اور نیزہ لٹے ہوئے ان کے استقبال کو نکلا یہ لوگ اس خبر کو سن کر متفرق و منتشر ہو گئے ملک وادوں میں چلا گیا۔ خزاں و رزم شہر پہنچے۔ مہم و حکومت کی جانب لوہہ غیاث الدین تھا وہ گیا۔ ہمدان و قہر کا راستہ اختیار کیا و خزاں وادوں میں چند خراسانی غلاموں نے جو اس کے ہم نواب تھے سلطان مسعود سے (جس وقت کہ راٹھ کیا تھا کہ چلوں گے) اتفاقاً وقت حمالہ کے ہوا۔ ان مقام قہرستان میں استغیان کے بارہ چن کر لیا گیا۔

خلافتِ خانہ نقیہ۔ انجمنِ باقعات پر مسعود کا دور تمام ہو جاتا ہے اور دلی طائفہ اہل ملیکی اور اُسے دین تبدیلی ضرورت کی وجہ سے امانت کا ایک دگرگوں نظریہ ہے۔ خزاں وادوں کے دوراز سے نکل جاتے ہیں۔ خلافتِ امیر و مہم و سلاطین و دارالحق خستہ ہندو سے چارہ تا قاسم سب میں چلتا ہے ایک سوا ائمہ قادیان قسطنطنیہ کی مدد و مدد یہ سلسلہ تجارت بند شدہ رہا کرتی تھی وہ اس لئے مست کو انجام دیتا ہے۔ قاف خانہ کعبہ کی بنیادی میں اظہار و بظاہر و بطن مصر کی طرف کرتا ہے۔ باغیان کی دلی ہوا اسی سندس حد سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ ملک منع ہو کر دارالخلافت بغداد کو آگہ کرتے ہیں اور اس کا سرور اپنے نام کا سندہ اہل ملی چل رہا ہے۔ خزاں وادوں و ارباب اسطفت میں گروہ کے قتل قبیح پر سر بائندہ کرانہ قہر سے ہوتے ہیں اور گروہ کے

[illegible]

وزارے خلافت کی تجدید ملیں۔ مسیحیت میں اعلیٰ خدائے مطلق اور وزیر الملوکیت مل ہی مطلقین میں ان میں ہونے کی اس وجہ سے کہ وزیر الملوکیت قدرت مآب کے کاسوں پر آخر معروض ہو چکا تھا۔ وزیر الملوکیت کو اپنی اس حرکت پر خوف پیدا ہوا۔ مہدی مسیح کے پاس جا کر یہ دیکر کہیں ہوا سلطان مسیح نے وزیر الملوکیت کی سازش کی مگر خلافت مآب نے اس کو عہدہ وزارت پر قبول نہ فرما دیا بلکہ اس کے تمام سرکاروں سے ترویج کر دیا اور یہ نے اس کے کاغذی اقتدار کو بھی زبردور دلا دیا وزیر تھا ماسور فرمایا۔ چند روز اس کو معزول کر کے سید المرسلہ انبار کی کو یہ عہدہ عطایہ کیا۔ بعد ازاں مسیح نے اس سلطان مسیح وزیر خلافت بعد ازیں آج مسزول وزیر فرما دیا۔ اور انصورت میں جو چاہا اپنے وزیر کو خلافت مآب کی خدمت میں وزیر الملوکیت کی حق تعالیٰ کرانے اور اس کو اس کے مکان پر جانے کی اجازت دلا دیا کہ وہ بھلا۔ چنانچہ خلافت مآب نے سلطان مسیح کی درخواست پر وزیر الملوکیت کو اس کے مکان پر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

شخص بغداد پر محمد بن جبر و زکی اقرری ۱۰۵۶ھ میں مجاہدین بہرہ دشمنی بغداد و محروا کی کیا سلطان مسعود کے
 قہار میں سے اسیر کر لی تو حکومت مصر پر تھا اس وجہ سے باوجود ہوا۔ اس پد فی سے ابو شول نے یہ وعدہ کیا تھا سلطان
 جب سلطان مسعود را خلافت بغداد میں وارد ہوا تو اس نے اس شخص کا خیال کوئے مجاہدین بہرہ دشمنی بغداد پر متعین
 کیا مگر اس مرتبہ مجاہدین کی فتنہ سے دو کوں کو قلعہ نہ پہنچا اس وجہ سے کہ ابو شول نے اپنی وزیر ابو راہین کا روت سے جو سلطان
 مسعود کو مالا تھا سارے ذکر کی فتنہ کی جہل حالت کر لی۔ یہ بات تھوڑے دنوں میں سے یہ دونوں بھی مصر پر کرتے تھے۔ ۱۰۵۷ھ میں
 سلطان مسعود نے مجاہدین فتنہ بغداد کے حسب کوہ باغیوں اور جو ہم چہ نہ تو جس کا افساد کرنے پر سخت مہم کی۔ نائب نے
 عرض کی "مصور ہم خانہ زادیوں کا اس میں کچھ تصور نہیں ہے ان وزیر اور اہل قدرت نے ابو باغیوں سے مزہ بازی کر لی ہے اس
 وجہ سے اس کا افساد نہیں ہو سکتا" سلطان مسعود نے قسم کھائی کہ فتنہ کو فتنہ کے جوہر سے اہل فتنہ کے دونوں کو صلیب پر
 چھادوں گا چنانچہ اپنے سامنے اسے قہار و کفر قرار کے صلیب دیے دی۔ اپنے وزیر نے محمد نہ آیا۔ جھاک گیا۔ اکڑا ہوا
 گرفتار کرنے کے لئے اور فتح ہو کر صلیب پر باوجود سلطان فتنہ کو ان سے قہار و کفر سے پہنچا۔

امیرِ خاص نیل کا عروج سلطان سوار ہے اسے دل میں ہے۔ تیرے جس کو گلے لڑتے تھے اس کو کچھ کا تو تیرے خاص ہیں۔ اپنے

[illegible]

بہار اور برطانوی امریکا کا حملہ اسی اشکاء میں علی بن ابیہر کی طرف سے کیا گیا۔ چاندی میں بغداد میں قیام کیا گیا۔ علی نے شیعہ کی حمایت کے بغرض سے متعدد فوجیں مرتب کیں۔ بغداد کے عوام ان میں سے بہت سے لوگوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ علی نے دلائی لاما کو بھی امریکا کو روانہ کیا۔ دلائی لاما نے علی کو جواب دیا کہ وہ اپنے ملک میں قیام نہیں کرتے۔ علی نے دلائی لاما کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ دلائی لاما نے فرار ہو کر تبت چلے گئے۔ علی نے دلائی لاما کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ دلائی لاما نے فرار ہو کر تبت چلے گئے۔ علی نے دلائی لاما کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ دلائی لاما نے فرار ہو کر تبت چلے گئے۔

سلطان محمود اور ملک شہر کو مذاقات پر آمادہ ہوئے۔ ان ملک شہر کی فوجوں نے سلطان محمود کو دیکھ کر ہنسنا شروع کیا۔

[illegible]

منہم، پاس سے اور اس کے بچے ہلکے تیرے۔ ہر اہل وقت ہوتی رہی اور یہ اس کو خاص ہے کہ بڑا خانے اور دارا کیسے دولت کی طلبہ کی فریضیت و نصیحت کر رہا تھا۔ اسے جس میں خود کو دور کیا۔ ملک خزانے کے لیے کی جواب کو غصہ کیا۔ سلطان مسعود یہ خبر پر کراچے ہی سے لائے۔ اے۔ عہدہ کی۔ خدمات معقول تھے ملک تبر نے قبول کر لے۔

بش کی خبر وان میں غارت گری اسی کے بعد جب مسیحیوں میں اوروں کی دولت خائبہ ہو، جس میں بخش و ان
مطلبی اور امن دینے وغیرہ دتے براہی کی جانب واپس آیا۔ تب شاہ بن سلطان محمود کو بھی لوگوں کے خبر ہوا۔ ان لوگوں نے
خلافت مآب سے شک و شبہ کی بات قطعاً نہ کی مگر خلافت مآب سے متعلقہ فرد فرمایا۔ فوجیں فراہم کر کے
داد دھلائی کی تمام بند کی گئی۔ سلطان محمود کو بھی لوگوں کے آنے کا خیال نہ پہنچا۔ سلطان محمود نے آنے کا وعدہ کیا لیکن
اپنے چچا ملک شہر کی وجہ سے نہ آ سکا۔ اس نے بھی خبر نہ لی۔ بخش کو جب یہ خبر ملی کہ خلافت مآب سے سلطان محمود کو بھی کاغذ نصیحا
تو اس نے جسے قبول کر لیا۔ ملی سنا دینا اور خبر کے پتہ میں ڈال دیا۔ طریقہ کی نصیحا سے بدگیا۔ اس نے وعدہ نہ
ہو شانی مسیحیوں میں سلطان محمود و دربار و اہل و عیال کی بخش نے یہ کہن کا چھوڑ دیا اور روایتی کے وقت علی بن ابی طالب و

پہلے میں تیسرے کا عہدہ وزارت پر تقریر میں فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں یہ کوئی عہدہ نہیں دیا ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی اور کام کیا ہے۔ اس کے بعد میں خلافت کا نام لیا اور اس کے لیے جتنی باتیں کہیں گے وہ سب اس کے لیے ہیں۔

ملک شاہ کی تخت نشینی کیے اور جب علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے جعفر کی ملازمت کے لیے مراکز مقامہ قائم کیے، پھر وہیں جعفر علیہ السلام نے جو ان کے عہدِ خلافت میں پیش قدمی کی تھی، وہاں علیہ السلام نے حکومت کی۔ یہ بات جو بیہوش کن ہے۔

ساحلین سمندر، ملک کے قریب کا اُغری بادشاہ تھا جس نے ہندو میں حکومت کی۔ اس کے مرنے سے خاندانی سلطنت کی عداوت، ایک نامی مقبرہ، یہی کہ اس کے بعد کوئی شخص ایسا نہ بھرا جس کی طرف انتظامات کی جاتی تھیں۔ انیسویں صدی کے وسط اور قریب زمرہ دورے کا یہ پتہ تھا۔

[illegible]

وزیر اہتمام میجر کا کوٹہ اور واسطہ پر قبضہ بعد ازاں وزیر مملکت نے ایک دستہ فوج کو فوجی طرف اور ایک دستہ فوج واسطہ کی جانب روانہ کی جہاں فوجیں سہ کوٹہ اور واسطہ پر قبضہ کر لیا جس کے بعد ان ملک شاہ کی فوجوں نے اس کی جانب آئی۔ خلافت ماب کی فوج نے واسطہ پھول دی۔ خلافت ماب یہ کہ جس شخص نے ایک فوج کے ساتھ واسطہ پانچنے اور سہ فوجی لشکر کے قبضہ سے اس کو نکالی کیا۔ اور چار روز تک ان کے حاکم کی طرف کوچ فرمایا۔ بعد وہ از قبضہ وراثت کو۔ وزیر خلافت بعد اس کے آئے۔

[illegible]

معاشرہ و تکریمت: اس دور میں خلیفہ عثمان نے ایک فوج بسرا افریقی ہمدرد پر مولیٰ خالد بن ولید اور امیر ترکش جو خلافت کا حق نامی صاحب تھا تکریمت کے معاشرہ کو روانہ فرمایا ان کا مقصد وقت سے باہرین پروردگار و تر قلب ان میں ہو گا امیر ترکش نے اس خوف سے کہ یہاں پر ہمدرد بھی کرے گا کہ اسے سزا دہل وقت والی تکریمت سے ملے کہ ہمدرد پروردگار و امیر و معاشرہ کو جس اس کے ساتھ ہے محرق کر کے والی تکریمت کے ہمدرد کر دیا وہ تکریمت نے ان کو قتل میں ڈال دیا اس سے افریقہ میں بھگدڑ مچ گئی۔ افریقہ کا حصہ کثیر روپا میں فروپ گیا ترکش اور عثمان نے طریق فرما کر اس کا قصد کیا۔ اٹھارہ سو میں جس قدر آدمی جا دیاں پہنچیں ان کو قتل کر دیا۔ ان کے خلاف مآب نے ان دلوں باخیاں ڈال دیں کہ جو اسوں کا مقابلہ کیا۔ یہ دونوں باقی بھاگ کھڑے ہوئے خلافت مآب نے تکریمت پر پہنچ کر معاشرہ کو لیا جتو بن معاشرہ کے رہا۔ بعد ازاں وہاں خلافت کی جانب مراجعت فرمائی وہاں کے بعد اس دور میں خلافت مآب نے ہمدرد پروردگار و ہمدرد پروردگار کی غرض سے ایک قاصد تکریمت روانہ کیا اس نے تکریمت کے نامی گرفتار کر لیا۔ تب خلافت مآب نے ان کی سرکوبی کو ایک فوج روانہ کی اس نے مقابلہ کیا۔ خلافت مآب کی فوج شہر پر تصرف کر لیا۔ خلافت مآب کو اس کی ذہنی تکریمت پر فرمایا کہ اسے سزا دہل وقت میں ہمدرد پروردگار کے ساتھ شہر

تاجدارِ عالم و ملوک۔ کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی عظمت و شوکت سے حیران رہا۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔

تاجدارِ عالم و ملوک۔ کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی عظمت و شوکت سے حیران رہا۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔

تاجدارِ عالم و ملوک۔ کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی عظمت و شوکت سے حیران رہا۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔

تاجدارِ عالم و ملوک۔ کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی عظمت و شوکت سے حیران رہا۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔

تاجدارِ عالم و ملوک۔ کہ جس نے اس کو دیکھا وہ اس کی عظمت و شوکت سے حیران رہا۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔ اس کی شان و شوکت سے تمام ملوک و امراء حیران رہے۔

خوبی اور کمزوری میں یہ موازنہ کرنا بہت ہی دشوار کام ہے۔ یہاں امانت بھرا دور دراز ہے۔

شملہ کا خوزستان پر قبضہ۔ ہم وہاں پر آئے ہیں کہ شہر تمامانی غلہ کا قلعہ اس کا نام ہے۔ ہر جہاں قلعہ اور مسجد کے قریب

ترکمانی کے غلام مسلمانوں سے تھے جس سے وہ مسلمان بن گئے۔ انہی کے آگے کے تحت اس مسجد خاں تپہ لگائی گئی اور وہاں تک جان

خوزستان کی جانب بھاگ کر آئے۔ ایک شادی ہوئی۔ مظاہر محمد آں دہوں خوزستان کا غلام اس خطا غلام نے یہ خبر پائی کہ شہر

خوزستان کی جانب دریا بہتا ہے۔ فوراً اس نے خاقان میں روئے۔ شملہ نے اس کو فوج کا قائد بنایا۔ وہ کہتا تھا کہ اگلی سے اس

کو قبضہ ہے۔ اس نے اس کے دروازہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن خوزستان کی دہلیز پر وہاں سے آئے غلاموں نے اس کی خدمت میں بیٹھ کر

اور اچھی بہت و دیر ہی فوجانی بنائی۔ امانت عاقب نے اس کا مدد دیا۔ فرمایا۔ شملہ خوزستان کی طرف بھاگا۔ اس کو

تھک بھاگ کر سلطان کے پاس پہنچا۔ وہاں سے خواہ مخواہ کر کے لے گا۔

[illegible][illegible]

فوج کھلی کی۔ ان فوجوں نے سلطان خجھر کو شکست دی اس کے لشکر کا کوہستان لیا اور اس کو قید بھی کر لیا۔ کل بادشاہان پر قابض و متصرف ہو گئے اور انہیں دولت مشترکہ متفقہ و متفق ہو گئے جو جس شہر میں پہنچا جس کو اب چلتا۔ جو کانٹا کھانگی کو زور دے کرنے لگے۔ سلطان خجھر کو کھنڈہ بندہ بننے کوئے تمام مالک کو لوٹے پھرتے تھے۔ یہی ذریعہ ان کے لوٹ لینے اور غارت و تاراج کرنے کا تھا۔ وقت رفتہ رفتہ اکثر شہروں پر قابض ہو گئے تاکہ سلطان خجھر ان کی مراد سے اس وقت میں نکل بھاگا اور اس وقت میں ترکان نظامت کی مٹا لے ہوئے فوت ہو گیا۔ اس وقت خراسان ان کے اسیر و غلام بن گیا جیسا کہ آئندہ ہم اس کے حالات کے ذیل میں تحریر کریں گے۔ بعد ازاں بنی خوارزم شاہ نے ان نکل بھاگ و تاراج خوارزمشاہ نے اسے اور صوبہ خوارزم پر اپنی بیٹھکیں سے قبضہ حاصل کر لیا اور بجائے مسلمانین خوارزم کے خراسانی کرنے لگے جہاں تک کہ چنگیز خان بادشاہ تاجرانے اسے اس قانون میں اس کے دولت و حکومت کا خاتمہ کر دیا جیسا کہ ہم آئندہ وہاں پر سن دو گوں کے حالات مجدد و بدامان تحریر کرنے والے پھر منہ پر تحریر کریں گے۔

سیمان شاہ اور خوارزم شاہ سلیمان شاہ بن محمد برلاس سے اپنے چچا ملک خجھر کے پاس خراسان میں منہ پر ملک خجھر نے اپنی واپس آئی تھی مقرر کیا تھا اور وہاں خراسان پر اس کے نام کا خطبہ بھی پڑھا تھا جسے جب ترکان خوارزم نے ملک خجھر کو مطلوب کر کے گرفتار کر لیا تو سلیمان شاہ اس کے لشکر پر حکومت کرنے لگا۔ بعد ازاں ترکان خوارزم سے مطالبہ کیا کہ وہاں گھر خوارزم شاہ کے پاس بیٹھا۔ خوارزم شاہ نے اس کی بڑی عزت کی۔ اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا لیکن بعد چند ہی کسی وجہ سے ناراض ہو گیا۔ سلیمان شاہ نے اسے اس کا راستہ لیا۔ خوارزمشاہ نے اسے واپس لے گیا۔ سلیمان شاہ نے اس کا نشان کی جانب کوچ کیا۔ سلطان عمر نے جو فخر پا کر نیک فوج بھیجی وہی جس نے غریب سلیمان شاہ کو قتل کیا جس کی وجہ سے وہ بے درجہ محمد بن خوارزمشاہ کا فرار کیا وہاں تک سلیمان شاہ نے وہاں کا غرض جب کسی طرف سے غیر حقد کی آواز سنائی تو زدی اور کورہ اور خوارزمیوں سے اشتباہی ہوتا نظر آتا تو خوف چلا گیا اور سب محسن کے پاس قیام پذیر ہو کر

سلیمان شاہ کی بغاوت اس آٹھ خلافت مآب سے بعد اس میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور اس غرض سے کہ آئندہ خلافت مآب کی حفاظت و برنامہ ریزی کر سکیں اور چوں کہ وہاں خلافت میں کچھ دیا۔ حصول اجازت کے بعد کورہ کی فوج کے ساتھ جس کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی دار خلافت بغداد میں داخل ہوا۔ وزیر السلطنت کے بیٹے کاظمی القضاۃ اور اراکین دولت نے استقبال کیا چنانچہ سلیمان شاہ نے ماہ محرم ۷۰۵ھ کو دار خلافت میں حاضر ہوا۔ کاظمی القضاۃ اراکین دولت اور خاندان عباسیہ کے حامی بنی امیہ جو خوارزم شاہ نے دستور کے مطابق اطاعت اور فرمانبرداری کی تھی تھائی اور اس امر کا اقرار کیا کہ آئندہ وراثتی سے مستحق ہے۔ خلافت مآب نے خوش ہو کر خلافت مآب باج بعد ازاں اس کے نام کا خطبہ پڑھنے لگے۔ کاظمی القضاۃ اور اس کو دی خطا بات اور القاب حلائے فرمائے جو اس کے باج کے تھے اور لشکر بغداد سے تین سو ہزار مسلمانین فرمائے اسیر قیدیان واپس لے کر اس کا امیر مآب مقرر کیا۔

سلیمان شاہ اور سلطان محمد بن چنگ بادشاہی اول شہنشاہ محمد بن سلیمان شاہ نے بلا پیش کی جانب کوچ کیا اور خلافت مآب کا سونپ جایاں صوبان کی جانب روانہ ہوا۔ ملک شاہ بن سلطان محمود برادر سلیمان شاہ واپس خوارزمستان کو خلافت

جن کا سر دے دست کش ہو کر آخری ماہ ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ میں بھوان کی طرف کوچ کر گیا اور زمین الدین نے موصل کی جانب مداخلت کی۔

ملک شاہ اور ایلدکڑ کی پسپائی: سلطان محمد نے جس وقت بھوان کا قصد کیا تو ملک شاہ اور ایلدکڑ جمع اپنے دھند اور ہر ایوں کے دے چلے آئے تھے ایلدکڑ خود نے نہ حاجت کی لڑائی ہوئی۔ ان لوگوں نے اپنا حق کو شکست دے دی۔ سلطان محمد نے یہ خبر پا کر امیر عثمان بن قاجاز کو ہر افری ایک فوج کے ایلدکڑ کی ملک پر روانہ ہوا۔ امیر عثمان ہنوز سے نہ پہنچے پایا تھا کہ ملک شاہ اور ایلدکڑ نے بے لوث کھڑے ہوئے تھے اور بھند عاصرد ہندو جا رہے تھے۔ شاہ و امیر عثمان سے نہ مجبور ہو گئی ایک خوریز جنگ کے بعد امیر عثمان کو شکست ہوئی سلطان محمد نے اس واقعہ سے متنبہ ہو کر ملک شاہ اور ایلدکڑ کے قہاق میں غورستان کی جانب کوچ کیا سلطان میں پہنچ کر یہ خبر کوئی نہ ہوئی کہ ایلدکڑ تو اس وقت غور میں ٹھہرا ہوا ہے اور ایلدکڑ نے بھند رو گئی وہ ابھی ملک شاہ اور ایلدکڑ بھوان میں پھر داخل ہو کر قبضہ کر لیا ہے اور ہر متور سابق سلطان محمد کے چہ کا خطبہ پڑھا جاتا ہے اس خبر کی استماع سے سلطان محمد کے تن مردہ میں جان ہی پڑ گئی اسی وقت بھوان کی جانب مداخلت کا حکم دے دیا۔ باقی رہ گئے ملک شاہ اور ایلدکڑ ان کے دھند مشرقی منتشر ہو گئے۔ غلط والی خودستان نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ ملک شاہ اور ایلدکڑ کے پچھلے بھوت گئے۔ چار دنایا پانچ دن اپنے شہر والی کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

سفر بھوانی کی سرکشی و اطاعت: سفر بھوانی والی ملک نے ان لشکروں اور زعمات سے سوا ایلدکڑ کو دست و راج کیا تھا اور ایک خاصا لشکر بھی مرہب اور تیار کر لیا تھا۔ ظیفہ قسمی کو جب قیام کو نہ فرغت حاصل ہوئی تو اس نے سفر بھوانی کی سرکوبی کی جانب توجہ کی۔ ۱۱ جون ۱۱۵۲ھ میں لشکر آراستہ کر کے سفر کی طرف روانہ ہوا۔ ملک کے قریب پہنچ کر امیر غلو ہوس نے تدارک کی غلافیت مابین میں قیام فرمایا یہ خبر اس ہم کبر کر کے لگا۔ "ظیفہ قسمی نے اس رائے کو نہ فرما کر امیر غلو ہوس کو روانگی کا حکم دیا چنانچہ امیر غلو ہوس نے سفر کے پاس جائز سمجھا یا بجھایا اور اس کو حکم خلافت کا مطلع بنا کر خلافت مابین کی خدمت میں واپس آیا اور کل حالات عرض کیے خلافت مابین نے خوش ہو کر امیر غلو ہوس کو امیر اور امیر غلو کو بلا و ملک میں جاگیر و رعایت فرما کر دار خلافت کی جانب مراجعت کی۔

سفر کی بغاوت اور شکست: واپس کے بعد خلافت مابین اور امیر غلو ہوس نے بلا و ملک کا قصد کیا سفر امیر غلو ہوس کو بلا و ملک سے نکال باہر کر کے تھا حکومت کرنے کا اور سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ امیر غلو ہوس نے خبر پا کر دار خلافت بھند دے ایک لشکر لے کر روانہ ہوا۔ سفر مقابلہ پر آگیا گھوڑی کی لڑائی ہوئی میدان امیر غلو ہوس کے ہاتھ ہوا۔ سفر کو شکست ہوئی۔ چار سو سو اربوں کی قیمت سے قلعہ کا کئی کی طرف بھاگ گیا چنانچہ امیر قاجاز زعمید نے کئی قبضہ و صرف میں قلعہ اس کے ہر ۱۱ جون میں اپنا فوج کو آراستہ اور درست کر کے پھر بلا و ملک کا قصد کیا۔ امیر غلو ہوس نے مقابلہ کیا اور انہیں ہر تین آغواہ امیر غلو ہوس کو شکست ہوئی کمال افری سے بھند اوک کی جانب مراجعت کی۔ خلافت مابین نے خبر پا کر لشکر کو تادی کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے اپنی فوج کو آراستہ کر کے نہایت کی جانب کوچ فرما اور بلا و ملک پہنچا۔ ایک فوج ہر افری ہر ملک اسلحہ کی

مردانہ صفتوں سے ستر نے پرتی کر یہ زوئی کا راستہ لیا۔ ترشک نے اس کے بھائی کا مدد مال و اسباب کو کھوت کر قلعہ مانگی ہے
کا صرہ کر لیا۔ ہندو کا صرہ کر کے بندھن کی طرف مروت کی اور ایک طرف راجستھان کی دارالافتادہ ہندو میں بھیج
دی۔

ستر کی اخلاعت ستر بھائی پریشان ملک شاد نے پانچ سو سال تک شاد نے پانچ سو سال سے اس کی بددی۔ ستر نے
بھائی کے ساتھ اور شہر کا قصد کیا۔ ترشک نے بھی یہی کرنا۔ فتنہ مہاراجہ کی اخلاعت مہاراجہ نے ایک نئی امدادی
بھیج دی۔ مگر ایک غیر صلہ کی کھنڈ کرنے کو ترشک کے پانچ بھائی ترشک نے اس کو قید کر لیا اور لشکر تیار کر کے ملے۔
ستر اس کا چاہنے لگا۔ ستر نے بھائی کے پاس سے کہا۔ مہاراجہ کی ماں جو کچھ مال و اسباب اپنے لیے لے کر گیا۔ ستر نے بھی
میں جا کر رہ لیا ایک۔ ستر نے بھائی کے پاس سے کہا۔ ستر نے بھائی کے پاس سے کہا۔ ستر نے بھائی کے پاس سے کہا۔
قال: ہا۔ ملاحظہ فرمائیے خوش رکھو۔ ہر خلاف میں حاضر ہو۔ نہ کی وجہ نہ دی۔

شہنشاہ کا فرار شہنشاہ نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔ شہنشاہ نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔ شہنشاہ نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔
قال: ہا۔ ملاحظہ فرمائیے خوش رکھو۔ ہر خلاف میں حاضر ہو۔ نہ کی وجہ نہ دی۔

سلطان محمد کی وفات سلطان محمد نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔ سلطان محمد نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔ سلطان محمد نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔
قال: ہا۔ ملاحظہ فرمائیے خوش رکھو۔ ہر خلاف میں حاضر ہو۔ نہ کی وجہ نہ دی۔

سلیمان شاہ کی تخت نشینی سلطان محمد نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔ سلطان محمد نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔ سلطان محمد نے شہر اور قلعہ کا قصد کیا۔
قال: ہا۔ ملاحظہ فرمائیے خوش رکھو۔ ہر خلاف میں حاضر ہو۔ نہ کی وجہ نہ دی۔

کے لئے تھیں۔ زمین الدین کو اس سے خطبہ پڑھا۔ بلا اطلاع سلیمان شاہ عروصل کی جو سب مراجعت کر دی۔ زمین الدین کی ہانکی سے سلیمان شاہ شیرازہ بہتر ہو، ہم ہم ہم ہو گیا جس قصہ سے شروع کیا تھا وہ چار سو سو تھیں اسے بہت نہ آئی۔ یہاں میں داخل ہوا۔ انہی دو دنوں نے اس کی عظمت و حکومت کی پختہ کی۔ اور اہل طاقت و خلد و اس کے ام کا خطبہ پڑھا گیا۔

ملک شاہ کا خاتمہ اس اثناء میں ملک شاہ کی سمیت بھی اسفغان میں چڑھ گئی۔ دارالخلافت ہندو میں پہلا بیجا "سلیمان شاہ" خطبہ سرفراز کے سرے نام کا خطبہ پڑھا جائے اور جو آئین عرائق پہلے سے پھر جاری رکھ جائے۔ در نہ شہر پر فوج کشی کر دیں گے۔ وزیر عیون الدین عیون نے غلٹ مکی سے نام لیا۔ ایک لوٹری ملک شاہ سے ہنس چکا دیکھ کر اس نے زہر سے اس کی زمرہ کی کا خاتمہ کر دیا۔ یہ واقعہ درج ہے۔

سلیمان شاہ اور شرف الدین میں کشیدگی ملک شاہ کے مرنے سے بعد اہل اسفغان کے ملک شاہ کے کل سردار اور صاحبان و کمال و بزرگ سلیمان شاہ کے نام کا خطبہ پڑھا شروع کیا شہر نے خود شان کی جانب معاہدہ کی اور ان کی بلا پر قبضہ کر لیا جس پر ملک شاہ متحرف اور غاضب تھا فرض اس طرح سے سلیمان شاہ کی حکومت کا سرکار شروع میں چلنے لگا۔ غمزدہ دونوں بھائیوں اور صاحب میں منہبہ ہو گیا۔ کہ وہ یہ سلطنت چھوڑ کر راجہ ملک میں اپنی اوقات صرف کرنے لگا۔ دن رات شراب نوشی کا شغل رہے لگا۔ امراء اور اراکین دولت کی طرف تعلق نہ ہو رہا تھا۔ مخزنوں و گنجینوں اور خانوں سے اور بادشاہ راجہ تھا امور مملکت شرف الدین کی رو بہرہ مستشارت سلجوقیہ سے تھا نظام و سہرے رہا تھا یہ شخص نہایت دین دار صاحب عقل اور با تدبیر تھا۔ امراء اور اراکین دولت اس سے اکثر سلیمان شاہ کی شکایت کیا کرتے تھے ایک روز یہ سلیمان شاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نصیحت دیکر عرض و معروض کرنے لگا۔ سلیمان شاہ اس وقت نشہ میں تھا۔ مسخروں و اشارہ کر دیا۔ انہوں نے شرف الدین کو بازو شہر سے کر دیا۔ شرف الدین نے بار بار فریاد کیا کہ چلا آ جا۔

سلیمان شاہ کا قتل سلیمان شاہ کو جب بھائی یا تو شرف الدین سے ہزار فوج کی شرف الدین نے سلیمان شاہ کا ہر دور قبول کر لیا کہ ایک گانا جانا ایک قہم بند کر دیا۔ سلیمان شاہ کو اس سے بکھر ڈھیر پڑا۔ ایلان وانی سے کو اپنی ملک پر بلا بھیجا ایلانچ ان دونوں میں تھا۔ سبذرت کی کسمت نے بعد میں مع اپنی فوج کے حاضر ہوں کا۔ اتفاق یہ کہ اس کی فخر شرف الدین تک پہنچ گئی اس سے خستہ و افشانی اور سب حد شدید کی چڑھ گئی۔ ایک روز حکومت کے بھاء سے سلطان سلیمان شاہ کو اس نے ماتہ پیشوں کے اپنے مکان پر دھکوا کر اراکین دولت اس سے تلک آئی رہے تھے۔ شرف الدین کا اشارہ پا کر سلیمان شاہ کو کمرے اس کے صحابیوں اور وزیر ابوالقاسم محمود بن عبدالمعز حادی نے سے اور حوالہ دیا جس میں گرفتار کر لیا گیا۔ وزیر اور صدر جوں کو تو ہی وقت تک نہ ڈالا اور سلیمان شاہ کو چھوڑے قید میں رکھا۔ بعد ازاں ایک شخص کو اشارہ کر دیا۔ اس نے گئی تھوڑے کر سلیمان شاہ کو مار ڈالا۔

ایلانچ اور ایلانچ کا اتحاد ایلانچ وانی رہے کو اس کی فرنگی فرمیں عرب کر کے عادت گئی کرتا ہوا بعد ان پہنچ کر عاصمہ کر لیا۔ شرف الدین نے تاکہ اٹھم ایلانچ کو اس واقعہ سے مطلع کر کے اسلطان شاہ بن مغرل کو پختہ کرنے کی فوج سے

جلا بھی۔ پتا چلے کہ میں بڑا رسوا اور ان کی بیعت سے ہرگز آہٹا ہوں۔ اچانک ماسمرہ سے دست کش ہو کر چلا گیا۔ ایلدک نے ہر ان میں داخل ہو کر اور سلطان شاہ بن بھرن کے نام کا خطہ پڑھا اس کی حکمت و مصلحت کی اعلیٰ ہر ان سے بیعت لی۔ ایلدک نے اس کا نام ایک مقرر کیا اور بھوان بن ایلدک اس کا صاحب بنایا گیا۔ اور بار خلافت میں اس کا فخری اصطلاحی عرضہ شدت کیجا گئی۔ یہ روایت ہے کہ ایلدک نے سلطان شاہ کے نام کا خطہ جامع بندہ کو میں پڑھا ہے اور جیسا کہ سلطان مسعود کی بعد حکومت میں واپس کا انتظام تھا وہی اب پھر جاری کیا جائے۔ خلافت مآب نے صلح کو جواب دے دیا اور دربار خلافت سے نہایت بے مزنی سے نکلے اور وہ پانی دلا یا پانی دلائی۔ اس نے ایلدک سے ملاش کر لی اور اپنی بیٹی کا عقد بھوان بن ایلدک سے کر کے ہر ان چلا دیا۔ ایلدک سلطان مسعود کے خادموں سے تھا۔ اس کو اور ان اور بعض مقامات آذربائیجان کی حکومت دی تھی وہ مسلمان بنوئی کسی خاصہ جنگی میں شریک نہیں ہوا۔ اس نے اور سلطان شاہ یعنی زہر قطربل سے انکسار کے بعد ملک قطربل سے نکاح کر لیا تھا جس سے بھوان بن زہر قطربل اور سلطان بھوان پیدا ہوئے۔

مسعود کا شہر ایلدک۔ ایلدک نے اور شاہ بن بھرن سے مصالحت ہو جانے کے بعد ایلدک نے آتسفر اور بی وائی مرزا کو اور سلطان شاہ کی اطلاع کو لکھ دیا۔ آتسفر نے اطلاع کو لہذا کرنے سے انکار کیا لکہ ایک لڑکے کا نام کا خطہ پڑھنے اور اس کی بیعت کرنے کی دیکھی تھی۔ یہ لڑکا اس کے پاس موجود تھا یعنی محمود بن ملک شہ۔ اصل یہ ہے کہ وزیر اس سلطنت اہن و سیرہ نے اس کو خیر کے نام کا خطہ پڑھے جانے اور اس کی بیعت کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس بناء پر ایلدک نے ایک فوج بھاری اپنے بیٹے بھوان کے لئے روانہ کی۔ یہ فوج کوئی اقام کرتی یعنی سرائے کی جانب جو آتسفر نے یہ خبر پا کر ماسمرہ والی خلافت سے امداد طلب کی چنانچہ ماسمرہ نے ایک فوج جن آتسفر کی کمک پر بھیج دی اہن آتسفر اور بھوان کا شہر ایلدک پر متعلقہ ہوا۔ بھوان نے شکست کھا کر ہر ان کی طرف مراجعت کی اور آتسفر و خضر و منصور مرزا فوت آیا۔

محمود بن ملک شاہ کی رہائی۔ جس وقت ملک شاہ بن محمود نے اصفہان میں زہر سے وفات پائی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں تو اس کے مساجدوں کا ایک گرد و پیش اس کے بیٹے محمود کے پاس ملا۔ شاہ کی طرف چلا گیا۔ زہر کی دکان و طہری والی فوس نے محمود کو ملک شاہ کو ان لوگوں سے بچھون کے کامیاب طور میں لے کر نظر بند کر دیا جس وجہ ایلدک نے بعد میں اپنے بیٹے اور سلطان کے نام کا خطہ پڑھے جانے کا پیام بھیجا تو وزیر اس سلطنت عمر بن ابوالظفر یعنی بنی میر و نے گرد و فوس کے امراء اور والیان ملک سے سازش شروع کر دی۔ دنگی بن وکلا کو یہ پہلا پہنچا۔ ایلدک نے یہ خبر فوج کشی کرنے کے لئے ہر ان کے کے علاقہ میں بھیجے پانی حاصل ہو گئی تو بہتر ہو گا کہ تم محمود بن ملک شاہ کی حکومت و مصلحت کی بیعت کر کے اس کے نام کا خطہ اپنے نام کا جو محمد بن ملک شہ پڑھا۔ یہ چوتھا ہو گا۔ محمود بن ملک شاہ کو ہر ان کے خدمت و مصلحت کی اس سے ہاتھ پر زہر کی۔ یہ وہ اس کے اور وادہ پر خوب بیٹے لگی۔ اچانک وادہ کے کو یہ واقعہ لکھ بھیجا اور اتفاق ہانے کی درخواست کی۔ ایلدک نے اقرار کیا کہ جواب دیا اور ساتھ ہی اس کے ہوس بڑا فوج کی بیعت سے زہر کی طرف کوچ کیا۔

ایلدک نے اور ایلدک کی جنگ۔ وصال مسعود آتسفر اور بی نے بنی یہ خبر پا کر پانچ ہزار سوار زہر کی پاس بھیج دیئے۔ رفتہ رفتہ ایلدک کو ان واقعات کی خبر گئی ایک لشکر حکیم مرتب اور پنج کے کے بعد جلا دھر و اصفہان کی جانب روانہ ہوا اور زہر

بن وکلاء، امالی قاضی کے پاس اور سلطان کی ملامت و فرما میر دہلوی اور حاکمی کا پیام بھیجا دنگی نے رکھا لی سے جواب دے دیا اور یہ کہا بھیجا "مجھے ملنے کی فرصت نہیں ہے میں اس وقت اپنی جائیداد پر جا رہا ہوں جو حال میں وہاں ملاقات سے مجھے ملنا ہوتی ہے۔" فیہ صورت مآب اور وزارت ہند سے اندر بھی طلب کی خلافت مآب اور وزارت ہند سے اندر ہندو ملک کا وہر دیکھا اور تن امرا کو جواب آ میر فطوح بھی تحریر کئے جو ایلدز نے لکھا اور اس کے مبلغ تھے۔ ایلدز نے پہلے اپنا بیج سے چھتر ہزار خرمن کی۔ اسے میں یہ خبر مسوع ہوئی کہ دنگی نے بیہم اور اس کے حفاظات کو لوٹ لیا ہے۔ فوراً ہی ہزار سواریوں کو دنگی سے حراست کرتے اور مقابلہ کرنے کو روانہ کیا۔ دنگی نے ان کو پہلے ہی حمل میں شکست دے دی تب ایلدز نے آفہ باغیان کی فتح کو طلب کیا۔ پھوڑے دیو بعد اس کا چنانچہ لڑا اور سلطان آفہ باغیان کی شکست ہوئے آفہ باغیان دنگی نے بھی یہ سن کر دیا بیج کیا ملک پر فہمیں روانہ کر دی مگر بذات خود اس خوف سے کہ مبادا شہر دہلی خود ہستان مہر میں داخل شدہ آجے اسے باہر میں فریک نہ ہو سکے۔ وہ اپنے ۵۵۰۰۰ میں ایلدز کو اور بیج نے صف آرائی کی۔ شہر دھرتی ہانے آفہ باغیان دنگی سے کہہ کر اس کا لشکر کو لوٹ لیا کیا ایلدز نے حاقب کے کے بیج کا مہرہ کر لیا بعد ازاں دونوں میں مصافحہ ہو گئی۔ مصافحہ کے بعد ایلدز نے ہزاروں کی جانب مراجعت کی۔

مسجد خلیفہ مسیح ظلال، بنی عباس کا پہلا خلیفہ ہے جس نے استقلال اور عظیم کے ساتھ زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی جس وقت کہ شیراز و حکومت و خلافت چین و موصل و امداد مصر اور طرابلس و شہر دہلی کا قیادہ عسکری کی شخصیں کے پوتہ بند چلے چکے تھے۔

خلیفہ متکلی کی وفات خلیفہ متکلی امام اللہ ابو عبد اللہ محمد بن سنیقر نے ۱۰۱۰ھ میں ۵۵۰ سال کی عمر میں اپنی خلافت کے چوبیس برس چار مہینے بعد وفات پائی۔ خلفا بنی عباس کا یہ پہلا متکلی ہے جس نے بلا حرکت کسی سلطان کے عزت پر سب سے کہ دیکھیں کا دور دورہ ہوا اتنی ہی عسکرانی کی۔ لشکر یوں اور مساجدوں کو اپنے قابو میں رکھا جس قدر جلاؤ و گورانی صوبہ سے کے دست بردار، غلبہ سے باقی رہ گئے تھے ان پر پیدار مغزلی اور ہوشیار سے حکومت کی جس وقت اس کے مرض میں اشد ہوئی کہیت پیدا ہوئی اور زندگی سے آپ کو تاجی محسوس ہوئی اسی وقت سے اس نے مرضوں کو اپنے اپنے لڑکوں کی تخت نشینی کر دینے کوئی۔ باد مسجد اپنے بیٹے کی خلافت کی فکر میں لگی ہوئی تھی اس کے بعد بھی اس کی اپنے بیٹے کے کو مست خلافت پر متکلی کرنے کی تدبیر میں تھی بلکہ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے مسجد کے قتل کا قصد کر لیا تھا۔

مسجد کے قتل کا منصوبہ یہ چند تہ بنار خلیفہ متکلی کے کہنے کے بعد اسے مسجد کو بلا بھیجا اور وہ بعد یہ خبر کر رہی کہ حکمران خلافت کی کوئی یوں کو چھراں دے دیں اور وہ خود اور اس کا بیٹا شہیر کیف ہو گیا تھا کہ جوئی حکمرانے خلافت میں قدم رکھنے پر دوس طرف سے مدد کر کے قتل کر ڈالا جائے۔ اتفاق یہ کہ اس کی خبر مسجد تک نہ گئی۔ اپنے باپ کے خواہ نہ مطلب کرنے کے اس کو آگیا اور اپنے مہر ایوں اور فراخوں کو ساتھ کر کے حکمرانے خلافت میں داخل ہوا اس نے داخل ہوتے ہی ایک لوطی نے یہ بد کہہ کر مل گیا۔ مسجد کے مہر ایوں سے ایک شخص نے پک کر کرکر کرنا۔ دوسری لوطی اس پر ایڑہ دیکھ کر بھاس نکری ہوئی۔ مسجد نے اپنے بھائی علی اور اس کی ماں کو گرفتار کر لیا۔ لوطیوں میں سے بعض کو قتل کر ڈالا اور بعض کو جیل میں ڈال دیا۔ اسے میں خلیفہ متکلی نے وفات پائی۔

الحسن مستحق بالند مستحق بالمراد ۵۵۶۶ ۱۲ ۵۷۵

تعلیم کی سرکوبی اور اطاعت: ۱۹۶۱ء میں خواتین (عربوں کا ایک قبیلہ ہے) طر اور کونہ میں جنگ ہوا اور خواتین نے ملایا تھا۔
 کیا، غیر ملکی، اور ان کی باکیا، بونہ اور کسر تھی (یہ بونہ جنگ سے پہلے کے نام تھے، مگر ان کی بونہ خواتین کے نام تھے)۔

پر عمارت کی شروع ہوئی۔ ارفش اور قیصر نے فوجیں آراستہ کر کے خلیج کا قنابلہ کیا۔ وہیں تک پہنچا کرتے چلے گئے خلیج نے صلح نہ کی اور قیصر نے اٹھارویں جواب دیا۔ تب خلیج بھی مقابلہ پر تل گئے کھسارن کی بڑائی ہوئی انعام کا مشق فکر شکست افرا کر ہمارا قیصر اٹھارواں کجی میں لار گیا۔ ارفش نے وہیں جا کر بیٹھنا۔ خلیج نے اس کو اسنا یا اور یہ مخالفت اور لالچاقت خود اور روانہ کر دیا۔ اسی وقت میں اکثر جسہ فکر شامی کا شدت۔ فتنگی سے میدان میں جا ہوا۔ زمین۔ باقی۔ نہ کوئی طرح جاس چکا نہ دیکھے۔ وزیر السلطنت کو نذر الدین بن مہر و خوشک کی دس فرستہ ٹھانستہ برطیسہ کی بھی فکرتہ راہت کر کے خلیج کو مروی کر دیا۔ خلیج یوں نہ بھل اور چاروں میں چلے گئے وزیر السلطنت نے بندہ کی جانب مراعیت کی۔ خلیج وقت و دقت میرا پہنچے اور حضرت نامہ لکھ کر دربار خلافت میں روانہ کیا۔ مصالحت کی درخواست کی خلافت مآب نے منظور فرمائی۔

نبی اسلام کا عراق سے اخراج چونکہ نبی اسلام کو ان حملہ نے اس سے پیشتر بے حد شہرت پیدا کی تھی علاوہ ہر نبی زمانہ عرصہ یافتہ میں ان لوگوں نے ان کا نام بھی دیا تھا۔ بین ہامت تھا کہ خلیج مسجد کے دن میں میں لوگوں کی طرف سے نہ انتہائی اور کچھ نہیں تھی۔ چنانچہ ۵۹ھ میں خلیج مسجد نے امیر یزدان بنی قریظ کو ان لوگوں کی جدائی اور سرکوبی پر مامور فرمایا۔ یہ لوگ صرف کے تمام اطراف میں پھیلے گئے تھے وزیر یزدان فوجیں روانہ کر کے درالخلافت بلے اور سے ملنے کی طرف روانہ ہوا اور ان صرف کو بھر دیا۔ اپنی ملک پر بلا بھلا۔ چند بچے ان صرف پر اور دیا جنگل کشتیاں لئے دوئے مع ایک عظیم لشکر کے آئینچا۔ ایک زمانہ تک امیر یزدان نبی اسلام کا کام دئے رہے۔ خلیج مسجد کو جنگ کا طوفان کھینچا۔ گوار کر دیا۔ بذریعہ حجاب آمیز مشق کے امیر یزدان کو توجہ سے ختم کیا۔ وہ یہ دیکھ کر غصہ میں طوالت کچھ ہوئی تو تیرن خبر نہیں ہے امیر یزدان اس غاب آئین مشق کو چھوڑ کر چلے گئے۔ امیر صرف کو بد کر خلافت مآب کا عہدہ دھلائے۔ دعووں نے باطلان رائے فکرتہ آراستہ کر کے چاروں طرف سے نبی اسلام پر تلے کر دیا۔ نبی اسلام اور غلہ کی آمد و رفت بند کر دی۔ مجھ رہا نبی اسلام بھی لکھ اور بیٹھا کر اٹل بنے۔ چار ہزار نبی اسلام درے گئے باقی امام کا کان کی نسبت یہ کارروائی کی تھی کہ بذریعہ ماری۔ سلطان کیا یا نہ آج کے بعد جو شخص نبی اسلام کا ملے کسی نظر آئے گا وہ بلا توجہ کسی امر سے قتل کر ڈالا جائے گا جو نبی محمد کے اندر جس کو جان باقی چلا جائے چنانچہ بخیرہ السیف نبی اسلام کو مجبور کر لکل کھڑے ہوئے ایک شخص بھی نبی اسلام کا عراق میں رہتی نہ رہا۔ صلہ و کل باقی نبی اسلام ان صرف کو نہ دیے گئے۔

دوسرے میں بجا وقت بھر اور امیر مکہ میں آنے کا کچھ میں تھوڑے خلیج مسجد کا آداب تھا۔ ۵۹ھ میں جب خلافت مآب نے اس کو قتل کر کے ہائے اس کے کھنکھن کو مامور فرمایا۔ امیر عطاء و رواں زادہ شہد الی خورستان نے اس کو مقتلات سے بڑا کر کے بھر دیا۔ چنانچہ علی کر دی اس کے اطراف ارباب کے دیہاتوں اور قصبوں کو خلافت و تاریخ کرنے لگے۔ دربار خلافت سے کھنکھن کے کام میں سکا۔ جس کے نہ کافرمان حاد ہو۔ کھنکھن نہ تو فوجیں فراہم کر سکا اور نہ اس کے لشکریوں کے ساتھ تھے۔ قیصر کی کر دیک۔ کاس سے اس کے ساتھ بلے دئے۔ وہ وہاں کی طرف بڑھا اور اسی کے اطراف و مضافات کو لوٹے لگے۔ امیر عطاء بریں اس کو بکایا گیا۔ وہ تھا۔ اس نے فوجیں فراہم کر بنی سکا۔ مراعیت کی بلکے کارزار کر مہر گیا۔ انعام بیک

کا رہنے لگا۔ چنانچہ دوسری چاقی رہی۔

عہدِ لہ بن اور خلیفہ میں کشیدگی۔ سیدہ سحیحہ نے کے عہدِ خلافت میں عہدِ اللہ بن ابی اللہ بن ابی و جیس رہیں اور وہ سہم جو را خلافت بندہ کے امیر بنی امیہ کا خلیفہ اور اس خلافت میں داخل ہو، ہر کام میں کچھ بھی پیش پیش ہو گیا تھا کہ دقیقہ زام حکومت اس کے آئندہ قدر میں تھی قلبِ لہ بن کا یہ زہریلی اس معاملہ میں اس کا نہ سیر اور ہم، چنگ فہ جس وقت نہ وقت مآب نے عہدِ وزارت سے شرفِ اللہ بن جعفر کو سر قرار فرمایا، وہ وزیرِ اسطنت کو عہدِ اللہ بن کے کاموں پر حصر فرما دیا۔ اس کے اختیار سے مآب نے اس وقت اور عہدِ اللہ بن میں عداوت اور کالفت کی بنیادی بات پر وزیرِ اسطنت عہدِ نہ بنی اور اس کے قابل سے لے لیا تھا۔ خلافت مآب بھی عہدِ اللہ بن اور اس کے ہم سفر قلبِ اللہ بن کو بنی تھیں وہ سے دیکھتے تھے عہدِ اللہ بن اور قلبِ اللہ بن اس معاملہ میں وزیرِ اسطنت جعفر کا کرتے اور خلافت مآب کی تاریخیں دکھاتے وزیرِ اسطنت کو تیار کرتے تھے۔

خلیفہ مستحکم کا قتل۔ ۱۳۶ھ میں خلافت مآب بنارہے۔ رشتہ رشتہ مرض میں شدت پور ہوئی عہدِ اللہ بن اور قلبِ لہ بن خلافت مآب کی بددستوں سے شک آ گیا رہے تھے شاہی خلیفہ سے سازش کر لی وہی نے سیدہ کی موت کی بددستوں کی خلافت مآب کو تمام میں داخل کر کے دروازہ بند کر لیا خلافت مآب کا دم گھٹ گیا تھوڑی دیر میں جان علی تسلیم ہوا۔ جس مؤرخین عہدِ اللہ بن اور قلبِ لہ بن کی خلافت اور عداوت کا سبب یہ تحریر کرتے ہیں کہ نہ وقت مآب نے وزیرِ اسطنت شرفِ اللہ بن کو عہدِ لہ بن اور قلبِ اللہ بن کے تہ و ثقل کی بابت لیا۔ فقیر تحریر بھی تھی اتفاق سے یہ تحریر عہدِ لہ بن کے نیم ہو گئی عہدِ اللہ بن نے قلبِ لہ بن پر دیا۔ اس کے بھائی تامل کو لاکر تحریر دکھائی بن لوگوں نے تسلیم کر کے رائے کو غلطی کی کہ خلافت مآب کو کسی خلیفہ مآب کا لایا جائے بنا چہ یہ لوگ غلط رائے خلافت مآب کے اور جبر خلافت مآب کو حاکم میں لے جا کر اجبر سے دروازہ بند کر لیا خلافت مآب چار برس تھے مگر کوئی متنازع تھا۔ یہ واقعہ تاریخ الاخر ۱۳۶ھ کے کا ہے اس سال خلافت کی تاریخ الٹنی دینے میں پیدا ہوا۔ چھین برس کی عمر پائی۔

خلیفہ مستحکم کا دوسرے اللہ کی بیعت خلافت۔ جس وقت خلیفہ مستحکم کی موت کی ہولناکی خبر مشہور ہوئی اور بنو امیہ نے دم توڑا تھا کہ وزیرِ اسطنت امیر، لشکر اور کس کو فوجیں پیش ہو کر کھڑے خلافت کے دروازہ پر آئے "میں تمام الناس کا کس جعفر بن ابی سنانہ قدامت کے لیے کی جگہ تھی۔ عہدِ اللہ بن نے اس وقت سے کہ جعفر اور وزیرِ اسطنت خلافت مآب کی موت کا نتیجہ کر کے میرا خاتمہ کر دے۔ لہذا وزیرِ امیر المؤمنین کو مقرر کیا "خدا اب غضب اس سے نہات ملے گی ہے۔" وزیرِ اسطنت نے اس قبائل سے کہ تمام الناس اور لشکر کھڑے خلافت میں کھس پڑیں۔ اور ان وزارت کی جانب عداوت کی عرب، لشکر اور بنو امیہ الناس مستحکم و مشرق ہوئے عہدِ اللہ بن اور قلبِ اللہ بن نے بیعت پت کھڑے اے خلافت کے دروازے بند کر کے اور خلافت مستحکم کے بیٹے ابو محمد حسن کو حسب کر کے لہذا خلافت کی بیعت کر لی "الحسن بن ابی محمد" کا لقب دیا۔ ابو محمد کو سبب خلافت پر متفق کرنے کے وقت اس سے یہ مقرر لے لیا کہ عہدِ ان وزارت عہدِ اللہ بن کو سپرد کیا جائے اس کا بیٹا کامل

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

مذکورہ بیان اہل کفر کا قتل و بھجور و بد مخلوق مسیحی میں مذکور ہے اور اسی سے چھٹا مسئلہ ان کی خوراک کی قدر چواڑی و روٹے اور برتنوں کے حالات تحریر کر کے ہیں وہ زمانہ بھی ملکا تھا بائیس طرف آیا اور اس کے مقابل میں ایسا قلعہ اسی طرف سے تعمیر کروا کر اس میں قلعہ بن کر رہے۔ شہر میں چھتھوں کا پیشا بوبے اٹنے میں قلعہ کی طرف سے اٹنے کا اور اُکھٹا کر اُخت ساج سے چھ پا کر اور اُخت بھڑا سے نیکہ و بی سکا کی ہو گئی اور وہ انسانی شکل سے بنی تو نہ کہ پہلے انسانی ہوئی رہی۔ یہاں ترسکی کو نکالتے ہوئی اٹا رہا، دیکر میں ملکا اور آیا اس کو سراسر کھنڈا بھیجے۔ یا نہایت ایک مدت تک ہر تین فرض سے رطل کے ساتھ بے روزہ ملک جو اس نے دیا تھا مسودہ کر دیا گیا۔

عہدہ اہل بیت کی معزولی: نسب کا لینے کا حال آپ اوپر چڑھا۔ نہ ہیں کہ اس نے طلحہ مستغنیٰ کی بدعت کی جس پر خلیفہ مستغنیٰ نے ان کو اپنا کر خود ان کا خلیفہ بنا دیا تو اہل عہدہ اہل بیت جو کھرج اہل بیت کے بنا دیا وہ خلیفہ کا اختیار بھی ہو سکتا ہے تو ان کے لیے یہ مستغنیٰ کو عہدہ اہل بیت ان القضا و زیر السلطنت کی معزولی پر اجماع ثابت کیا۔ خلافت حدیث سے کچھ عین نہ چڑھا کہ وہاں جو میں نے اس کے خلاف ذکر فرمایا کہ اہل بیت میں ہر خلافت سے آپ نے اس کی بنیادی کفر سے کیا کیا ہے اس کی ایک طرف کی اور طلحہ کے خلاف کا ردائی کرنے کی غرض سے انگریزوں کی کاشمیر اور سوات میں۔ خلافت سے آپ نے کلمہ اے خلافت کے رد کرنے پر جو خبر بطور اہل بیت سے حاصل تھے بڑھ کر ان کے اور کیا کرنے میں یہی بنیادی خلافت بنانا چاہا۔ تم ایسی جاؤ تو یہ لکھا ہے۔ یا آؤش تبرہ سے کہنے سے طلحہ عہدہ اہل بیت کو خلافت نہ دواں گا۔ لایا جانے جو آپ نے اس میں اس وقت تک اپنے دماغ سے نہ دیکھا کہ اس کا جب تک عہدہ اہل بیت کو نہ دیا کہ اہل بیت نہ دے گا۔ خلافت سے آپ نے کچھ بھی۔ عہدہ اہل بیت کو بعد اسے اہل بیت کے ہاتھ کا حکم

اور واپس آئے۔ لیکن جو وزیر عہد الدین ابو الفتح شامی لشکر لے کر مقابلہ پر آیا۔ ملہ و دراصل کی فوجیں بھی ہتھیستیں ایسے غلات اور
 مری علی کے ہمراہ آئیں۔ مگر یہ اپنا ملک شام کے ہر اور ملک کی نسبت زیادہ تر شکر بندہ کی آغوش پر پا کر نہیں لے
 اپنا لشکر کاہرہ ویا لشکر بغداد نے اس کو نہ لیا۔ لیکن ملک شاہ کو اس سے بے حد صدمہ ہوا اپنے مہراؤن و کھانا بھجوا کر
 اسی مقام پر واپس آیا اور شامی لشکر سے بھڑکنا ایک مدت تک لڑائی ہوئی۔ مگر رقی امجدیہ و شیرازی نے اس ملک شاہ اپنے
 مستقر ملک سے کوئی نہ کیا اور شامی فوجیں بلند کی جانب و، جیسا کہ تھیں۔

وزیر عہد الدین کا لقب ہم اس سے بیشتر وزیر السلطنت عہد الدین ابو الفتح محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مظفر بن
 رئیس اور نامہ ہوا۔ انہیں مصر کے حالات تحریر کرنے میں اس کا باب مہذبہ خیفہ بھی لکھنے کے خلاف تھا اور وہ قند
 جب اور کیا تو اس کے بجائے اس کو بن محمد مقرر کیا گیا اور جب خلیفہ مستضیٰ نے وفات پائی اور خلیفہ مستجد صمد خلافت پر علوم
 فرمودہ اس نے محمد کو اس کے عہدے پر بحال رکھا اور وقوع سے زیادہ قند و غرض کی کیا مگر جب مستضیٰ کا دور خلافت آیا
 اس نے محمد کو وزارت کے عہدہ سے عطا کیا۔ ان کی زندگی سے دورہ بخار سے ان میں کوئی جینا کہہ نام اور بیان کرتے ہیں کہ
 ہی وجہ سے وہ مسزولی کے مگر محمد بن محمد کے خلاف تھا۔ جب کہ محمد اس کو عہدہ وزارت پر بحال فرمایا۔ ۳۳۰ھ میں خلافت
 صمد سے اجازت حاصل کر کے حج کو روانہ ہوا اور اپنے اہلکار کو رکن کے ایک بہت بڑے قلعہ کے ساتھ جسمیں زیارت
 مقام بنتر سے رزمین حجاج کی طرف کوچ کیا۔ انشاء اللہ میں ایک شخص فریاد فرمودت بنائے ہوئے فریاد فرمایا۔ چلا تا
 نہ اور یہ کہ خلافت کے قریب آیا۔ رزمین حجاج کی طرف توجہ کی اس شخص نے جھڑکیا ہو تک دی۔ وزیر السلطنت
 قہوڑ نے یہ نہ مین پر آ رہا۔ لیکن قہوڑہ بان شہر و شمس آواز سن کر فوراً امداد روانہ کرنے و پہنچا۔ قاتل نے اس کو مین
 ایک پھر فارسی کی۔ یہ بھی نہی ہو کر نہ پڑے دونوں اچھے مکان پر انھوں نے محمد کو اسی صمد سے مرنے۔

ظہیر الدین بن عطاء اللہ عہدہ وزارت پر تقریر السلطنت کے دار سے جانے کے بعد ظہیر الدین ابو منصور ابن
 نصر معروف بہ ابن ہمار ظہیر بن وزیر کے لقب ہوا۔ لیکن اس نے قرآن میں دولت کو اچھی حکمت عملیوں سے واپس لایا اور منافی
 تصوفی رائے لگا۔

نیز مستضیٰ کی وفات ۵۵۰ھ میں خلیفہ مستضیٰ ابو محمد حسن بن یوسف بھی نے جب کہ خلافت کو
 بن چھوڑے تھے اس واسطے سے وراثت لیا۔

ہوئے ۱۰۰ ایٹم، لی رے کی ٹرائی کے حالات اور نیا ایڈکر کے واقعات کی قدر تھیں سے تجربے میں بعد ازاں ۳۱ دسمبر میں ایڈکر والی رے کو قتل کر کے دے پر قبضہ کر لیا۔ قتل کے دنوں بعد ایڈکر ۲۱ تا ۲۸ دسمبر میں مقام بدین میں انتقال کر گیا۔ بجائے اس کے اس کا بیٹا جی بیلوہی برٹش ہوا میں کا بجالی سلطان اسلام علی ظفر بادشاہ کی کفالت کرتا تھا۔ ۳۱ دسمبر میں جب یہ مر گیا تو بیٹا جی بیلوہی نے اس کے بجائے اس کے بیٹے ظفر کو قتل کر دیا۔ یہ بیٹا جی بیلوہی نے بھی وفات پائی ۱۰ جنوری ۱۸۸۱ء کو۔ یہ بیٹا جی اور ادا دین دین دین کے زیر حکومت تھے اور سلطان ظفر بن اسلام علی کی کفالت اور نگرانی میں تھا۔ بیلوہی نے مرنے پر اس کا بیٹا کی کڑا، اس کا سر اور دھو بیٹا جی بیلوہی نے لگا چنگ اس میں بادشاہ ظفر بادشاہ سے تعلق تھا۔ ظفر نے اس سے ملنے پر کچھ مقررین سے ملنے پر کچھ ایڈکر بادشاہ اور بیٹا جی بیلوہی کو لایا۔ اس کا ایک خاصہ کہ یہ لایا اور آہستہ آہستہ بعض شہریوں پر قبضہ بھی کر لیا۔ اسی دن پر اس سے اور نزل سے متعدد ایٹم ہوئے۔ انجام یہ کہ ظفر کی قتل اور جیت و غلبہ کا جو کچھ نزل نے دربار خلافت میں عرض و داشت بھیجی۔ جس میں ظفر کی بدعتی و فتنی قوت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ فطرت سے خلافت مآب کو ادا دین ظفر کی کفالت پر دربار خلافت سے ادا دین طلب کی تھی اور احسانت اور فرمانبرداری کا حسب مرضی خلافت مآب سے وعدہ کیا تھا۔

مصر کے بعد ان ظفر نے بھی یہ تجربہ کیا کہ ایک سفیر دربار خلافت میں روانہ کر کے دربار خلافت کی قیادت اور مرست کی اجازت طلب کی۔ اس سے خوشتر مسلمانوں کی حکومت کا کہ ظفر اور دربار خلافت کے بعض سے یہ غرض تھا کہ ظفر اور اس کی مرست پر مرست ہو گیا تھا۔ خلافت مآب نے نزل کے کا صحت و قوت پر کی ادا دین کے کا وعدہ کیا اور ظفر کے سفیر کو بلا پرواہ واپس کر دیا۔ ان کا وعدہ کی واپسی کے بعد خلافت مآب نے سلطان بن علوی کے دربار خلافت کے انہدام کا حکم صادر فرمایا جس پر نہایت تیزی سے عمل دیا گیا۔ اس کے بعد دربار خلافت سے ہندوستان خلافت جلاں والہ میں ادا دین عید اللہ بن بنی ہاشمی کے ایک لشکر عظیم نے نزل کیا۔ ملک پر ماہ رمضان ۱۲۹۵ھ میں واپس آیا گیا۔ تمام ہندوستان میں نزل کے احکام سے خوشتر ظفر سے ملنے والے ۱۸۱۰ھ اور ۱۸۱۱ھ کے مقررین اور عید اللہ سے خفت و غور پر لڑائی ہوئی۔ میدان جنگ ظفر کے ہاتھ پر تھا۔ بعد ازاں کٹر و ہندوستان خلافت مآب پر لڑائی ہوئی۔

ظفر کی قتل: بعد ازاں نزل کو نزل پر فتح نصیب ہوئی۔ نزل نے ظفر کو گرفتار کر کے اپنے قلعہ میں ٹھہر بند کر دیا اور صحابہ و اہل سنت کے ساتھ ہی موجودت پر نگرانی کرنے لگا۔ اپنے نام کا ممبروں پر خطبہ پڑھوایا۔ روزانہ پر بیچ و نقد فروخت ہوا۔ قتل کے دنوں بعد ۱۲۹۵ھ میں ظفر کی اچھی خواب گاہ میں قتل کر دیا گیا۔ یہ معلوم ہو کہ کس نے اس کو قتل کیا۔ اس کے قتل سے ادا دین کا کچھ بچا ہی نہ رہا۔

ظفر کا ممبر کا شہریت اور عہد پر قبضہ: ۱۲۹۵ھ میں امیر ہاشمی اہل ہجرت کو اس کے ہاں سے قتل کر کے قبضہ کر لیا تھا۔ خلافت مآب کو اس کی اطلاع ہوئی۔ ایک اور شہریت پر قبضہ کے لئے روانہ فرمائی۔ پتا چلا کہ اس نے عہدیت کیلئے کر عہدیت کر لیا۔ اس کے بعد وہ انہدام کے ساتھ نگریت سے مخرج ہوا۔ اسے ہاشمی کے ہاں گرفتار کر کے بعد ۱۱ لائے گئے۔ ان لوگوں نے وہیں مسلمانوں کی خلافت مآب نے ان لوگوں کو پناہ بھیجی۔ پناہ کیں۔ اس کے بعد ۱۲۹۵ھ میں دربار خلافت سے ایک

جو بھی اپنے اپنے شہروں کی طرف فرسوں اور کھنکی جھڑپ سے اس سادہ پانچا تختہ زاد نے گرفتار کر کے ہرا کر لیا۔ جب کہ اسے اس سرکوتج کے بشارت کے لئے ساتھ دیر الحقائق بندہ کو گنج دینے والا قرار دیا تھا تو اس کا یہ ہے۔

دلی عہد کا انتقال: خیزد نامہ کا ایک جہرہ لکھتا ہے جس کا نام علی اور نیت ابو الحسن تھی خیزد نامہ کوئی نے بہت اور لوگوں سے بہت زیادہ دیکھی ہے اس کی باعث سے پہلے بڑے بڑے کے کوئی عہد کی سے معزول کر کے اس کو باہمی عہد دیا تھا لیکن بعض نے اسے ۱۰۰۰ قہر ۱۱۱۱ھ میں اس کا انتقال ہو گیا تھا کہ غالب اس کی وفات سے اس عہد صدر و سنج ہو کر جس کا پاپا اس کا پاپا عام ہو خواہی کسی اس کی نام کی اور غیر حتمی موت سے معلوم ہو رہی ہے جو نے جو نے وقت و کات و کات کے یادگار چھوڑے تھے ایک کاتب دیا ہے اور دوسرے کا موافق فلین نامہ نے ان دونوں کو ملا کر ۱۱۱۳ھ میں ایک عظیم الشکر کے ساتھ کثیر (ملاقات) نورستان اس طرف شہادت حلقہ قرار دیا اور صوبہ الی میں نائب وزیر اور حوالہ دینے کو تابعی اور گرفتاری کی طرف سے ساتھ لایا۔ ایک مدت تک یہ لوگ وہاں مقیم رہے بعد ازاں سب تلخ سب ویر اور شر کے راج ۱۱۱۵ھ فرستہ شدہ میں بخند ہو گئے یا یہ صوبہ و تھری میں مقیم ہوئے۔

خوارزم شاہ کا بلا و جیل پر قبضہ: لکھنوی کے سائنس نے جو رقی و حکمت علی ملا دیش پر قبضہ حاصل کر لیا تھا جہاں کو بر اور بیان کرتے ہیں اور اس کی مدد رات جانوں سے اس کے قدم چھٹکان اور اس کا کے ساتھ حکمت و مصلحت کے لئے جو جم تھے اس کے عہد ۱۱۱۱ھ میں فرات باطنی سے کسی شخص نے اس کو قتل کر لیا۔ خوارزم شاہ نے والدین محمد بن طرب باطنی سزائیں سب کو جو صبر و خیر و صبر و خیر پر مشتمل ہو رہا تھا ان کو باوجود قبضہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ خوارزم شاہ نے اس کے ایک فریق بخشی کی کسی اور اس کا کہ سہ بن دکھا، الی قادیان دیکھی، انکس کے قتل ہوئے پر بھی مل و اس کے کوئی فریق فرام کر کے اسٹھان پر چڑھا آیا۔ اہل اسٹھان نے اطاعت قبول کر لی۔ ایک سہرہ اسٹھان پر قبضہ کر کے آگے بڑھا، وقت تک اس کو خوارزم شاہ کی شکست اور اس کی خبر کسی مقام پر سے میں ایک دوسرے سے متصادم ہو گئی ایک سخت خوارزم شاہ کے بعد اس کا کہ شکست ہوئی خوارزم شاہ نے اس کو قتل کر لیا۔ بعد وہاں کی جو جب بڑا حاد و اس پر بھی کامیابی سے ساتھ قبضہ حاصل کر کے خوارزم شاہ اور دوسرے قبضہ کر کے وہاں پہنچا۔ اہل ہمدان نے اس اطاعت بھگدایا۔

خوارزم شاہی فوج کی کامیابی: اب اسٹھان کا نوٹ کیا اور اس پر بھی بلا جہاں و قاتل کا بیس و مستغنی ہر کے قلم و قاتلان کو قتل لے لیا۔ الی آؤر پنجابان نور و رائے نے بغیر کسی تحریک کے اب کہ اطاعت قبول کر لی اور اس کے ام کا مذہب پڑھنے لگے۔ اب اس کے جو سب سے تھے۔ سرائیافت میں اپنے نام کا خطبہ پڑھتے جاتے کا آجہ چام کر رہے تھے کہ وہاں حضرت سے وہ ان کی جواب نہ دے سکا وہ کو پیش آ گیا اور اوقات پر مسافر کے کا کہہ کر لیا پانچ ایک امیر کو بطور سندھات معاکر کے چند وزیر اور سواروں کی جمیت سے بغداد کی طرف بڑھنے کا حکم دیا اس کے بعد ایک دوسرے امیر کو بھی روانہ کیا جو بھی یہ لوگ ہمدان سے چلے آئے وہاں ہر کسی کہ تقریر لاری فوج ملک ہو گئی ہو باقی رہے اس میں کو ہر برام (ترکی) اور جھکار (گھروں) نے کوٹ مار کر کے پھال کر دیے۔ بعد اسے چند جان بچا کر خوارزم شاہ کے پاس واپس لے گئے۔ خوارزم شاہ نے اس سے بدگمانی دل اور اس کا جواب دیا۔ اہل کا حکم دیا۔ ہمدان کے مصلحت کو سامنے کر کے الی کل

نبی مہر و شف کا اخراج نبی مہر و شف قبلہ سے تھے ان کا دروازہ علی النبی ایک شخص قہر بھنگ تھ جنہوں نے قریب عربی فرات میں ایک لوگ، جے سے یہ اب کو ظلم نماز اور دن روزہ نے لٹ مارا سے خود کو بھی اور قہر کے قافلہ جاہ سے لے کر قہر و شیراں سے باشندوں نے دربار خلافت میں نمایاں کی اور بدخلافت سے شریف و سحر و ملی اسطاعت امامان کو اس کی سرکوبی اور طاقتوں نے کئے کا تحفہ دیا پھر شیخ شریف سونے بھگت نسبت حدیث مبارکہ کو ان کا دروازہ سے قہر بھی انہیں نے اپنے سر سے نبی مہر و شف پر چھائی کر دی اور ان کو بہت تیزی سے بڑھتے دیکر پارلیاں دیں کہ قہر کے ڈانڈے کو پہنچو قہر سے لے کر پنجہ و اس میں فرق کر دیئے تھے دوسری لکھنے پارلیاں سے پہنچے دو طاقتوں نے دیکھے تھے اور کچھ لوگوں نے سر اور پنجہ دیکھا ۱۹۱۲ء میں بلوچستان پہنچے۔ جے کے

[illegible][illegible]

خانیہ نامہ ص ۶۸ رد اور اٹھارہ رمضان ۱۲۷۳ء میں اپنا وقت نے صرف لیس روز غایت ابواب اس الاموال سے مال دینے کا فیصلہ کیا۔

[illegible]

خلیفہ مصر کی وفات : نابز مصر کے مرنے پر اس کے بیٹے ابو بکر کی خلافت کی بات ہو گئی اور "افندہ" و "امیر" کا لقب دیکھ کر پھر سے ان کو دین میں خلیفہ مصر نے ہلائی اور خلیفہ مصر بن کر رہی ہوئی — اس کو مسند کے لئے بوجہ دیا کہ طریت اس نے پھر سے یہی لے کر اس کی جگہ کی جگہ کا اعلان کیا۔ اتفاق یہ امر ہے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ تب خلیفہ مصر نے کہا کہ اب مصر کو خراج دلاؤ اور یہی عمر بن عبد

علیؑ پر امامِ اہلِ حق و حقیقتؑ کی تعظیم و تہلیل کے بعد اہلِ اصفافؑ سے کسی نہ تک کامیابی کی خبر نہ
 تک پہنچنے کے شائبہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ جس ماحول میں امامؑ کی تعظیم و تہلیل کے بعد اہلِ اصفافؑ سے
 کوئی کامیابی نہ ہو سکتی تھی۔

اسی چٹائی پر کھڑے ہوئے پھر وہ چٹائی پر غلطی ظاہر ہوئی تو عمر نے کہا: اب یہ چٹائی کو نہ پھاڑنا اس بار یہ تو باری ہے۔
پھر وہاں سے قیام لے کر اپنے اہل خانہ کے ہمراہ اپنی دواؤں کو بھی لے کر گئے اور وہیں پہنچ کر ان کی دواؤں کی پیمائش
کی۔ روایت کی جاتی ہے کہ اس نے قیام وصال تک ختمہ خاص لایا۔ لڑکا دینا دیکھ کر پھر رنگیں، دولت سے روزیہ لایا گیا۔
زیر السطوت ہے اس لڑکے کے پڑنے کو اور انہیں دوست بنانا۔ قیام کو غصہ سے ایک بار لایا تو ختمہ لایا کہ اب اس نے
کلمہ پڑھ کر لیا۔ اس پر انہیں فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی تھی کہ جس نے کلمہ صرف اس حد تک پڑھ لیا تو اسے جانے کہ وہ بد بخت
ہے۔ لڑکا نہ آیا۔ یہ پیر غیبی ہمہ درواہا۔ یہ ایک ایسا بکواسی اور کھوکھلی شخص ہے کہ وہ جب کہ نہ اپنی کسی شے کو تم چھوڑ دے۔
اس پر کھڑے رہا کہ وہ نہ کھانا کھائے نہ کپڑے پہنے۔ لڑکا نہ کھولا تو اس نے اپنی جان بچانے کے لیے غصہ بڑھا دیا۔

[illegible]

دک اپنی خواہشات کی طرف غفلت سآج پنی رائے کو تلاش کر بیٹے ، اور حق و باطل کو بلا جانتے ہو اس سے بچ کر رہی تمہاری رائے سے یہ بات نہ لی جاتی ہے بلکہ بڑھیا اور نرناہنہ اور اس شخص تحقیق میں تم حد درجہ کہنے تو مان کر اور حسد اور حسد ، باواساقت کا یہ وہ اختیار رکھتے ہوئے اور حقیقت پر چڑھتے مخالف اور سرکش ہو۔ اور غلط کر آپ اللہ کا نام لیتے ہو کہ خوف کو مان سے پہنچی تو شکایت باطل کو حق سے تبدیل کر دی ، اور ایک ایسا فرمانبردار تو کہ جس نے اپنے جوتیار سے نہ بات کو توڑا کر کے گا اور اس شخص سے مواظفہ اور احتیاط سے لگا جوائی غفلت سے یہ صبر نہ گا اور اپنی حرکات کا مسئول سے باز نہ آئے گا۔ اور اس شخص تم کو مدد کی دعا نہ کرنے کا حکم دیتے ہیں ان کو جب قصود ہے کہ تم لوگ ہمیشہ عدل و انصاف کر۔ تو یہ وہ کلمہ ہے جو وادہ انیسویں سے خبر آئے ہو۔ اور اس شخص کو کلمہ تم سے جدا کرنا اور بچنا یہ ہے نہ خدا اللہ اس سے بنا رہا تھا۔ وہاں ہے اور اس کی رائے سے اور اس شخص مخالف و برسرین ہیں۔ اس میں جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو اس کو اپنی اطاعت کی توفیق دے تو جس سے دے گا جس کو تم نے اور اس اعتبار سے جو ملک خدا میں کسی سے مانگوں اور اس میں کا ہے تو نہ عقل تو زور نہ یہ نہ کہ کوئی بلاک وہاں ہو جائے گا اور سلام۔

باب: ۳۶

منصور بن ظاہر مستنصر باللہ ۶۲۳ھ تا ۶۲۰ھ

عبد اللہ بن مستنصر مستعصم باللہ ۶۳۰ھ تا ۶۵۵ھ

خلیفہ ظاہر کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابو جعفر مستنصر کی خلافت کی بیعت لی گئی اس نے بھی اپنے مرحوم باپ کا رویہ اختیار کیا مگر اس کے بعد خلافت میں شیرازہ حکومت درہم برہم ہو گیا خزانہ کم ہو کر فقر و بامعہ ہو گیا قوم و موہبات کے منہ بخت ہو گئے تھے ان وجوہات سے لشکر یوں کی کوتاہی و جہش ہو گئی تھیں اور ان کے مخالف دینے جاتے تھے مجبوراً لشکر کا عمدہ کثیر متوفی ہو گیا، تنہا رہ کر باکیا جس سے بے حد قلیقلات و قورع میں آئے اسی کے زمانہ میں عمر بن یوسف بن دوحہ انہوں میں آخری زمانہ حکومت مسجد بنی میں دعوت عباسیہ کا اتحاد کیا قادیانہ ۶۲۹ھ کا بے جیسا کہ ان کے حالات کے ضمن میں بیان کیا جائے گا اسی سے آخری دور حکومت میں تاجاریوں نے بلاد و ملک کو غارتگری میں بھر دیا، خزانہ کی قوت سلطان کے خضر سے نکال لیا تھا اس کے بعد بلاد ارمینیا کے تاجرانہ و تاجرانہ کرنے کے بعد اس پر قبضہ کر لیا اس واقعہ کے بعد قیادت الہی نے تاجرانہ سے امان طلب کی انہوں نے اپنی طرف سے بلاد و ملک پر اس کو مقرر کیا چنانچہ یہ ان کی، جتنی و طاقت میں بلاد و ملک پر حکومت کرنے لگا۔ آٹھ سو کے ان کے حالات کے ضمن میں یہ واقعہ تحریر ہو چکا ہے۔

خلیفہ مستنصر کی وفات خلیفہ مستنصر اور خلفائے بعد ایشیائی بلاد پر حکمرانی کر رہا تھا جو گورنرانہ موہبات اور اطراف و جوارب کے والیان ملک کے دست و پاؤں تھے و صرف سے بچ رہے تھے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں بعد چند اس حکام میں بھی بغاوت واقع ہوئی ۶۳۱ھ میں نے کل بلاد اسلامیہ پر قبضہ حاصل کر لیا اور گورنرانہ موہبات اسلامیہ اور اطراف و جوارب کے والیان ملک کو برسرِ نرسے ان کی دولت اور حکومتوں کا نام سحرستی سے ٹکر کے دار خلافت بغداد کو تاجرانہ و تاجرانہ کرنے کی فریاد سے بے حد و آئے میں خلیفہ مستنصر کا ۶۳۰ھ میں اپنی خلافت کا سولہویں سال پورا کر کے انتقال کر گیا۔

خلیفہ مستعصم باللہ اس کا چچا عبد اللہ بن مستنصر خلافت پر متمکن ہوا۔ المستعصم باللہ کا نسب اختیار ہے خلیفہ اور محدث تھا

[illegible]

ملکی اخبار تک کی خبریں دیکھ کر ہر مذہبی کتب سے میرے دل میں جھنجھٹا ہونے لگا۔ یہاں تک کہ ایک دن جو خاص تحریر میں آئی، اس کی شہرت اور اس کی وجہ سے کہ اس کا یہ بیجا ٹیکر ہے، جو مائٹس نے شروع کیا، وہ خاصہ میں اس قدر کے علوم و کتابوں کی حمایت کیا تھا، جو میں اس کا جوہر ہی کی سے ڈھونڈتا رہا، اور میں ہی مختصر اور واضح الفاظ میں یہ تمام کتب کی بات دیکھ کر، میں نے اس سے کٹاؤں کی۔

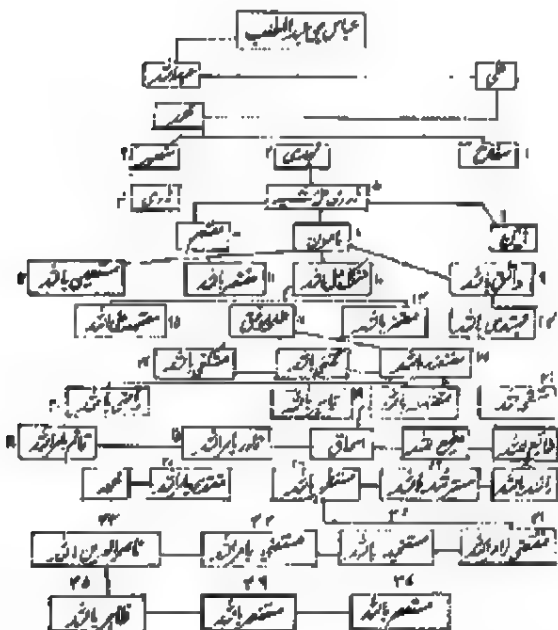
[illegible]

ہذا کوئی عجیب و غریب غلطی یا غلط فہمی کی علامت ہے، اور اس کا اطلاق صرف اسی خاص معاملے کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ اس سے مراد ہر معاملہ ہے، جو کسی ایسی صورت میں پیش آئے جس میں ایک طرف تو ایک خاص طبقہ یا جماعت کی طرف سے ایک خاص غرض یا مقصد کے لیے ایک خاص کام یا کارروائی کی ضرورت محسوس ہو، اور دوسری طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص شخص یا شخصیات کی ضرورت محسوس ہو، اور تیسری طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص مکان یا مکانوں کی ضرورت محسوس ہو، اور چوتھی طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص رقم یا رقموں کی ضرورت محسوس ہو، اور پانچویں طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص وقت یا وقتوں کی ضرورت محسوس ہو، اور ششویں طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص جگہ یا جگہوں کی ضرورت محسوس ہو، اور ساتویں طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص طریقہ یا طریقوں کی ضرورت محسوس ہو، اور آٹھویں طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص ادارہ یا اداروں کی ضرورت محسوس ہو، اور نواں طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص شخص یا شخصوں کی ضرورت محسوس ہو، اور دسویں طرف تو اس کام یا کارروائی کے لیے ایک خاص کام یا کارروائی کی ضرورت محسوس ہو، اور اسی لیے اس طرح کے کام یا کارروائی کو "پراجیکٹ" کہتے ہیں۔

[illegible]

انقلابات لازمی دہائیوں کا ہے۔

شجرہٴ اہل خانہ خلفہ عباسیہ جنہوں نے بغداد میں خلافت کی



یہ شجرہٴ اہل خانہ خلفہ عباسیہ جنہوں نے بغداد میں خلافت کی ہے۔
 (یہ شجرہٴ اہل خانہ خلفہ عباسیہ جنہوں نے بغداد میں خلافت کی ہے۔)

احمد بن ظاہر مستنصر باللہ ۶۵۹ھ تا ۶۷۰ھ

خلافت عباسیہ مصر جس وقت خلیفہ مستنصر ۵۲۲ھ میں کلمہ عقیم کا شمار کیا اور ۵۲۳ھ میں نے مالک اسلامیہ پر قبضہ نہ صرف حاصل کر لیا اس وقت مسلمانوں کی جماعت متفرق ہو گئی شیراز و عراق و مصر و ہم جو گیا۔ خاندان خلافت کے ارکان کلمہ اسے خلافت سے نکل کر اوہر اوہر جاگ گئے ان میں جو سب سے بڑا قوس نے مصر میں جا کر مدیاد و کوناقا ۵۲۷ھ میں خلیفہ ظاہر علیہ علیہ مستنصر کا بیٹا سراج خلیفہ مستنصر کا بیٹا بنی اس وقت مصر کی تمام حکومت مالک و قہر کے قبضہ اقتدار میں تھی جو بنی ایوب کے بعد مصر کا پہلا ترکوں کا تیرا بادشاہ تھا۔ مالک ظاہر پر خبر پڑ کر کہ خاندان خلافت کا ایک ناسور دیکھ احمد بن علی افاق سے شیرازی ہوا ہے۔ جوش و خروش سے اپنے کھڑے ہوا۔ اور دولت مند ہوا۔ شیراز آ کر بنی ایوب کے شہر کو چڑھا لیا کر دیا۔ یہ واقعہ ہمارے ۵۲۹ھ کا ہے۔

تخت نشینی احمد کے مصر میں رہتی اور اس نے اپنے کے بعد مالک ظاہر نے قلعہ جس میں وہ بار بار کیا تھا کہیں دولت و مالک دولت صوبہ مرتب حاضر ہونے کا فیصلہ لیا ۵۲۴ھ میں بنی بخت الاثر ہو جو بعد قہار بنے ان میں کی قید دے دے جو احمد کے ہمراہ آئے ہوئے تھے۔ احمد کا خاندان خلافت سے ۵۲۷ھ تک رہا۔ اگرچہ احمد کوئی غیر مشہور شخص نہ تھا تاہم خلیفہ کا نکلا کر گیا پہلے مالک ظاہر نے احمد کی خلافت کی بہت کی۔ بعد ازاں حاضر بنی ہوا یہ احمد دیکھ کر بے بیعت کرنے کے کمال خوشی و مسرت سے احمد کو خلافت اسلام کے غیر اہل بھی لڑا کر کے کا موقع دیا کہ ابوہریرہ "مستنصر پادشاہ" کا مبارک لقب حاصل ہو وہ میراں پادشاہ کے نام کا لقب پڑھا گیا۔ ملک مسکوک ہوا اور دمشق فرماں مالک ظاہر کے نکالنے کے بعد وہ مصر میں خلیفہ مستنصر کی بیعت لینے کا بھیجا گیا۔ اس کے بعد خلیفہ مستنصر نے تمام حکومت مالک ظاہر کے ہاتھ میں دے دی اور اپنی جانب سے ایک قریعہ لکھ کر حمایت فرمائی۔ اس کے دن سلطان مالک ظاہر نے شیراز کے باہر نکل کر ایک کلمہ ان میں فیہ نصب کیا ماسکین دولت مشیہ ان سلطنت اور دوسال ملک و ملت حاضر ہونے مالک ظاہر نے خلافت و آپ کی قریعہ لکھ کر پڑھا تو اس نے خرقہ کی نعرے بلند کئے سلطان مالک ظاہر نے طلب حاضر اس پر یہ خلیفہ کے لئے اور باب ساس کا ایک استاد و از شربہاد صاحب اور کاتب وغیرہ معین فرمائے۔ برقیہ کے آسمان کی تختی میں حضور کہیں۔ یہ فرار اور نذر مرگ کا سہا پہلہ مسلمان آ کر اٹھ فرما۔ کچھ بیان کیا جاتا ہے کہ مالک ظاہر نے اس موقع پر ایک کریمہ انجام دی۔

رخ صرف کئے تھے۔

خلیفہ مستنصر باللہ اور تاجدار یوں میں جنگ: بعد میں بعد سلطان مالک ظاہر نے مالک اسلامیہ کو کھار کے قبضہ سے نکلنے کی غرض سے بلاد عراق پر فوج بھیج کر کے کا قہر لیا۔ خلیفہ مستنصر نے یہ قسم کھیں اس میں پڑ جانے کی قورق بنی۔ اس میں حاضر بنی کولہ وانی سوسن پڑ آ پہنچا۔ اس کو بھی تاجدار یوں نے اس کے مرنے کے بعد سوسن سے کھان دیا تھا۔ اس

تھابیر نے اسی سے بھی اس کا ٹکڑا لیا اور دے کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ غلیظ صانع کے ایک عظیم الشکر مرتب کر کے روانہ ہوا۔ الملک الظاہر بھی مشابہت کی فرض سے شہر سے باہر آیا اور آفر کا دیکھا ہر بھی ان دونوں کے ہمراہ دمشق پہنچا۔ دمشق پہنچ کر سلطان الملک تھابیر نے اپنے امیراں سے وہ امیر فرض دہا داران کے ساتھ روانہ کئے اور یہ حکم دیا کہ ان کی معیت میں خواتین نہ لے جائیں اور یہی کہ وہ ان کی خبر تک جانی نہیں مرتب کر کے جنگ کرنے کی فرض سے واپس کی وجہ سے جو تھے۔ دونوں کو وہوں میں ایک مقام پر نہ بھیج دیا۔ ۵۶۸ء میں نے اپنے پڑوسوں سے غلیظ مستنصر کے لشکر کو ایسا کڑو کر دیا کہ ان کے کان کا کیا ذکر ہے بھاگنے تک کی طاقت نہ رہی سب کے سب میدان جنگ ہی میں موت کی بندھ سونگے غلیظ احمد بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ شہید ہو گیا۔ ۵۶۹ء کی فتنہ میں ہم سے فارغ ہو کر موصل کی جانب بڑھا۔ سات مہینے تک صانع کا موصل میں ہی صبر و کئے رہا۔ پھر آخر بروز پنج منور کر لیا اور قتل و غارت گری کرنے ہوا موصل میں کھس پڑا۔ صانع فریب بھی ان کے ہاتھوں شہید ہو گیا۔

احمد بن ابی علی حسن حاکم بامر اللہ ۵۶۹ء تا ۵۷۰ء

غلیظ مستنصر کی شہادت کے بعد الملک تھابیر کو مصر میں ناکدان خلافت کے ایک دوسرے فرد کی طاقت ہوئی جو منصب خلافت کے فرائض نہیں ادا کرنے کا اہل ہوا۔ آئندہ وہ اسے استعفاء کر دے تھا کہ دفعہ بخدا سے اپنے شخص مصر میں داور ہوا ہوا اپنے کو نہ ہر راشد بن مسرشد کا طرف مشوب کرتا تھا۔ صاحب ہوا اپنی تاریخ میں نہ مصر سے روایت کرتے ہیں کہ یہ شخص احمد بن حسن بن ابی بکر بن امیر ابی علی بن امیر حسن بن راشد تھا اور وہ یہ سلیمان بن ان کا نائب ہوں جان کرتے ہیں کہ یہ احمد بن ابی بکر کا۔ ابو بکر بن ابی علی کا نانی چنا احمد اور احمد بن ابی بکر کا نام صاحب ہوا۔

احمد کے آباء میں یامین اس کے اور غلیظ راشد مسرشد کے کوئی اور شخص غلیظ نہیں ہوا۔ الغرض الملک تھابیر نے اس سے ہاتھ پر خلافت اسلامیہ کی بیعت کی اور "الحاکم بامر اللہ" کا لقب دیا اس نے اپنی طرف سے امور خاصہ اور عامہ کے سلیب و سیاہ کا اختیار الملک الظاہر کو معایت کیا۔ ممبروں پر اس کے نام کا قبضہ نہ چاہا جانے لگا مگر یہ اس کا نام مستحک کیا گیا۔ نوبت حاکم اسی حالت میں بیرون میں الملک الظاہر اور اس کے ممبروں کے مرنے کا وقت ہو گیا۔ ابو اس کے صانع قادران اور اس کے بیٹے اشرف کا دور حکومت آیا اور غلیظ حاکم پر متواری حال میں بیرون میں ظہر ارباب پھر الملک الظاہر محمد بن قادن کا دور دورہ ہوا۔ اسی کے حکمرانی کے زمانہ میں غلیظ حاکم نے اس سے جو وقت پائی۔

سلیمان بن حاکم مستحکم باللہ ۵۷۰ء تا ۵۷۱ء

حاکم کا باغیبن دش کا بیٹا ابو الراضی سلیمان ہوا۔ اور "المستحکم باللہ" کا لقب اختیار کیا بدستور کہ ہم اس کے نام کا غلیظ ممبروں پر نہ چاہا گیا۔ نہ مستحکم ہوا۔ ۵۷۰ء میں غلیظ سلیمان الملک الظاہر کے ساتھ دوبارہ تاج پوی سے لڑنے کو نکلا۔ ۵۷۱ء میں سلطان الملک الظاہر نے غلیظ مستحکم سے سو قیدی پھاڑی کر قاتل کر کے قلعہ میں ٹھہر کر دے ایک ہفتہ تک کسی سے

میں چلے نہ دیا بلکہ وہاں پر آئے اور لوگوں سے ملنے بیٹنے کی بات دینی۔ بعد چند نے پھر کشمیری نے غزنی کی۔ اس میں
ملک الناصر نے فیض مکتبی کو ۳۸۹ھ میں قوس کی طرف بلا دیا۔ لیکن نزدیکی پانچ سو قوس ہی میں وہ برس جلاوطن ہو گئے۔
ان بات ملک الناصر نے مکتبی سے کہا۔

امیر ایم بن واثق باللہ ۴۲۰ھ تا ۴۲۱ھ

مکتبی نے خلافت سے پہلے اپنے بیٹے کو ایوانی میں مقیم رکھا۔ قات کے بعد مکتبی ان کی خلافت کی بیعت کی
لی۔ احمد نے بیعت خلافت لینے کے بعد "الحاکم بامر اللہ" کا لقب اختیار کیا۔ سلطان ملک الناصر نے اس وقت حدی در
بیعت خلافت کو تسلیم نہ کیا۔ سوال کیا کہ اس کے بھائی امیر تیم کو فیض بایا اور "واثق باللہ" کا لقب دیا۔

احمد بن مکتبی حاکم بامر اللہ ثانی ۴۲۱ھ تا ۴۲۲ھ

اس واقعہ کے فوراً ہی دونوں بعد الملک نے سر کا انتقال دیکھا تو ان کے صاحبزادے ملک الناصر نے اس خبر کو فورا
تعمیر کر کے واثق کو خلافت سے برطرف کر دیا اور احمد کی خلافت کی بیعت کی اور "الحاکم بامر اللہ" کے لقب سے اس کو بیعت
واقعہ ۴۲۲ھ ۴۲۳ھ میں ان نے مکتبی سے خلافت پائی۔

محمد بن معتضد متوکل علی اللہ ۴۲۳ھ تا ۴۲۴ھ

تب اس کا مافوق ابو بکر فیض بایا اور "المعتضد باللہ" کے لقب سے ملک الناصر کی ذات پر خلافت کر کے ۴۲۳ھ
میں رحلت پائی اور کچھ عرصہ بعد خلافت پر اس کا بیٹا "المتوکل علی اللہ" کا لقب دیا گیا۔ ۴۲۴ھ میں سلطان اشرف
شعبان بن ابی بن الملک الناصر کے ساتھ بیچ کر گئے تو وہ ان کو ترکوں نے پھنسی کی۔ چاندی اور سونے کو گنا کا بازار
کرم کر دیا۔ کچھ ہی سلطان اشرف مصر واپس آیا۔ عراق ترک نے طایف متوکل کی سلطنت اور بیعت خلافت کے بیعت کرنے کو
طلب کیا۔ طایف متوکل نے ان کی جواب دینا سے انکار کیا۔ انھوں نے جو عراق سے تھا وہاں سے واپس کر دیا۔
حکومت و سلطنت پر متوکل کی دور تھا وہ بیچ میں اس پر کثرت جہاں کے اور طایف متوکل کے اور یہاں بیچ میں مکتبی نے فیض
مکتبی کو مصر بل کر لیا اور اس سے کہا اور کہا "الحاکم بامر اللہ" کے لقب سے خلافت پر متوکل کر دیا۔ وہاں سے واپس آ کر
راکھیں دولت نے دوسرے کو مصر بل کر لیا۔ طایف متوکل کو وہ رہا۔ بعد خلافت پر متوکل کر دیا۔ وہاں سے واپس آ کر
آیا قرطہ بنی مصری لشکر کا ایک سردار تھا مصر کی سازش سے قرطہ کو مصر میں ملک الناصر نے سعید و قوس کے مقابلہ
پر آمنا نمانا۔ سلطان الملک الناصر سے یہ سزا دیا کہ قرطہ نے فیض متوکل کی سازش سے بغاوت اور مکتبی کی ملک
اللہ نے فیض مکتبی کو قرطہ سے طایف متوکل کو کھار میں تہ کر دیا۔

محمد بن ابراہیم داتق باللہ ۷۸۲ھ و زکریا بن ابراہیم ۷۸۸ھ تا ۷۹۱ھ

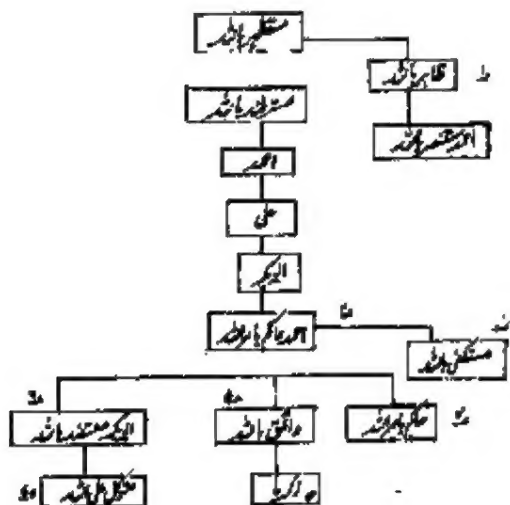
بنائے اس کے عربی ابراہیم الدقی کو منصب خلافت پر مامور کیا "انواتق باللہ" کا لقب دیا۔ قنبر جانیوں میں زندہ رہا۔
۷۸۸ھ میں داتق نے وفات پائی۔ اس وقت سلطان الملک کلاہ نے اس کے بھائی زکریا کو منصب خلافت پر مقرر کیا۔
اس کو چلے کر کے منہ خلافت پر بٹھا ہوا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔

محمد بن معتضد متوکل علی اللہ ۷۹۱ھ تا ۸۰۸ھ

اس کے بعد ۷۹۱ھ میں بلجنا مصری داتی طلب نے عظیم متوکل کو تیر کرنے کی وجہ سے سلطان الملک کلاہ کی مخالفت کی اور نہایت جزی سے نوح شہ کی سلطان الملک کلاہ نے عظیم متوکل کو تیر دیا۔ ہا کر کے پرستور ساجی منصب خلافت پر مقرر کیا اور حد سے زیادہ عزت و احترام کیا۔ ان وقت کے وسط میں بہت سے واقعات پیش آئے ہیں جن کا ہم کامل طور سے ان تینوں کی حکومت کے ضمن میں بیان کر رہے ہیں۔ عظیم متوکل کی رسم خلافت کے قائم کرنے والے تھے۔ بے شک اس مقام پر کلاہ کی حالات کے سمجھنے پر ہم نے اکتفا کیا ہے جو خلافت کے متعلق تھے ادارہ اخبار کو جو دولت و عظمت سے متعلق نہیں دیکھنے نظر انداز کر دیا ہے۔

منصب خلافت سے عظیم متوکل خلافت پر رسم خلافت کے پورا کرنے اور بعض مذہبی کی بہ طریق شریعت اذان و اذان کا نفاذ اور غیرہ کو خطا بعد اپنے کے لئے ہوتے تھے اور یہی کمال ایمان اور فراغت بنیاد شریعت و عبادت پر رسم قائم ادا کی جاتی تھی۔ ملک بعد کیا جس قدر بلا تکلف میں اسلامی سلاطین تھے اور ابراہیمی خلفاء اور نیز ان سے جو شتر گزرو چکے تھے خطابات اور منادات حکومت حاصل کیا کرتے تھے یہ معاف تھے ملک کی عطا اور غیرہ کے ذریعہ توسط سے جو مصر میں تھے پیشوا ہوا کرتے تھے اور وہ ان اور خواستوں کو خلافت مابین کی خدمت میں پیش کر کے منظور کراتے تھے خلافت منہ حکومت اور خطابات وغیرہ ان کو پیش کرتے تھے اور ہاؤگ ان کو سب کو منصب خلافت کے قائم رکھنے والے تھے ادارہ تیر کیا کرتے ہیں اللہ و نصیب

شجرہٴ انساب خلفاء عباسیہ جنہوں نے خلافت بغداد کے بعد مصر میں خلافت کی



۱۔ خلفاء عباسیہ میں سب سے پہلے اسی کی خلافت کی مصر میں دعوت کی گئی۔

۲۔ اسی کو ایب نے منصبِ خلافت پر مضمون کیا تھا جو چند روز بعد محمول کیا گیا اس وجہ سے اس پر نہیں لکھا گیا۔